سلسلۂ تصوف نمبر ۹

اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَا سِوَی اللہ

الحمد للہ کہ کتاب بےنظیر نظم و نثر دلپذیر گلدستۂ گلستان یقین

چراغ کاشانۂ دین متین مع سوم بہ ثنوی

تحفۃ العاشقین

مع

تحفۃ العارفین

من تصنیف لطیف سالک حق پرست بادہ الست مقبول بارگاہ احد حضرت شاہ عبد الصمد قدس سرہٗ

بفرمائش

خادم الفقرا صادق الیقین منشی فضل الدین گگڑ ئی تاجر کتب قومی

مالک کتب خانہ اشاعت کشمیری بازار

لاہور

مطبع ... لاہور میں طبع ہوئی

حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

قیمت فی جلد ۱۲ر

Marfat.com

کتبِ تصوّف

اسمِ اعظم

یعنی سوانح عمری وحالات کرامت جناب حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ
بزبان فارسی - قابل دید - قیمت ... ... عمر

گلزار فریدی

خود تصنیف کردہ حضرت خواجہ گنجشکر یعنی حضرت خواجہ فریدالدین صاحب کو جو کچھ اپنے پیر سے حقائق و معارف ملے ہیں - اُن کا
مفصل حال خود آپ کی زبان مبارک سے - حال میں اردو ترجمہ ہو کر چھپی ہے - قیمت ۸ر

قانون عشق ہر دو حصہ

یعنی شرح کافہائے توحید و معرفت حضرت بُلّھے شاہ صاحب قصوری شطاری قدس سرہٗ - آشنایان دریائے حقیقت اور واقفان رموز طریقت
اور اہل تصوف کے جان نثاروں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے یعنی اول سے آخیر تک اس میں جمیع منازل و مراتب ... شرح و بسط
کے ساتھ لکھا گیا ہے اس کے پڑھنے سے اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ تصوف کیا کچھ ہے - گویا یہ کتاب مبتدی تصوف کے لئے
اول سے اخیر تک ایک کورس ہے یہ کتاب ۳۵۲ صفحے پر ختم ہو گئی ہے اس کی خوبی اور برکت پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے قیمت ... ۱۲ر

پوتھی لا الٰہ الا اللہ

اس چھوٹی سی کتاب میں ذات باری کی قدرت کاملہ کا ظہور گوناگون نہایت خوبی اور لیاقت سے لکھا ہے اور انسان کو اس کی منتہی
اور کم فہمی اسرار الٰہی سے خوب واقف کیا ہے - درحقیقت یہ چھوٹی سی کتاب خزینہ اسرار الٰہی - اور اس کے لفظ لفظ سے توحید پر نور گار علیین
ظاہر ہوتی ہے صوفی مذاق لوگوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے - قیمت ... ... ار

مجموعہ قانون توحید

اس چھوٹی سی کتاب میں پانچ رسائل بزرگان عظام شامل ہیں اور ہر ایک بزرگ اپنے اپنے وقت میں فرد یگانہ اور اولیائے کرام میں سے گذرے
ہیں مترجم نے اس میں پانچ رسائل کے ترجمے اردو میں کئے ہیں - ذات باری کی صفات کاملہ کا کس خوبی سے بیان کیا گیا ہے - جو
پڑھتے پڑھتے ایک جلالیت طبیعت میں پیدا ہو جاتی ہے - جن رسائل کا ترجمہ ہے وہ حسب ذیل ہیں - ترجمہ اردو رسالہ تحفۃ المرسلہ النبی
صلے اللہ علیہ وسلم از افادات حضرت شیخ الشیوخ محمد بن شیخ فضل اللہ برہانپوری - دوسرا رسالہ شرح رموز العشق ہندی - تیسرا رسالہ اردو ترجمہ
عقائد صوفیہ کرام مصنفہ حضرت سید محمد کالپوی - چوتھا رسالہ اردو ترجمہ علم حقیقت سید محمد کالپوی - پانچواں رسالہ اردو ترجمہ تقریر حضرت
شیخ نجم اللہ صدیقی نقشبندی القادری مہمی - قیمت ۳ر

قانون سلوک

شرح چوپائیہائے حضرت شاہ غلام جیلانی رہتکی قدس سرہٗ - اس کتاب میں تصوف کے وہ وہ باریک مسائل بیان ہوئے ہیں
جو بڑی بڑی کتابوں میں مشکل سے ملتے ہیں - صوفی مذاق اور عشق الٰہی کے طالبوں کے لئے تو یہ کتاب آبحیات ہے - غرضیکہ
اس میں جمیع منازل تصوف اور آداب مرشد متابعت طالب نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھے گئے ہیں کتاب پڑھتے پڑھتے
ایک برقی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو سچے نور کی تاثیر ہے اہل اللہ لوگوں کیلئے تو یہ کتاب اکسیر ہے ۱۲۹ صفحے قیمت ۵ر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدنا محدود و درود نامعدود معبودے را سزا است کہ جانِ عارفاں اگر از عرفاں ساخت و شجرۂ طیبۂ شریعت و طریقت را بود ہے اَصْلُهَا فِي الْاَرْضِ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ سر باوجِ کمال افراخت و درمنقبتش بترقیم ایں رباعی پرداختہ رباعی

عشق ست کہ آں مغز دل و جانِ من است
برگِ من و عیشِ من و سامانِ من است

رمزے کہ توانم ز ثنائش گفتن
این است کہ دردِ من و درمانِ من است

و در وجِ عاشقانش باین ترانہ درساختہ رباعی

نے جاہ و جلالِ کبریا مے خواہم
نے دردِ ترا ہیچ دوا مے خواہم

ہر کس ز درِ تو مطلبے مے خواہد
ناخستہ دلاں ز تو ترا مے خواہم

جمالش را در ہر ذرہ جلوۂ دیگر است و نورِ ذاتش را ہمہ اشیا مظہر بیت

ناقص و کامل ہمیں اندر جہاں
مظہرش ہر جزو ہر کل می شود

و تحیاتِ وافیات و صلواتِ ذاکیات محمد مصطفےٰ را کہ ذاتِ کاملِ الصفاتش نور الانوار است و بہترین ظاہر پروردگار سینۂ پاکان از تو جیہت ہدایتش نور الٰہی و دل سالکان بتائید ارشادش مخزنِ اسرار کما ہی رحمت و رضوان حضرتِ ایزد منان بر آل و اصحاب و الا شانش کہ پروانۂ جمالِ با کمالِ اویند و متادب بآداب خصال او۔ اما بعد میگوید پشت بدیوار زاویۂ خمول ضراعت و خاکساری حصول مجمع منقصتہائے بے حد و عد محمد عبد الصمد عفا عنہ الاحد کہ من شکستہ بال گشتہ حال مدتے مدید و زمانے بعید بمقتضائے ایں بیت

شو ہمدم پروانہ تا سوختن آموزی
با سوختگاں بنشیں شاید کہ تو ہم سوزی

پروانۂ شمع دلاں و سوختۂ وادی طلب رہ واصلاں بودم و بدم سینۂ بریاں و دیدۂ گریاں در صحرائے طلب پویان و صحبت کیمیا خاصیت بیتابے دلاں جویان دل را از زیں کار صبرے نہ از ساحلے فیض صاحبدلے بارش ابرے تا اینکہ بگوش دلم خبر رسید کہ مطلوب تو حاصل تواند شد الّا از افادات و افاضات رہنمائے سالکین قدوۃ العارفین مخزنِ اسرار کما ہی مطلع انوار الٰہی ہادی منازل طریقت بدرقۂ مراحل حقیقت شاہباز اوج تجرید عنقائے قاف تفرید برگزیدۂ اہل دل

Marfat.com

امام رہروانِ منزلِ وصل سرحلقۂ عاشقانِ دلفگار حضرت شاہ نامدار کہ اکسیر سیمابیانِ بیگی اضطراب اند
در رونق بخش سرزمینِ پنجاب بحرود شنیدن ایں خبر شوق از عالم برنگے دیگر و شوق قیام خبر از بیشتر گردید و دلم بر عزمِ جانم شد
دو در غایت شوق بایں قطعہ مترنم

قطعہ

آتشِ عشق کو کہ از اثرش — عقل آتش بہ نیستاں اندازد
کو عقابِ جنوں کہ از بہمش — مرغِ ادراک شہپر اندازد
مستیِ شور کو کہ نعرۂ من — واعظاں ساز منبر اندازد
دلم از زہد در گذشت وکنوں — طرح طورِ قلندر اندازد
عمرے کو کہ داد رُوح دہد — سرِ نفسِ ستمگر اندازد
بسکہ آراست نفسِ کافر کیش — تا بسلکم تکاور اندازد
کو علی تا بقتل ایں کفار — شور اللہ اکبر اندازد
مستیِ عشق کو کہ از اثرش — عقل دستار از سر اندازد
یا رب آں شاہ نامدار کجاست — کہ روشش جاں بہ پیکر اندازد
نفسے گر بجسمِ مردہ دمد — نعرہ آتش قصرِ قیصر اندازد
نعرۂ ھُو اگر زند در دل — گنبدِ چرخِ اخضر اندازد
وقت آں شد کہ از کرم نظرے — بر دل و جانِ مضطر اندازد
وقت آں شد کہ بر دلِ مُردہ — نفسِ روح پرور اندازد
واصفِ ایں رائے زد کہ در قدمش — تحفۂ بس محقر اندازد
یعنی ایں تنگدست در پائش — از تہی مائگی سر اندازد

الحاصل در راہ آں مطلوبِ عاشقاں دویدم و از حصولِ خدمت سعادت آتیش بمقصودِ دل رسیدم از انجا کہ طبعِ من بر شیوۂ از خود رسیدگان ستانہ و متوحش از خویش و بیگانہ بود و از صحبتِ خلق تجرد و از یار و اغیار را تفرد میجستم تعلیم و ارشادِ باطنی و اندیشۂ اخذِ بیعت را در دلم بارے نبود آنجناب بوجہے از وجوہ در دلم ریختند کہ تعلیم آنچہ درست چرانے کو نشئی و انطالبان مسدا اقت کیش ارادت اندیش بچشمِ التفات چرامی پوشی در اشاعت ایں امر بجد باش و بر فیض مسدا رفیاض بمقتضای وجوبِ اطاعت امر خود را بکار اہلِ ارادت مصروف ساختم و طورِ قلندری و شیوۂ آزادی بر انداختم و خواستم کہ برائے یاراں و محبّاں چیزے از آدابِ طریقت بزبانِ اردو بطرز مثنوی بیان نمائم و تبیین آنچہ از ضروریات ست کرائم تا دوستاں یاد گیرند و اہلِ شوق را معین و دستیار باشد و ایں مثنوی را **تحفۃ العاشقین** نام نہادم و برائے قبول دست دعا کشادم امید کہ صاحبانِ معنی بین بزرگانِ کرم آئین چشم بالفاظ و قوافی نکشایند و نظرِ عنایت بمظہرِ معنی نمایند وَبِاللّٰہِ التَّوفیق

وَبِیَدِہٖ اَزِمَّۃُ التَّحقِیق

آغازِ مثنوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دستگیری کیجو اے میرے خدا | تاکہ کوئی دم نہ ہوں تجھ سے جُدا

دمبدم ہوتا رہوں تجھ پر فدا | آرزو تجھ سے یہی ہے اے خدا

ہو زباں پر ذکر دل میں ہو حضور | ماسوا تیرے یہ دل ہو سب سے دور

بے حضورِ دل نہ لوں میں تیرا نام | جبکہ لوں میں ہو حضورِ دل تمام

ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور | بے جہت بے کیف مجھ کو اے غفور

التجا کس سے کروں تیرے سوا | کون بر لاوے گا میرا مُدّعا

نورِ وحدت کر دے مجھ پر آشکار | بس یہی ہے مُدّعا پروردگار

بیانِ وحدت و گفتنِ انا و لولہ اوّل در سلوک

ماسوا تیرے ہو فانی سب خیال | یاں تلک ہستی کا رہنا ہو محال

معرفت کا جوش ہو منصور وار | پر نہ نکلے لفظ انا زنہار

اس دُعائے مست کو کیجو قبول | از برائے آل و اصحابِ رسول

جس نے ظاہر راز کا ہو اے عزیز | پھر کہاں اثبات کا اُس کو تمیز

بیشک اظہارِ یکی بھی ہے دوئی | مدعی یاں پر نہیں ہوتا کوئی

لاو الا سے بھی ہے نزدیک تر | پر نہیں تجھ کو خبر اے بے خبر

جس نے کی گفتار اس میں اے حبیب | وہ ہوا دونوں جہاں سے بے نصیب

کیونکہ ہے یہ خود پسندی ہوش کی | یہ نہیں ہے بات اس کے جوش کی

Marfat.com

گر نہیں ہے وہم ہستی اے پسر / پھر انا سے کیا وہ توڑے بے خبر
جس کو ہو کچھ وہم ہستی کا گماں / وہ نہیں عارف ہے ہرگز اے جواں
بلکہ اس میں وہم ہے شرکِ خدا / عین جانے وہم سے ہو کر جدا
وہم ہستی کا ہے بس ایسا حجاب / یہ نہ ٹوٹے دار بن عالی جناب
مولوی نے بلکہ اس میں یوں لکھا / رازِ مخفی کھل دیا سب کو بتا
وہم کی کیا بات ہے ای بے خبر / مولوی کے قول پر کر ٹک نظر
جملہ معشوق است و عاشق پردہ / زندہ معشوق است و عاشق مردہ
چاہیے کرنا تجھے یاں پر سکوت / یہ حدیثِ مصطفےٰ سے ہے ثبوت
[۱] مَن سَکَتَ کو دل سے پڑھ تو اے عزیز / تجھ کو تا رمزِ خفی پر ہو تمیز
یعنی جس نے بند کی اپنی زباں / پا گیا اندھوں کی ہاتھوں سے اماں
دیکھ کیا فرماتے ہیں عالی جناب / یعنی حضرت مصطفےٰ انے فیضیاب
[۲] قول اس کی عقل پر کر اے جواں / تا نہ ہو وہ رازِ حق سے بدگماں
دوسرا فرمان سن اس پاک کا / مرتبہ ہے جس کے باعث خاک کا
[۳] جس پہ کھل جاتا ہے رازِ حق نہاں / بند ہو جاتی ہے بس اس کی زباں
یاد رکھ اس بات کو اے جانِ من / خامشی اس جا پہ ہے گویا سخن
یوں کہو ہاتوں کو اپنے تم اٹھا / ماسوا اپنے تو مولا سب مٹا
سر بسر ہر شے میں دیکھوں تیرا نور / دیکھ اس کو سوختہ ہوں مثلِ طور
نیست تیرے روبرو ہوں اس قدر / جیسے پیشِ شمس ہوتا ہے قمر

---

[۱] حدیث شریف مَن سَکَتَ سَلِمَ وَمَن سَلِمَ نَجَا ۔ ترجمہ جو چپ رہا وہ سلامت رہا اور جو سلامت رہا اس نے چھٹی پائی ۔

[۲] ایضاً کَلِّمُوا النَّاسَ بِمَا یَعرِفُونَ وَدَعُوا مَا یُنکِرُونَ اَتُرِیدُونَ اَن یُکَذَّبَ اللہُ وَرَسُولُہٗ ۔ ترجمہ لوگوں سے گفتگو ایسی چیزوں کی کرو کہ جس کو وہ جانتے ہوں اور جسکو وہ نہ جانتے ہوں اور جسکے وہ منکر ہوں اسکو چھوڑ دو کیا تم چاہتے ہو خدا و رسول کی تکذیب ہو

[۳] حدیث شریف مَن عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ ۔ ترجمہ جس نے اپنے رب کو پہچانا اسکی زبان بند ہو جاتی ہے ۔

Marfat.com

اِس سے زائد تو نہ کہو کچھ کلام ۔۔۔ نیست تو باقی خدا ہو والسلام
بھید یہ ہے فہم انسانی سے دُور ۔۔۔ چاہیے خاموش رہنا ذی شعُور
دیکھ فرماتے ہیں دانائے علوم ۔۔۔ مثنوی میں یعنی مولانائے رُوم
علمِ حق در علمِ صوفی گم شود ۔۔۔ این سخن کَے باور مردم شود
رازِ حق کا گر ہے طالب اے پسر ۔۔۔ نیست کر ہستی کو جب ہو باخبر

دربیانِ انتشارِ دل و وسوسۂ شیطان و بازداشتن ازو

غیر کا دل میں نہ آنے دے خیال ۔۔۔ تاکہ ہووے نفسِ کافر پائمال
یاد رکھ اس بات کو اے ہوشیار ۔۔۔ جب تلک ہے غیر ہو وصلِ یار
یہ ہے کافر بلکہ کفر اے ذی شعُور ۔۔۔ روز و شب رکھتا ہے حق سے تجھ کو دُور
دیکھ فرماتے ہیں یُوں اہلِ عمل ۔۔۔ نفس نے ڈالا ہے دل میں کیا خلل
کاشکے ہرگز نہ زادے مادرم ۔۔۔ تا نہ کردے کُشتہ نفسِ کافرم
کاشکے ہرگز نہ بودے نام من ۔۔۔ تا نبودے جُنبش و آرامِ من
غیریت ہے سدِّ انوارِ خدا ۔۔۔ دور کر اس کو شتاب اے باصفا
یوں کرو ہر وقت حق سے تم دُعا ۔۔۔ تاکہ حاصل دل کا ہووے مُدعا
نفس و شیطاں نے کیا ہم کو اسیر ۔۔۔ تو چھُڑا ہم کو ہمارے دستگیر
سخت تر دشمن ہے شیطانِ لعیں ۔۔۔ مکر سے ہم اُس کے کچھ واقف نہیں
جس کو ہم جانیں کہ ہے بیشک بلا ۔۔۔ اُس میں کرتا ہے ہمیں پھر مُبتلا
یہ ہوا ہے انبیا سے دو بدو ۔۔۔ کیا بھلا پھر ہم ہیں اس کے روبرو
دام سے اس کے نہیں کوئی بچا ۔۔۔ ہووے گر وہ لاکھ دانا پر پھنسا
کیونکہ ہیں گے مکر شیطاں کے دقیق ۔۔۔ کب بچیں جب تک نہ ہووے توفیق

Marfat.com

کر تو آگہ اس سے ہم کو اے کریم | تا سمجھ لیں مکر شیطان الرجیم
گر کریں نیکی تو بد دیوے بلا | یا کریں کچھ بد تو کر دیوے بھلا
جس کا دشمن سخت ایسا ہو لعیں | ماسوا تیرے پناہ اُس کو نہیں
یا الٰہ العالمیں بہرِ رسولؐ | اِس دعا کو کیجیو میری قبول
گنجِ وحدت کا یہ مانع ہے لعیں | بند رکھتا ہے یہی چشمِ یقیں
خود نمائی سے یہ پُر ہے بدگہر | ماسوا اپنے نہیں کرتا نظر
اِس سبب سے نورِ وحدت ہے چھپا | ورنہ دیکھو تو وہی ہے جابجا
کونسا دل ہے کہ جس میں وہ نہیں | پر نہیں ہے چشم تیری نوربیں
غور سے اس قول پر کر تو نظر | مولوی فرماتے ہیں کیا بااثر

دربیانِ آیت نَحْنُ اَقْرَبُ

آنچہ تو گم کردۂ رہ کژ کردۂ + | ہست اندر تو تو خود را پردۂ
پاسبانی دل کی کر تو اس قدر | ماسوا حق کے نہ آوے کچھ نظر
غرقِ بحرِ وحدت ایسا ہو عزیز | تا نہ ہو پھر این و آں کی کچھ تمیز
عارفانِ حق کی یہ ہے گفتگو | جب تلک تو ہے نہیں ہے نورِ ہُو
اس کو کہتے معرفت ہیں عارفاں | وہ عیاں ہو تو نہاں ہو اے جواں
سُن یہ فرماتے ہیں شاہ بوعلی | محرمِ رازِ خفی و ہم جلی
تا توئی کے یار گردد یار تو + | چون نباشی یار باشد یار تو
جب تلک تو ہے نشاں اُس کا کہاں | نیست کر ہستی کو تا پاوے نشاں
کر تو پروانہ کی ہمت پر نظر + | واصلِ جاناں ہے جل کر سربسر
ہے یہ پردہ تجھ سے اے محبوب سن | دُور کر خود کو تو دیکھے ذوالمنن

[1] ہم انسان کی رگِ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں ۔

Marfat.com

وہ تو ہو نزدیک تو ہو اُس سے دُور | یہ عجب ہے حال تیرا بے شعُور
کیوں پڑا ہے دور ہو نزدیک تو | دل میں اُس کی کر ذرا تو جست وجو
گرچہ ڈھونڈے عرش سے تا زمیں | راہ حق دل کے سوا پاوے نہیں
کیونکہ راہ اُس کی ہو دل میں آشکار | دیکھ تو دل میں ذرا اے ہوشیار
دیکھ لے کیا لکھتے ہیں یہ مولوی | واقفِ ہر رمز و اسرار خفی
اے کماں از تیرہا پرساختہ | صید نزدیک ست دور انداختہ
نحن اقرب[1] کو نہیں سمجھا مگر | اِس لئے اِس بھید سے ہو بے خبر
عقل ظاہر بیں کو کر تو دل سے دُور | دیکھ تو پھر ہر طرف اُس کا ظہُور
عقل جزوی عقل ظاہر اے جواں | عقل کلی عقل باطن بے گماں
عقل کُلی تھی نبیؐ میں بس تمام | دیکھ فرماتے ہیں کیا خیر الانام

دربیان حدیث قدسی سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ

بعد فرض و واجب اے والا مقام | نفل پر جو لوگ کرتے ہیں دوام
حق[2] نے فرمایا کہ اُن کے دست و پا | کان اور چشم و زباں ہو بر ملا
یہ مجرد معنیٔ لفظ حدیث | کچھ نہیں تاویل اس میں اے خبیث

---

[1] قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ترجمہ ہم انسان کی رگ گردن سے زیادہ قریب ہیں ۔

[2] حدیث قدسی - وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِی

ت جن چیزوں کو کہ میں نے اپنے بندہ پر فرض کیا ہے اُن سے بڑھ کر کسی محبوب چیز سے میری طرف بندہ تقرب نہیں کرتا ہے اور نوافل سے میرا بندہ مدام مقرب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کو چاہنے لگتا ہوں پس ہو جاتا ہوں اُس کا کان جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں یقیناً اُس کو دیتا ہوں اور اگر پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیتا ہوں اور مجھ کو کسی امر کے کرنے میں تردد نہیں ہوتا جیسا مومن کی جان کا تردد ہوتا ہے کہ اُس کو موت بری معلوم ہوتی ہے اور اُس کی برائی مجھ کو بری معلوم ہوتی ہے اور موت کا ہونا اُس کے لئے ضروری ہے ۔

یہ حدیثِ مصطفیٰ ہے تیغ لا　　　نیست کرتی ہے دوئی کو اے فتا
یوں لکھا خاصانِ حق نے اِس کا حال　　　فہم کر دل میں نہ کر کچھ قیل و قال
بحرِ وحدت میں ترے جو ہیں جواں　　　پردہ لائے دُرِ وحدت بیگماں
لام میں جیسے الف اے بے خبر　　　اِس طرح کثرت میں وحدت سر بسر
یعنی کثرت نیست ہے وحدت بقا　　　بے الف جیسے نہیں ہوتا ہے لا
لام لا اِلّا الف ہے اے جواں　　　لائے کثرت وحدت اِلّا بے گماں
لا فنا اِلّا بقا اے زشت خو　　　ہو کے لا پھر دیکھ جاناں سُو بسُو
پردۂ اِلّا ہے لا اے بے خبر　　　توڑ اِس کو دیکھ اِلّا سر بسر
عین کثرت میں ہے یوں وحدت عیاں　　　جس طرح ہوتی ہے گُل میں بُو نہاں
بس ضمیرِ لا ہے لا معبود غیر　　　ہو کے حق بیں تو ذرا کر دل کی سیر
لا کے قائل مشرکیں اے مرد دیں　　　ہیں مقر الّا کے مومن بالیقیں
اِس لئے واقع ہے اِلّا لے پسر　　　تا کہ ہووے کفر اِن سے دُور تر
لا کو اِلّا جانتے وہ بے نصیب　　　یہ تھا باعث کفر کا اُن کے حبیب
یعنی اِلّا کو کیا لا سے نہاں　　　اِس قدر تھے محو لا وہ بدگماں
جو کرے اِلّا کو لا اے بے خبر　　　وہ ہے کافر دینِ حق میں سر بسر
جو کریں اِلّا کو لا سے بس نہاں　　　وہ ہیں ذاتِ حق کے عارف بیگماں
اِن کی ضد میں جو ہُوا کافر ہُوا　　　اُن کی ضد میں مومن ظاہر ہُوا
فرق حالِ کافر و مغفور کا　　　ہے یہی فرعون اور منصُور کا
تھا اَنا فرعون سے لا کی بقا　　　تھا اَنا منصُور سے لا کی فنا
دیکھ فرماتے ہیں مولانا یہ راز　　　یعنی حضرت مولوئے پاک باز
گفت فرعونے انا الحق گشت پست　　　گفت منصورے انا الحق او برست

ایں انا را رحمت اللہ اے محب — واں انا را لعنت اللہ در عقب

زانکہ او سنگ سیہ بود ایں عقیق — آں عدوے نور بود و ایں عشیق

ایں انا گفت و زخود آزاد شد — واں انا گفت و زخود برباد شد

جیسے پیشِ مشرکیں اِلّا نہاں — ویسے نزدِ عارفاں اِلّا عیاں

جیسے نزدِ مشرکیں لا ہے عیاں + — ویسے نزدِ عارفاں لا ہے نہاں

لا کو لا جانے ہیں مومن اے فتا، — لیک اِلّا نے سے سوا اِلّا کا فنا

یعنی اِلّا کا ہے اُن پر یہ اثر — غیر اِلّا ہے نہیں اُن کو خبر

مولوی نے کیا تاسف سے لکھا — سُن کے گر تجھ پر ہو شق تو ہے بجا

از چہ مہجوری و دُوری اے فلاں — آہ از دستِ تو دارم صد فغاں

سنگ سے بھی ہے ترا دل سخت تر — پھر بھلا ہو تجھ کو کیا تجھ پر اثر

چشم باطن میں نہیں ہے تیرے نور — پھر بھلا ہو کس طرح تجھ کو حضور

دربیانِ درست کردن دل بموجب حدیث اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ

دل کو کر آراستہ اے مردِ دیں — ماسوا اس کے نہیں راہِ متیں

جو عمل ہے دل سے بس بہتر ہے وہ — گر نہیں دل سے تو بس ابتر ہے وہ

گر نہیں دل پر ترے دیں کا اثر — کیسے ہوں اعمالِ ظاہر معتبر

[1] یوں ہو فرمانِ حق اے ہوشمند — ماسوا دل کے نہیں ہم کو پسند

جو عمل دل سے نہیں بس ہے تلف — لکھ گئے ہیں اس بیاں کو سب سلف

[2] بلکہ فرمایا نبی نے اے دغل — جس کے دل میں ہے خلل سب میں خلل

[illegible]

۱؎ حدیث قدسی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ + ت اللہ نہیں دیکھتا ہے تمہاری صورتوں کو اور عملوں کو بلکہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو اور نیتوں کو + ۲؎ وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَہِیَ الْقَلْبُ + ت جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب اچھا ہوتا ہے تو تمام جسم اچھا ہوتا ہے ۲

دیکھ فرماتے ہیں مولانا ے دیں — مومنوں کو جس سے ہوتا ہے یقیں

مازباں را ننگریم و قال را — مادروں را بنگریم و حال را

دل نہیں جب تک ترا ہوتا صفا — سب عبادت ہے تری بس ناروا

صاف دل کہتے ہیں اُس کو باکمال — ماسوا حق کے نہ ہو جس میں خیال

یعنی جو کچھ ہو وہ ہو بہر خدا — غیر سے دل میں نہ ہو چون و چرا

پھر کریں جو کچھ کہ وہ سب ہے درست — عشق حق سے وہ ہوئے چالاک و چست

ہر عبادت میں ہو پھر رنگ دگر — رنگ وہ عالم ہو جس سے بے خبر

در بیان ترجیح نماز اہل باطن بر اہل ظاہر

اُن کی دو رکعت ہوں تیری صد ہزار — بلکہ بہتر اس سے بھی اے نابکار

کیونکہ تو ہے اسم خوان و بے بصر — وہ ہیں بینا ے مسمے سربسر

اُن سے کیا نسبت ہے تجھ کو اے ذلیل — تو انیس نفس وہ حق کے خلیل

تیرا ہمدم نفس و شیطان لعین — اُن کا ہمدم نور وحدت بالیقیں

اُن کا سونا تیری بیداری سے بہتر — روز و شب کا فرق ہے باہم دگر

گرسنہ ہوں وہ تو ہوں جبریل وار — ہو اگر تو مثل سگ ہو بد شعار

گر ہوں آسودہ تو ہوں شاغل برب — ہو اگر تو سنگ ہو اے بے ادب

ہیں ترے ہم شکل لیکن وہ عزیز — بے ادب اس سے ہوا تو بے تمیز

لاکھوں کافر پیشتر اس سے ہوئے — انبیا کو آپ سا جانا کئے

انبیا اور اولیا کو اے پسر — کہتے تھے مجنون و ساحر بدتر

دیکھ کر یہ انبیا کا معجزا — کہتے تھے یہ سحر ہے سب برملا

ہو کرامت جب ولی سے اے عزیز — سحر جب جانا کئے یہ بے تمیز

عشق حق سے منتشر ہو جس کا حال ۔ یہ کہیں مجنوں اُس کو بد خصال

راست فرماتے ہیں وہ عالی جناب ۔ یعنی حضرت مولوی اے فیضیاب

اشقیا را دیدہ بینا نبود ۔ دید شاں در نیک و بد یکساں نبود

ہمسریٔ انبیا سے یہ تباہ ۔ ہو گئے درگاہِ حق سے رو سیاہ

آب و خور پر اُن کے تھا اُن کو خیال ۔ یا لباس ظاہری پر ذی خصال

یعنی جیسے وہ ہیں ویسے ہم ہیں سب ۔ پھر کہاں سے آیا اُن پر فضل رب

مغز باطن پر نہ ہے اُن کو نظر ۔ مثل سگ کے استخواں پر کی گذر

یہ نہ سمجھے دل میں اپنے بے بصر ۔ علم باطن سے نہیں ہم کو خبر

کیونکہ علمِ غیب ہے علمِ خدا ۔ غیر پر ہوتا نہیں ہرگز یہ وا

لفظ [1] فضلنا سے غافل یہ لعیں ۔ ہو گئے افضال حق سے بے یقیں

عقل کے نزدیک بھی اے ذی خصال ۔ کل کا ہونا ایک سا بس ہے محال

باوجود اس کے شقی و مرتدیں ۔ مثل اپنے اُن کو جانیں بالیقیں

مثل اپنے جو انہیں جانے جواں ۔ یہ شقاوت کا نشاں ہے بیگماں

دیکھ کیا لکھتے ہیں وہ عالی مقام ۔ یعنی حضرت مولوی نیک نام

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ۔ گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر

یعنی صورت میں ہو مثل ہم دگر ۔ فرق ہے اخلاص میں لیکن بسر

تیرے جو حسنات ہیں اے بے ادب ۔ سیئات اُن کے ہیں بیشک سب کے سب

یعنی [2] ظالم مقتصد تم اے بتر ۔ سابق الخیرات وہ ہیں سر بسر

بے ادب ہونے سے تم پر یہ وبال ۔ یعنی غالب نفس تم پر باکمال

---

[1] قولہ تعالیٰ فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ ٭ ت ہم نے بزرگی دی ہے تم میں سے بعض کو بعض پر ٭

[2] قولہ تعالیٰ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ ٭ ت پس بعض اُن میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اور بعضے میانہ رو ہیں اور بعضے امور نیک کی طرف سبقت کرتے ہیں ٭

ہے شرف انساں کو از علمِ ادب
بے ادب ہوتے ہیں کب عالی نسب

کیا نہیں ہے یہ حدیثِ مصطفٰے[1]
ظن مومن کا ہو مومن سے بھلا

نفس نے لیکن کیا تم کو خراب
حشر میں دیکھو گے تم اُس کا عذاب

دوستی سے اُن کی ہو جنت نصیب
دشمنی سے اُن کے دوزخ ہو حبیب

یوں ہوا فرمانِ حق[2] اے خوبرو
جو لڑا اُن سے وہ مجھ سے زشت خو

دوستی[3] اُن کی ہے جنت کی کلید
یہ حدیثِ مُصطفٰے ہے اے سعید

ہمنشیں ہو ایک دم گر با ادب
دیکھ کیا ہوتا ہے تجھ پر فضلِ رب

بے ادب پر فضلِ حق ہوتا نہیں
یاد رکھ اس بات کو اے مردِ دیں

بے ادب تنہا نہ ہووے بے ادب
باز رکھے خلق کو از فضلِ رب

کیا لکھا ہے مولوی نے وعظ و پند
بے ادب کے حق میں سُن اے ہوشمند

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

ختم کر عاجز ادب کی گفتگو
بے ادب سُنتا ہے کب اے نیکخو

در بیان ادب

اب بیاں کر فرق ان دونوں کا تو
بے ادب اور با ادب کا ہو بہو

فعل دونوں ایک کرتے ہیں مدام
فرق اس میں سے نکال اے نیکنام

کیونکہ وہ ہے بے ادب اسکا سبب
جانتا ہے مَیں یہی کرتا ہوں سب

یعنی یہ جو دین کا کرتے ہیں کام
مَیں بھی کرتا ہوں ادا اُس کو تمام

[1] حدیث ظُنُّوا الْمُؤْمِنِينَ خَيْرًا + ت مومن کو اچھا گمان کرو + [2] حدیث قدسی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ + ت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے جو کوئی کسی دستگیر سے عداوت کرتا ہے تحقیق میں اس سے لڑائی کرتا ہوں +

یہ نہ سمجھے بے ادب نابے بصر
کام وہ پر ہم نہیں ویسے خبر

یعنی جیسے ہے مرغن یہ طعام
کھانے سے جس کے ہو قوت بس تمام

ایک کھاوے تو مرض میں اے پسر
سم قاتل تجھ کو ہو لے بے خبر

بلکہ جیسے تخم ہو اچھا بھلا
پر زمین سخت میں بووے فنا

تخم ہو برباد محنت رائیگاں
پھر شجر کا ذکر کیا اے نیک داں

بس[لہ] زمین دل ہے اس سے سخت تر
دیکھ فرماتا ہے حق اے بے خبر

یعنی پتھر سے زیادہ سخت ہے
دل جو تیرا دیکھ یہ بدبخت ہے

یعنی بہتیں نہریں ہیں اُن سے مدام
تو بھی ہے کچھ چشم تر اے نیکنام

شق ہو کر آب ہو اُن سے رواں
خوف حق سے پھر کریں وہ بیگماں

سچ بتا ہوتا ہے کچھ دل پر اثر
نام حق سنتا ہے جب اے بے خبر

دیکھ تو گرتے ہیں یہ کوہ عظیم
کیوں نہیں گرتا ہے تو مرد سلیم

کیونکہ وہ ہے خوف واحد پر اثر
پر نہیں تجھ پر اثر کیوں بے خبر

خوف حق میں کچھ نہیں ہرگز قصور
لیک تیرے دل میں ہے اے بے شعور

سخت دل تیرا ہے یعنی کالحجر
پھر بھلا ہو کس طرح تجھ پر اثر

دیکھ فرماتے[لہ] ہیں یہ حضرت رسول
گوش دل سے سن ذرا اے بوالفضول

قلب ہیں جس کے قساوت ہو بسیر
وہ خدا سے دور از بس دور تر

قلب قاسی تو ڑا سے مرد خدا
نور وحدت دیکھ تو پھر جا بجا

لہ قولہ تعالیٰ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ت پھر سخت ہو گئے تمہارے دل اس کے بعد تو وہ مثل پتھر کے ہیں یا اس سے بھی کڑے اور پتھروں میں بھی تو بعض میں سے نہریں نکلتی ہیں اور بعضوں میں سے پھٹ کر پانی نکلتا ہے اور بعضے خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں + لہ حدیث شریف وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی رواہ الترمذی + ت عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر ذکر خدا کے بہت کلام م

مت کیا کرو کیونکہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے دل کو سخت کرتا ہے اور سب سے دور لوگوں میں اللہ سے کڑے دل والا ہے +

جب تلک قسوت ہے تجھ میں اے جواں
گنج وحدت کا نہ ہوگا تجھ پر عیاں

مولوی کی یہ ہدایت اے پسر
سن کے اُس کو کر عمل اے بے خبر

صورتِ سرکش گدازاں کن برنج
تا بہ بینی زیر او وحدت چو گنج

فرق تجھ میں اور اُن میں ہے عظیم
تو ہے با قسوت وہ ہیں رو حلیم

لیک تو ہے چشم دل سے بے بصر
اُن کے نور دل سے تو ہے بیخبر

صاف دل روشن ہیں وہ باآب و تاب
نور ایماں کے ہیں گویا آفتاب

یعنی روشن دیں ہیں اُن سے اے جواں
لیک ہیں وہ چشم شپر سے نہاں

ہو زمیں کی جس قدر ناپاک خاک
شمس کے پرتو سے ہو جاتی ہے پاک

آفتابِ آسماں سے اے پسر
آفتاب معرفت ہے تیز تر

اُس سے جلتی ہے نجاست ظاہری
اِس سے خبث باطنی اے متقی

وہ کرے ہے دُور ظلمات زمیں
یہ منور دل کرے اے نازنیں

اس کا پرتو گر تو لے اے زشت خو
دین کا تو بھی ہو پھر ایک ماہرو

لیک تو خفاش ہے اے بد شعار
آفتاب معرفت سے تجھ کو عار

یعنی باطن کی نجاست یہ تمام
اُس کے پرتو سے جلے اے نیکنام

جانتا ہے کون ہے وہ آفتاب
جس کی یہ ہے گفتگو عالی جناب

دیکھ وہ ہے نور حق اور نور بیں
یعنی وہ ہے رحمت للعالمیں

فیض اُس کا خاص ہے ایک عام ہے
فرق اس میں مثل صبح و شام ہے

عام سے حاصل نجات نار ہے
خاص سے حاصل وصال یار ہے

عام کے حامل ہیں عالم ظاہری
خاص کے ارباب باطن اے ذکی

جو کہ دونوں وصف سے موصوف ہو
عالم راسخ وہ جب معروف ہو

عام کو چاہے تو پڑھ لے تو کتاب
خاص گر چاہے وسیلہ لے شتاب

Marfat.com

یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاہِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

بیان آیۂ کریمہ ابتغوا الیہ الوسیلۃ

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اس کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اس کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ

وَابتَغُوا ہے حکم رب اے بیخبر
کیوں ہے غافل اس سے تو عالی گہر

جس قدر گذرے ہیں مردان خدا
تھے وسیلہ سے جدا کوئی بتا

کیونکہ بے اس کے نہیں ہو دل درست
گرچہ ظاہر ہو مگر باطن میں سست

ظاہری پر حق نہیں کرتا نظر
بلکہ نیت پر کرے اے بیخبر

اس لئے ہے واسطہ تجھ کو ضرور
تا کہ ہووے ہر عبادت میں حضور

اب حقیقت واسطہ کی سن جواں
تا کہ اُس کا بھید ہو تجھ پر عیاں

[illegible]نی رکھ تو واسطہ اُس سے اے پسر
عشق حق سے جو جلا ہو سر بسر

زاہدوں کے قال پر مت کر خیال
نور باطن کا تو حاصل کر کمال

ہے تو لائق واسطہ گر اے جواں
جلد ہووے فائدہ بے گمان

گر نہیں تو اس کے لائق اے پسر
واسطے سے کچھ نہ ہو تجھ پر اثر

یعنی وہ جو نور وحدت ہے نہاں
واسطے سے وہ نہ ہو ہرگز عیاں

پیشتر ہو صاف دل اے مرد دیں
مثل نیب کے سنگ ہو بالیقیں

یعنی ایسا ہو کہ ہو آتش پذیر
جب تو قابل فیض کے ہو لے فقیر

بعد اُس کے پیر کی کر جستجو
مثل شیشہ دل ہو جس کا ہو بہو

شمس وحدت سے ہو جس کو واسطہ
کرچکا حاصل ہو اُس سے رابطہ

یعنی جب چاہے شعاع آفتاب
اور حرارت دل میں کرلے اکتساب

منتقل کرنے پہ قادر ہو مگر
شعلہ زن ہو غیر پر تا سر بسر

جب ملے ایسا تجھے کوئی بشر
پنبۂ دل کو تو اُس کے نذر کر

دل میں بھر کر وہ شعاع آفتاب
ڈالے تیرِ دل پر ترے باالتہاب

پس مختصر اقوال افعال اشغال پیغمبر صاحب + [illegible] ہیں +

یعنی دل پر جب پڑے وہ تل پسر
پیر کی نسبت سے جب ہو یہ اثر
لفظ کونوا[۱] دیکھ لے قرآن میں
کثرت و قلت نہ ہو لیکن فہرا
رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے پسر +
لفظ فی خلق السماء[۲] کہتا ہے حق
رابطہ کیا ہی دوا ہے اے پسر
مانع وسواس ہے یہ رابطہ
ہے غذائے باطنی کا یہ امام
ہے غذا یہ جان و دل سے اے پسر
یہ غذا فی الوحدت ہے اے مرد دیں
وہ غذا ہو خنجر و تلوار سے
وہ غذا ہو بر زمین و بر نشاں
ظاہری ساماں ہے ظاہر کا معیں
علم اُس کا اور ہے اے بے خبر
بو ہریرہ[۳] کی روایت دیکھ تو
پائے میں نے علم دو حضرت سے یار
یعنی وہ ہے علم ظاہر سربسر
دوسرے کا اگر کروں میں کچھ بیاں

تو حلب ... شل ... پسر
انظ ... رکھ پیر سے تو رکھ اے پسر
حق نے فرمایا ہے اُن کی شان میں
دین میں [illegible] ہیں دونوں لے فنا
نور وحدت صاف آتا ہے نظر +
عالم راسخ سے پڑھ اِس کا سبق
دے شفا دل کے مرض کو یہ مگر
ماسوا حق کے نہ دے یہ راستہ
نفس اَمّارہ کو کر دے یہ تمام
وہ غذا ہے مال و تن سے سربسر
وہ غذا ہے اجتماع مومنیں
یہ غذا ہو دست بے ہتیار سے
یہ غذا ہے بر مکان لامکاں
باطنی کا باطنی اے مرد دیں
سُن حدیث مصطفےٰ یہ معتبر
دیکھ کر خاموش ہو اے زشت خو
ایک اُن میں سے کروں میں آشکار
جو ہدایت تم کو کرتا ہوں پسر
زخرا کا تو میرا تم اے جواں

[۱] قوله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين + ف: اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھ سچوں کے +

[۲] قوله تعالى في خلق السماوات والارض ف اور سوچتے ہیں پیدائش آسمان و زمین کی + [۳] بخاری عن ابي هريرة رضي الله عنه قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبثثته فيكم واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم يعني مجرى الطعام رواه البخاري + ف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو یاد گار یاد کی ہیں ایک تم میں [illegible] گلا کاٹا جاوے +

یعنی [illegible] علم خاص با خدا
فہم میں کب تجھ کے آوے فنا

کیوں لیا ہے [illegible] لئے حرف کتاب
بے وسیلہ کے نہ ہو توفیضیاب

جس کو ظاہر ہو مگر باطن نہ ہو
رہزنِ باطن ہے وہ اے نیک خو

یعنی فرماتے ہیں مولانائے روم
مثنوی میں دیکھ لے یہ ہے عموم

علم رسمی رہزن ہر سالک ست
ایں عقیدہ حنبل و ہم مالک ست

ہر کہ او در بند قال و قیل شد
ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

لوح دل از فضلۂ شیطاں بشوے
اے مدرس درس عشقے ہم بگوے

چند چند از حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

دل منور کن با نوار جلی
چند باشی کاسہ لیس بوعلی

علم باطن خاص ہے علم خدا
غیر کی شرکت نہیں اس میں ذرا

ہے یہ بس تعلیم حق اے بیخبر
مولوی کے قول پر کر تو نظر

ایں ہمہ علمے ز تعلیم حق است
نے ز جد و جہد نے ازبق است

علم حق وہ ہے کرے حق پر فدا
ماسوا حق کے کرے سب کو فنا

علم جس کو یہ ہے حاصل اے جواں
یعنی مومن خاص ہے وہ بیگماں

دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ باخدا
مولوئے معنوئے با صفا

صاحب ایماں ہماں باشد ہماں
کو نباشد غافل از وے یک زماں

در بیان نماز کامل

دیکھ اُن کی نماز اے ذی بصیر
حق سے واصل غیر سے ہیں بے خبر

جب کریں تکبیر اولیٰ وہ تمام
نور وحدت دیکھ لیں اے نیکنام

بعد اس کے جب پڑھیں ام الکتاب
جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب

Marfat.com

دیکھ کر انوار اُس کے ذی سیر — سو حجاب [illegible] تے ہیں عا[illegible] سر بسر
جب پڑھیں اخلاص کو باصدق دل — نور وحدت سے وہ [illegible] اے بے [illegible]
یعنی ہستی نیست کرتے ہیں عزیز — ماسوا حق کے نہیں رکھتے تمیز
کیا لکھا ہے دیکھ تو اے بے نصیب — مولوی نے جو کہ دیں کا ہے طبیب
چونکہ با تکبیر ہا مقرون شوند — ہمچو قرباں از جہاں بیروں شوند
جس کی ہستی نیست ہو پیش خدا — اُس کو کہتے ہیں ملائک مرحبا
خوب پہچانا خدا کو اے بشر — ماسوا حق کے گیا سب سے گزر
یعنی یہ ہے وہ صلوٰۃ اے خوش سیر[عـه] — جو کہ ہے معراج مومن سر بسر
اس کو کہتے ہیں نمازِ با حضور — سعی کر اس میں اگر ہے ذی شعور
سعی جو کرتا نہیں اس میں بشر — وہ ہے بدتر خر سے احمق بے خبر
دیکھ فرماتے ہیں یہ حضرت علی رضہ — گوش دل سے سُن ذرا تو اے اخی
بار سے اِس کے زمین و آسماں — کھینچتے ہیں الاماں و الاماں
زرد ہو جاتا تھا رنگِ مرتضےٰ — جب کہ فرض و نفل کرتے تھے ادا
خوف حق سے مو تن ہوتے تھے خار — یعنی کپڑے پھاڑ کر ہوتے تھے پار
یوں ادا کرتے تھے وہ شیر خدا — پنجگانہ بس صلوٰۃ اے باصفا
ایک دن کا حال سن اے بے خبر — دل پہ تیرے تا ہو کچھ اُس سے اثر
تیر تن میں چبھ گیا اُن کے جواں — جلد میں جا کر ہوا مطلق نہاں
جب نکالیں درد ہو اُن کو عجیب — دشمنوں کو بھی نہ ہو ایسا نصیب
اس سبب سے دیر تک تن میں رہا — شاہ بھی اُس درد میں تھے مبتلا
درد تھا یا تھی بلائے دوجہاں — رنگ حضرت کا تھا اُس سے زعفراں
دیکھ کر عاشق ہوئے سب بیقرار — تیر اُن کے تن میں ان کے دل میں خار

[عـه] حدیث شریف الصلوٰۃ معراج المؤمنین + ت نماز مومن کی معراج ہے

Marfat.com

راہ سب ہو [illegible] نگاہیں جب بلند تر — پر نہ ہو حضرت کو اس سے کچھ خبر
دیکھ یوں کہا [illegible] ہوے وہ با نماز — اور گئے سجدہ میں با عجز و نیاز
پیچھے سے اُس کو لیا سب نے نکال — ہو گیا پھر سب مُصلّا خوں سے لال
جب ہوے فارغ وہ شاہ اولیا — یوں کہا ہو ملتفت با اتقیا
غرق کیوں خوں سے مُصلّا ہے یہ سب — دوستو اس کا بتاؤ تم سبب
پھر حقیقت سب نے کی اُس کی بیاں — جب ہوا اُس شاہِ دیں پر یہ عیاں
دیکھ لے یہ ہے صلوٰۃ با حضور — ہو مقلد اس کا گر ہے ذی شعور
ایک شب حضرت کو آیا یہ خیال — چلکے دیکھوں اپنی اُمت کا میں حال
کون سوتا کون اب بیدار ہے — سوز دل سے کون روتا زار ہے
جب گئے مسجد میں دیکھے تین یار — عشق حق سے ہو رہے ہیں بیقرار
یعنی ہیں صدّیق بعد اُن کے عمرؓ — تیسرے حضرت علیؓ والا گہر +
یہ کھڑے تینوں اکابر با نیاز — کرتے تھے اپنی ادا واں پر نماز
اس قدر روئے تھے وہ صدّیق پاک — تر ہوئی تھی اشک سے اُس جا کی خاک
شمع ساں جلتے کھڑے تھے پر خموش — دیگ ساں نکلے مگر سینہ سے جوش
دیکھ کر صدّیق کا یہ وجد حال — خوش ہوئے اور کچھ نہ کی واں قیل و قال
یہ ندا آئی فلک سے اے رسول — درد دل ان کا ہوا ہم کو قبول
کچھ طوالت پر نہیں ہم کو نظر — ہے مگر اخلاص پر عالی گہر +
گر پڑھے اخلاص سے کوئی صلوٰۃ — ایک بہتر لاکھ سے اے نیک ذات
یہ لکھا ہے دیکھ تو اے جان من — مولوی نے از برائے مرد و زن
پیش حق یک نعرہ از روئے نیاز — بہ کہ عمرے بے نیاز اندر نماز
یہ نہ حاصل تجھ کو ہو اے بیخبر + — تا قیامت، ہو وسیلہ سے مگر

کیونکہ ہے یہ راز دل اے مرد دیں — علم [illegible] ہے سفر [illegible] نہیں

سوختہ دل سے ہو حاصل یہ ادب — یہ وظیفہ اس [illegible] اے [illegible]

در بیان صحبت اولیا

ایک ساعت صحبت دل سوختہ — تجھ کو کردے مثل گل افروختہ

دیکھ فرماتے ہیں مولانا ے پاک — قدر جانے اس کی کب ہر مشت خاک

صحبت مرداں اگر یک ساعت است — بہتر از صد خلوت و صد طاعت است

سوختہ دل کون یعنی اولیاء — ان کو حاصل ہے وداد انبیاء

ہے تخلق[عه] پر عمل ان کا قوی — دین حق کے دیکھ یہ ہیں متقی

کانبیاء[له] کے لفظ سے موصوف ہیں — عارف باللہ یہ معروف ہیں

اقتدیتم[عه] سے مشرف یہ بشر — یہ مبصر اور سب ہیں کور کر

نفس ہے مغلوب شیطاں ان سے دور — حق سے رکھتے دمبدم ہیں یہ حضور

اس[له] لئے فرماتا ہے رب جلیل — نیک ہے ان کی رفاقت اے خلیل

کیا رفاقت یعنی ہے ظل اله — دور جو اس سے ہوا وہ ہے تباہ

ان کی صحبت مردہ کو زندہ کرے — زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے

ان کی صحبت دیو کو کردے ملک — ہے اثر صحبت میں ان کے یاں تلک

ان کی صحبت میں ہوں عالم جاہلاں — یعنی وہ ہوں بہتر از صد عالماں

ان کی صحبت میں نہیں آتا شقی — یہ خبر دی مصطفےٰ نے اے تقی

گر تو چاہے ہمنشینی با خدا — ہمنشیں ان کا تو ہو لے با صفا

دیکھ یہ فرماتا ہے حق اے حبیب — جو شکستہ دل ہیں ہوں ان کے قریب

عه حدیث شریف تخلقوا باخلاق اللہ [illegible]

[illegible]

له قولہ تعالیٰ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ت جو اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر خدا نے انعام کیا یعنی پیغمبروں اور صدیقوں اور شہدا

راہ سنت ہے [illegible] شنوی یا سخن — کیا لکھا ہے دیکھ تو اے جان من
دیکھو تو کیا ہے یعنی با خدا — او نشیند در حضور اولیار
ایک نقل آئی ہے مجھ کو خوب یاد — گوش دل سے تم سنو عالی نژاد

حکایت حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کامل بایزید پارسا — مانگتے حق سے بدل تھے یہ دعا
وصل اپنا دے مجھے پروردگار — ہجر سے تیرے ہوں میں اب بیقرار
یہ ہوا فرمان حق اے بایزید — گرچہ محنت تیری ہے از بس مزید
پر نہ ہووے وصل سے بہرہ تجھے — جب تلک لاوے نہ تو تحفہ مجھے
یعنی لا وہ چیز جو مجھ میں نہ ہو — دوں تجھے وہ چیز جو تجھ میں نہ ہو
سن کے یہ الہام روئے زار زار — پھر کہا یوں اے مرے پروردگار
تجھ سے سب شے جانتا ہوں اے خدا — تجھ سے کوئی شے نہیں پاتا جدا
روزہ رکھتا اور پڑھتا ہوں صلوٰۃ — حج کرتا اور دیتا ہوں زکوٰۃ
علم تیرے واسطے میں نے پڑھا — وعظ و پند اس سے سدا کہتا رہا
رات دن کرتا رہا میں تیرا ذکر — اور آنے دی نہ کوئی دل میں فکر
ہر بلا پر صبر میں کرتا رہا — شکر تیری نعمتوں کا بھی کیا
مال و جاں تجھ پر کیا میں نے فدا — پیروی سنت کی بھی کرتا رہا
یہ بھی ہے توفیق تجھ سے اے الٰہ — ورنہ شیطاں کرے ایکدم میں تباہ
کر چکے جب راز حق وہ باصفا — پھر ہوئی حق کی طرف سے یہ ندا
یعنی یہ اعمال جو تو نے کئے — حور و غلماں اس کے بدلے میں لئے
ان عباداتوں سے اے عالی گہر — یاں بھرے لاکھوں خزانے سر بسر

Marfat.com

سُن کے یہ السلام رویا وہ فقیر | او[illegible] ہے علم اُس [illegible]

مَیں نہیں واقف ہوں کچھ اس سے خدا | تو ہی مجھ کو دے بتا [illegible]

پھر ہوا یوں حکمِ ربِّ دوجہاں | گوشِ دل سے سُن ذرا اے نیکداں

یعنی وہ ہے درد و سوز و انکسار | ہم ہنرہ جس سے ہیں اے یا وفادار

درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے | عجز کیا ہے وصل کا انجام ہے

وصف اِن دونوں کا سن اے باخدا | مولوئی روم نے بھی ہے لکھا

کیست فرعون آنکہ او خود را بدید | کیست یُوسف آنکہ از خود وا رہید

دیدۂ یعقوب بیند روے او | خویش را اقرباں کند بر بوے او

گر تو فریادے کنی یعقوب وار | تا تو بوے رسد از نزدِ یار

یوسفِ کنعاں نہاں در چاہِ دل | تو ورا جوئی ہمیں در آب و گل

تو ہے غافل نورِ حق سے بے بصر | پھر بھلا ہو کس طرح تجھ پر اثر

ہر عبادت میں ہے یہ نقصِ عظیم | پر نہیں واقف ہے تو مردِ سلیم

دربیانِ نمازِ ناحضور

جب کھڑا ہوتا ہے تو بہرِ نماز | سچ بتا ہوتا ہے دل میں کچھ نیاز

چاہئے وقتِ نماز ایسا نیاز | جس سے حاصل دل کو ہو سوز و گداز

عشقِ حق سے دل جلے جیسے کباب | یا کہ جیسے برف پیشِ آفتاب

گر نہیں کچھ خوفِ حق دل میں ذرا | پھر کہاں تیری نماز اے بے حیا

مولوی نے مثنوی میں یوں لکھا | پڑھ اسے گر ہے تجھے فہم و ذکا

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر | ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

ماسوا حق کے جو دل میں ہو خیال | بت ہے وہ کچھ کم نہیں صاحبِ کمال

Marfat.com

راہ مقصد ہی کو نہ تو نے [illegible]
نور وحدت سے رہے تو بے خبر

دل کو [illegible] اگر ہووے صلوٰۃ
وہ نہیں ہرگز صلوٰۃ اے نیک ذات

کیونکہ یہ ہے بس حدیث مصطفےٰ
بے حضور دل نہیں ہوتی ادا +

حدیث شریف لا صلوٰۃ الا بحضور القلب ت نماز بے حضور قلب نہیں ہوتی +

کر ذرا تو فکر باطل دل سے دور
تاکہ ہووے یہ نماز با حضور

فکر باطل نے کیا تجھ کو تباہ
ہوگیا درگاہ حق سے روسیاہ

کیا ہے باطل فکر اے مرد خدا
یعنی ہووے غیر حق جو مدعا

روز و شب کرتا ہے جس کی جستجو
تیرا تو اس میں ضرر ہے مو بمو

گفتگو میں عمر ضائع تو نے کی
راہ عقبےٰ کی نہ تو نے دل سے لی

فخر دنیا پر کیا تو نے خیال
یہ نہ سمجھا دین میں یہ ہے وبال

طالب شہرت رہا تو روز و شب
دل سے کچھ چاہا نہ تو نے فضل رب

علم وہ سیکھا کہ جس میں کچھ ہو دھوم
اور جانیں مولوی مجھکو عموم

پردۂ دیں میں ہوا رونق پذیر
عالموں سے جا کے دی اپنی نظیر

جو ملا ہم سے ملا وہ بارسول
فخر کرکے کہنے لگا مرد فضول

یعنی وہ سیکھا کہ جس میں کچھ ہو نام
اور نکلے سو طرح کا اس سے کام

دربیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہو وا
تا قیامت کو نہ اٹھے ہوں بھلا

وہ نہ سیکھا خلق سے جو ہو نہاں
قرب حق لیکن ہو اس سے بیگماں

وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو
ماسوا اپنے وہ دیوے سب کو کھو

وہ نہ سیکھا جس سے ہو دنیا ذلیل
دین کے تا لگ ہوں تجھ کو خلیل

وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق الہ
تاکہ ہو یہ نفس امارہ تباہ

Marfat.com

وہ نہ سیکھا ہو یا جس سے یہ دور / تا [illegible] سلام سے [illegible]
وہ نہ سیکھا جس سے ہو یاد خدا / تا رہوں میں [illegible]
وہ نہ سیکھا عیب ہوں جس سے عیاں / یعنی وہ جو اپنے دل میں ہیں نہاں
وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور / تا کہ ہووے یہ نماز با حضور
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجز و نیاز / تا تکبر دور ہووے حیلہ ساز
وہ نہ سیکھا جس سے ہووے چشم تر / تا پڑے پھر روئے جاناں پر نظر
جس کے دل میں ہو مرض ایسا نہاں / نور وحدت وہ نہ دیکھیں بیگماں
اصل وحدت کی نہ پی جس نے شراب / یا نہ کھائے نفس کافر کے کباب
پیر جی ہوں یا کہ عالم بے بدل / تف ہے دونوں پر ہیں یہ بے عمل
علم تو تو نے پڑھا بیشک حبیب / علتِ غائی سے کیوں ہو بے نصیب
علم ظاہر شرط باطن اے پسر / شرط بے مشروط باطل سر بسر
یعنی جیسے ہے وضو شرط صلوٰت / بے نمازی کا وضو کیا نیک ذات
مولوی کی یہ نصیحت لے شتاب / تا کہ ہووے دین کا تو آفتاب
صد کتاب و صد ورق را نار کن / جان و دل را جانب دلدار کن
بے نشاں را کس نیابد از فصوص / ہم نیابد از فتوحات و نصوص
عمر را ضائع مکن در گفتگو / گفتگو چوں پردہائے تو بتو
پردہائے تو بتو در دم بسوز / تا ببینی روئے آں فیروزہ روز
جہد کن تا تو بچشم دل عیاں / بے دلیل و بے اشارت و بیاں
ہر کہ روئے یار در دنیا ندید / ہم نہ بیند رو بہ عقبیٰ اے پلید
مولوی گشتی و آگہ نیستی / خود کجائی و از کجا و کیستی
از خود آگہ چوں نۂ اے بے شعور / پس نیابد بر چنیں علت غرور

Marfat.com

ماسب ہو ... گئی
عقل جو تھی نور بیں وہ کھو گئی

در بیان حقیقتِ جہل

جہل کیا ہے یعنی مِس ہے اے پسر
تو ہو مِس ہے گر ہے بے خبر

اس کو زرِ خالص بنا پھر کر جواں
یہ تو نسخہ یاد رکھ اے مہرباں

جہل کو دے علم سے اپنے شکست
جب یہ ٹوٹن ہو تو دے اُسکو شکست

بوتہ اخلاص میں عالی گہر
کر تو گِل حکمت سخاوت کی مگر

اسمِ اعظم کی تو دے بوٹی ملا
عشق کی آتش سے دے پھر تو جلا

جل کے جب یہ خاک ہو اے پسر
تب یہ ہو اکسیرِ اعظم بسر

علم جس نے اس طرح روشن کیا
ظلمتِ باطن کو اُس نے کھو دیا

دینِ احمدؐ کا ہے بیشک یہ طبیب
جو پھرا اس سے ہُوا وہ بے نصیب

جو ملا اِس سے ملا با مصطفےٰ
جو لڑا اس سے لڑا با مصطفےٰ

کیونکہ ہے نائب نبیؐ کا مردِ دیں
اس کی صحبت میں ہے رحمت بالیقیں

جس کو دیکھے اِس سے کچھ بھی بر خلاف
وہ نہ عالم پر ہے عالم کا غلاف

مولوی نے بھی لکھا ہے اے عزیز
مثنوی میں اس طرح اے پُر تمیز

آنکہ مے بینی خلافِ آدم اند
نیستند آدم غلافِ آدم اند

علم اس کا شرط دنیا اے عزیز
اس لئے دیں سے رہا یہ بے تمیز

گر نہیں ہے شرط دنیا بے ادب
کیوں نہیں کرتا بھلا حق کی طلب

جس طرح اس شرط کو لایا بجا
اس طرح مشروط کو بھی کر ادا

کیونکہ اس سے ہر عبادت ہو بقا
گر نہیں ہے یہ تو گویا ہے قضا

دربیان نماز بے حضور

بلکہ فرمایا نبی نے اے دغل — جس کے دل میں ہے خلل سب میں خلل
گر پڑھے کوئی نماز بے حضور — نور وحدت سے وہ ہو جاتا ہے دور
یہ ندا[1] اُس وقت کرتا ہے خدا — کیوں نہیں ہوتا ہے تو مجھ پر فدا
کون بہتر مجھ سے ہے اے بے بصر — جس کی خاطر ہم سے ہے تو بے خبر
کر ذرا انصاف دل سے بے نصیب — مجھ سے بہتر کون تیرا ہے حبیب
جب نہیں سنتا یہ بندہ وہ ندا — حکم حق ہوتا ہے پھر یہ برملا
یعنی دل میں جس کا رکھتا ہے خیال — وہ ہی ہے معبود تیرا بدخصال
اس کو کردو نور وحدت سے جدا — یہ نہیں قابل ابھی اس کے ہوا
پھر فرشتے کہتے ہیں عالی نسب — کیوں رہا آداب حق سے بے ادب
یعنی ہو آداب حق ایسا پسر — جز خدا دل پر نہ ہو جس سے اثر
دیکھ فرماتے ہیں یہ خیر الوریٰ — جسم و دل دونوں ہوں حاضر با خدا
یعنی جیسے تن کیا ہے قبلہ رو — دل بھی ویسے کر خدا کے روبرو
کیونکہ وہ ہے بے حجاب وجلوہ گر — اس زماں اے بیخبر اے بے بصر

[1] حدیث شریف اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّهٗ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ لَهُ الرَّبُّ اِلٰی مَنْ تَلْتَفِتُ اِلٰی مَنْ خَیْرٌ لَّکَ مِنِّیْ اِبْنَ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَیَّ فَاَنَا خَیْرٌ لَّکَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَیْهِ الحدیث۔
ت جب بندہ کھڑا ہوتا ہے تو خدا کے سامنے ہوتا ہے پس اگر کسی طرف کو التفات کرتا ہے تو ندا فرماتا ہے کہ تو کس طرف متوجہ ہوتا ہے کیا تیرے حق میں وہ مجھ سے بہتر ہے اے آدم زاد میری طرف دھیان کر میں تیرے لئے بہتر ہوں اُس شخص سے کہ تو اُسکی طرف متوجہ ہوتا

[2] حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ صَلٰوةَ امْرَءٍ لَا یَشْهَدُ فِیْهَا قَلْبُهٗ کَمَا یَشْهَدُ بَدَنُهٗ وَاِنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ دَائِمٌ وَلَا یُکْتَبُ لَهٗ عُشْرُهَا اِذَا کَانَ قَلْبُهٗ سَاهِیًا لَاهِیًا۔
ت فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نہیں قبول کرتا ہے نماز اُس شخص کی کہ جس کا دل اُس میں حاضر نہ ہو جس طرح بدن حاضر ہے آدمی ہمیشہ نماز پڑھتا ہے اور اُس کے لئے اُس کا دسواں حصہ بھی نہیں لکھا جاتا جب دل میں بھول یا کھیل ہو۔

Marfat.com

راہ سب ہوا حجاب اور نفس مغرور	پھر بھلا کیا ہو نماز اے بے شعور
دیکھو یوں لکھا ہے کر دل میں گر کھا	کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نے بھلا
جلوہ گر تو دیکھ وہ محجوب ہے	تو خودی سے اپنی پر محجوب ہے
نور افشانی کریں سارے ملک	آزریں دیویں زمین و نہ فلک
سو سو جلوے خود کرے وہ باکرم	پھر بھی تو دیکھے نہ اس کو ایک دم
جب وہ سرمایا ہے تجھ کو بت پرست	یعنی تو ہے بت پرست و خود پرست
یہ ہوا القاب پھر بھی بے خبر	نفس نے غارت کیا تجھ کو پسر
ذبح اس کو کر بہ تکبیر خدا	معنئے تکبیر یہ ہیں اے فتا
تن کو قرباں کر تو اے مرد جلیل	مثل اسمٰعیل کے تا ہو خلیل
ہو تو بسم اللہ سے بسمل شتاب	تا شہادت کا ملے حق سے خطاب
پھر کھڑا ہو کر تو پڑھ حمد و ثنا	یہ دعا کر حق سے پھر با التجا
میرا دشمن سخت بدکردار ہے	یعنی شیطاں مانع انوار ہے
کر نظر مجھ پر ذرا میرے الٰہ	تا نہ کر دے یہ نمازوں کو تباہ
جب کرے رحمت سے وہ تجھ پر نظر	ماسوا حق کے نہ ہو کچھ بھی خبر
حمد حامد محو با محمود ہوں	عرض و جوہر یعنی با مقصود ہوں
حمد میں حامد فنا ہو اے جواں	حمد ہو محمود میں پھر بیگماں

در بیان نماز کاملہ کہ حاصل نمی شود مگر بتوجہ مرد کامل

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

لیک اس میں شرط یہ ہے نیکنام	چشم روشن ہو مگر کوئی امام

ل حدیث شریف: ان العبد اذا قام الی الصلوٰۃ رفع اللہ تعالیٰ الحجاب بینہ وبینہ وواجہہ بوجہہ الکریم ۔ ف حدیث میں ہے کہ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اپنے بیچ کا پردہ اٹھا کر اسکی طرف بذات خاص متوجہ ہوتا ہے + ے سُبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک ۔ ت الٰہی پاک ہے تو اور تیری حمد شروع کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بزرگ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں +

جب یہ تیری ہو نماز با ادب ‏‏— یاد رکھ ... بات ...
دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ مولوی ‏‏— ... معنی جو ہیں ...
چوں امامِ چشم روشن در صلوٰۃ ‏‏— چشم روشن باید اندر پیش راہ
این نماز آمد سلوک معنوی ‏‏— بے دلیلے در نماز است چوں روی
در شریعت ہست مکروہ اے کیا ‏‏— در امامت پیش کردن کور را
گرچہ حافظ باشد و چست و فقیہ ‏‏— چشم روشن بہ اگر باشد سفیہ
کور را پرہیز نبود از قذر ‏‏— چشم باشد اصل پرہیز و حذر
او پلیدی را نہ بیند در عبور ‏‏— ہیچ مومن را مبادا چشم کور
کور ظاہر در نجاست ظاہر است ‏‏— کور باطن در نجاست ابتر است
کور ظاہر کا سنا تو نے بیاں ‏‏— کور باطن کا بھی سن لے ایجواں
وہ تو ہے معذور از طرف خدا ‏‏— تو نہیں معذور اس سے اے فتا
کیونکہ اس میں تو مکلف ہے عزیز ‏‏— اس حدیث مصطفےٰ سے کر تمیز
جب تلک تیرا نہیں اس پر عمل ‏‏— کور بہتر تجھ سے اے مرد دغل
کیونکہ وہ تو کور اور معذور ہے ‏‏— دیدہ و دانستہ تو تو کور ہے
یہ حدیث مصطفےٰ ہے معتبر ‏‏— اس سے کیوں غافل ہے تو اے بیخبر

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ترجمہ علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان مرد و عورت پر

دربیان نماز کامل کہ بغیر ارکان ظاہری و خلاص دل نمی شو

دو طرح کا علم تجھ پر ہے ضرور ‏‏— حاصل اس کو کر اگر ہے ذی شعور
ایک تو ہے علم ارکان صلوٰت ‏‏— دوسرا اخلاص دل اے نیکذات
ایک بھی ہو ترک ان میں سے اگر ‏‏— پھر کہاں تیری نماز اے بے خبر
پیشتر کر تو عقائد کو درست ‏‏— بعد اس کے دیں میں ہو چالاک و چست

چوں بگے ہوتی لگے عقا ہو قصور | دین حق سے وہ بشر از بس ہے دور
دل کہاں انکے تھا ئد جب گماں | بعد اس کے یاد رکھ اے نیکداں
امر حق کر عشق سے ایسا ادا | جیسے ہو معشوق پر عاشق فدا
پُر حذر ہو نہی سے تو اس قدر | جیسے ہووے شیر سے بکری بسر
بلکہ زائد اس سے ہو تو اے حبیب | کیونکہ ایماں سے کرے یہ بے نصیب
دشمن جاں شیر گرچہ اے جواں | دشمن ایماں نہیں وہ بیگماں
سب سے بدتر نہی دشمن ہے قوی | یاد رکھ اس بات کو اے متّقی

دربیان علمِ دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و علمِ تصوف این ہمہ بدیگر لازم و ملزوم اند[1]

آ کہ ہم اس پر کریں تجھ سے بیاں | یعنی جس سے راز مخفی ہو بیاں
ایک تو ہے علم ظاہر مرد دیں | دوسرا ہے علم باطن بالیقیں
علم ظاہر کو تو کر دل کا رفیق | رجوع کا کر علم باطن کو شفیق
جب کھلے یہ سرِّ حق تجھ پر پسر | علم باطن سے ذرا ہو باخبر
گرچہ ظاہر علم حاصل ہو عزیز | پر نہ ہو بے علم باطن کچھ تمیز
یہ ہیں دونوں علم مثل جان و تن | ایک بن دونوں ہوں ناقص جانِ من
جاں بغیر از جسم کب پکڑے قرار | جسم ہو بیجاں خراب اے دلفگار
جو نہ جانے اس کو حق ہی سے دور | یہ ہے تمثیل شریعت ذی شعور
علم ظاہر اور باطن سے پسر | شرع احمد ہے مرکب سربسر
ایک جاں ہے ایک تن او بے نصیب | جان و تن نے بیت کب ہووے صبیب
شرع دو نوں سے مرکب اے فتا | ماسوا اس کے نہیں مرد خدا

۱۲ یعنی ان دونوں کا سیکھنا فرض ہے ۔

[1] قال امام مالک رحمۃ اللہ علیہ من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے تصوف سیکھا اور فقہ نہ جانی وہ زندیق ہے اور جس نے فقہ سیکھی اور تصوف نہ سیکھا وہ فاسق ہے ۔ م

جو کہ منکر ایک سے بھی ہے حبیب
وہ ہوا ایماں سے [illegible] بے نصیب

ایک بھی گر ترک ہو تجھ سے پسر
[illegible] دینِ حق سے کچھ نہ تم کو اے [illegible]

جس کو ظاہر ہو مگر باطن نہ ہو
اُس نے اپنی عمر دی ناحق میں کھو

علمِ ظاہر ہے سبب باطن کا دوست
علمِ باطن مغز اُس کا وہ ہے پوست

علمِ ظاہر سے رہو بس ظاہر درست
علمِ باطن سے ہو دل چالاک و چست

علمِ ظاہر فخر دے انسان کو
علمِ باطن فخر دے ایمان کو

علمِ ظاہر نفس کو کر دے بقا
علمِ باطن نفس کو کر دے فنا

علمِ ظاہر سے گرے تو خاک پر
علمِ باطن سے اُڑے افلاک پر

علمِ ظاہر سے ہو حاصل قیل و قال
علمِ باطن سے ہو حاصل وجد و حال

علمِ ظاہر مبدء کبر و حسد
علمِ باطن معدنِ نورِ احد

علمِ ظاہر علتِ دنیا و دیں
علمِ باطن علتِ حق الیقیں

علمِ ظاہر موجبِ کبر و ریا
علمِ باطن دافعِ اِن کا اے فتا

علمِ ظاہر تجھ کو کر دے بس تباہ
گر نہ رکھے نورِ باطن سے نگاہ

دیکھ فرماتے ہیں کیا اے بے خبر
یعنی حضرت مولوی والا گہر

علم گر بر تن زنی مارے بود
علم گر بر دل زنی یارے بود

علمِ باطن کیا ہے بس اخلاصِ دل
جس سے جاتا ہے خدا ہر اک سے مل

جلتا ہے اخلاص سے نفسِ لعیں
بھاگتا شیطاں ہے اُس سے خوردہ بیں

وہ ہی ہے علمِ خدا علمِ نبیؐ
جس سے ہو مغلوب شیطانِ دنی

ماسوا اس کے نہیں علم و عمل
جو پڑھے اس کے سوا وہ ہے دغل

دیکھ فرماتے ہیں حضرت مولوی
مثنوی میں اس طرح پر اے اخی

علمِ دیں فقہ است و تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

ماسوا ہوا نہ کے نہ پڑھنا اے پسر | تا کہ آوے نورِ حق تجھ کو نظر
یوں کہا انہو کے پڑھتے ہی کہاں | دے جلا دل کو حدیث اے نیک داں
قصہ کردے بند تیری گفتگو | تا عیاں ہو خیر و شر پھر ہو بہو

در بیان اخلاص

لیک ہے اخلاصِ دل شرط اے پسر | کچھ نہ ہو اخلاص بن ہرگز اثر
کیونکہ دشمن تیرے اندر ہے قوی | یہ نہ جاوے بے خلوص اے متقی
دُور کرتا ہے اِسے عشقِ خدا | ماسوا اس کے نہیں اس کی دوا
عشق افلاطون و جالینوس ہے | یہ دوائے نخوت و ناموس ہے
عشق ہے آبِ حیات اے بے خبر | گر نہ ہو یہ موت ہے پھر سر بسر
جس نے اس کا ایک بھی قطرہ پیا | وہ مسیحا کی طرح جیتا رہا
عشق ڈالے ذرہ پر گر ایک تاب | دیکھ کر بیتاب ہووے آفتاب
عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر | خاک وہ اُڑتی ہے پھر افلاک پر
عشقِ حق سے سب مرض ہوتے ہیں دُور | یاد رکھ اس بات کو اے ذی شعور
مثنوی کی گفتگو پر کر نظر | تا کہ ہووے عشق سے تجھ کو خبر
ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد | او ز حرص و عیب کُلّی پاک شد
شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما | اے طبیبِ جملہ علتہائے ما
جسمِ خاک از عشق بر افلاک شد | کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق جانِ طور آمد عاشقا | طُور مست و خر موسیٰ صاعقا

ہر دلے کز عشقِ یزداں زندہ شد
از حیاتِ معنوی پایندہ شد

دربیان [illegible]

عشق کیا ہے سوزِ دل اے ذی سیر — نفس کو دیوے جلا یہ سر بسر
دیکھ ابراہیمؑ کا تو سوزِ دل — روبرو جس کے تھی آتش آب و گل
سوزِ داؤدؑ نبی کا سُن پسر — جس سے آہن موم تھا ای بے خبر
سوزِ دل رکھتے تھے وہ خیرالانام — کفر کی ظلمت جلی جس سے تمام
ماسوا مطلوب کے اے مردِ دیں — سوختہ کر دے یہ سب کو بالیقیں
اس کو حاصل کر ذرا مردِ خدا — تا جلے یہ نفس کافر بے حیا
جب تلک یہ نفس تجھ پر ہے قوی — راہِ حق ہرگز نہ پاوے اے اخی
دم بدم رکھتا ہے وہ تجھ پر نظر — تا نہ ہووے دین سے تو باخبر
جو پڑے انوار کی تجھ پر جھلک — یہ نہ آنے دے اُسے بس تجھ تلک
تو ہے غافل اس قدر اُس سے عزیز — اُس کی بدیوں سے نہیں تجھ کو تمیز
جانتا ہے کیوں ہے غافل اے پسر — روزِ محشر پر نہیں تجھ کو نظر
خوفِ حق سے گر ہو کچھ تجھ پر اثر — نفس کیا تو خود نہ ہو اے ذی سیر
گر نہیں دل میں ترے خوف و رجا — نور ایماں پھر کہاں اے بے حیا
حق نے اُس کی دی خبر اے نابکار — با وجود اس کے نہیں تو ہوشیار
خندہ کم کر گریہ زیادہ اے پسر — تا کہ لطفِ حق سے ہو تجھ پر اثر
خندہ سے مردہ ہو دل اے باتمیز — یہ حدیثِ مصطفیٰ ہے اے عزیز
دیکھ کیا وہ مولوی عالی جناب — مثنوی میں لکھ گئے با سوز و تاب
تا نگرید ابر کے خندد چمن — تا نگرید طفل کے جوشد لبن
با تضرع باش تا شاداں شوی — گریہ کن تا بے دہاں خنداں شوی

٣ قولہ تعالیٰ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا جزاء بما کانوا یکسبون ترجمہ پس چاہئے کہ ہنسیں تھوڑا اور روویں بہت بدلا ہے اس کا جو کماتے تھے

چوں [illegible] مجید
اشک را ور روزن با خونِ شہید

[illegible] باغِ سبز گلزار
زانکہ شمع از گریہ روشن تر بود

در پئے ہر گریہ آخر خندہ ایست
مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

طفل یک دزہ ہمی داند طریق
تا نگرییم تا نشود دایہ شفیق

تو ہے ناداں طفل سے زیادہ پسر
گریہ کی تاثیر سے ہے بیخبر

کر تو حاصل خوفِ حق عالیجناب
تا کہ ہووے نورِ حق سے فیضیاب

دربیانِ نماز مومن کامل

پنجگانہ تو جو پڑھتا ہے نماز
مومنوں کا حشر یہ اے بانیاز

جب ادا کرتے ہیں وہ اپنی صلوٰت
حشر برپا اُن پہ ہولے نیک ذات

یعنی وہ دربار ہے قہّار کا
سامنا ہے دیکھ واں جبّار کا

صبح سے لے تا عشا و تا سحر
حشر کا میداں یہ ہے اے بیخبر

ہے بجائے پرسشِ حق یہ خطاب
یعنی ہے وہ باصواب و باجواب

دیکھ فرماتا ہے یہ ربِّ جہاں
تیرا ہوں ہر وقت محسن بیگماں

اس کے بدلے میں تو کیا لایا مجھے
مَیں نے مُہلت دی جو دنیا میں تجھے

عُمر اپنی صرف کی کس کام میں
اور رہا پابند تو کس دام میں

چشم روشن دی جو تجھ کو نوربیں
وہ گنوائی کس جگہ اے خوردہ بیں

عقل جو دی تھی تجھے بہر خدا
وہ تلف کس شے پہ کی اے بیحیا

ہم نے جتنیں دی تھیں تجھ کو پانچ چار
صرف کیں کس کام میں اے نابکار

جس کا دل ہوتا ہی حق سے کچھ رجوع
جب وہ کرتا ہے رکوعِ باخشوع

سر کو اپنی شرم سے واں پر جھکا
یوں لگا کہنے کہ تو سب سے بڑا

Marfat.com

پھر ہوا فرماں حق اے محترم — سر اُٹھا [illegible] دیکھ [illegible]
سر اُٹھاتا ہے[1] یہ پڑھ کر وہ بشر — یعنی سنتا ہے [illegible]
حمد تیری جس نے کی دل سے ادا — نفس شیطاں سے لیا اُس کو بچا
سر اُٹھا کر دیکھتا کیا ہے جواں — نور وحدت جو نہاں تھا ہے عیاں
پڑھ[2] کے پھر تکبیر بسمل ہو گیا — ہو کے بسمل جاں سے اپنی کھو گیا
پھر کہا سجدے[3] میں اُس نے اے خلیل — تو جلیلوں کا جلیل ہے اے جلیل
ہو چکا اُس کا تذلل جب تمام — پھر ہوا حق کی طرف سے یہ پیام
یعنی ہو کر ہم نشیں تو دید کر — غرق ہو پھر نور میں تو سربسر
دیکھ کر انوار یہ عالی نسب — یوں لگا کہنے زباں سے باادب
یعنی[4] ہے سب بندگی تجھ کو الٰہ — مال کی ہو یا بدن کی بادشاہ
پھر کہا اُس نے نبیؐ پر یوں سلام — مہربانی حق کی ہو تم پر مدام
یعنی تم پر اور اُمت پر سدا — رحمتِ حق ہو سدا تم پر فدا
ہو[5] کے لا پھر لا کیا حق کے سوا — جب ہوا اثباتِ حق اے باخدا
یعنی روشن چشمِ دل اُس کی ہوئی — مٹ گئی پھر میں و تو کی واں دوئی
یہ ہے آدابِ صلوٰۃ اے بیخبر — جس کے باعث ہے شرف یہ بشر
علم اُس کا سیکھ اے عالی نسب — ہے شرف انساں کو از علم و ادب
علم[6] یہ اور وہ ادب اے ذی سیر — فرض یہ دونوں ہیں تجھ پر سربسر

---

[1] سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ت سنتا ہے اللہ اُس کی جو اُس کو سراہتا ہے ✦ [2] اَللّٰهُ اَکْبَرُ ت اللہ بہت بڑا ہے ✦
[3] سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ت پاک ہے میرا پروردگار برتر ✦ [4] اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ت پاک چیزیں اللہ کیلئے ہیں سلام تم پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتیں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ✦ [5] اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ت میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود سوائے خدا کے نہیں اور محمدؐ اُس کے بندے اور رسول ہیں ✦ [6] قَوْلُهٗ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ت سب نمازوں کی حفاظت کرو اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے واسطے خشوع کرتے ہوئے ✦

چوں بگے ہوا ندر رگ ہو نہیں ہوسے حبیب ۔۔۔ تو اُٹھے محشر میں اعمیٰ بے نصیب
دل کہاں اے نکتہ ہے جائے گمان ۔۔۔ گر نہ ہو یاں پھر کہاں اے بد خصال
دیکھ یہ فرمان حق اے مرد دیں ۔۔۔ یاں جو اعمیٰ واں بھی اعمیٰ بالیقیں
جانتا کیا ہے نماز اے بیخبر ۔۔۔ یعنی ہے معراج مومن سر بسر
شرط یہ مشروط اس کا وصل حق ۔۔۔ پڑھ کسی عاشق سے جا اس کا سبق
لفظ ہے معراج کا اس پر یہ دال[۱] ۔۔۔ یعنی ہووے وصل حق اس سے کمال
گر نہیں ہے وصل حق اس سے بسیر ۔۔۔ پھر کہاں معراج یہ اے بیخبر
یہ تو ہے معراج پر تو بے بصر ۔۔۔ اس لئے آتا نہیں تجھ کو نظر
اسم خواں ہے پر مسمّٰی سے ہے دُور ۔۔۔ پھر بھلا ہو کس طرح تجھ کو حضور
یہ لکھا ہے بوعلی نے ای حبیب ۔۔۔ دیکھ کر ہو با نصیب اے بے نصیب
اسم گر خوانی مسمّٰی را بجوے ۔۔۔ بے مسمّٰی اسم کے باشد نکو
گر خدا خواہی خدا جوئی بکن ۔۔۔ ورنہ مے جوئی مخواں اسم کہن
رُو بقبلہ دل بدنیا اے مرید ۔۔۔ پھر کہاں تیری نماز اے ناسعید
گر نہیں حق کی طلب اے بے حیا ۔۔۔ دین میں اس کو بھی کہتے ہیں ریا
اے مُصلّی گر ہے غافل از خدا ۔۔۔ پھر یہ سجدہ کس کا ہے سچ تو بتا
خشت ہے یا سنگ ہے یا خاک و آب ۔۔۔ دے جواب اس کا مجھے تو باصواب
جو پڑھے کوئی بغیر حق صلوٰت ۔۔۔ وہ ہے بیشک بُت پرست انیکذات

قال اللہ تعالیٰ ومن کان فی ہٰذہ اعمیٰ فہو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا

دربیان ریا

[illegible]

جو عمل ہے بے طلب معبود کے ۔۔۔ وہ عمل ہے باریا تو جان لے
جانتا ہے کیا ریا ہے اے جواں ۔۔۔ یعنی یہ ہے شرک اصغر بے گماں

[۱] دلالت کرنے والا

Marfat.com

جس کے دل میں یہ ریا ہے ای حبیب　　بُت پرستی [illegible] ہے ہو [illegible]
پیر جی ہوں یا کہ عالم اے پسر　　[illegible] تر ہے بدتر یہ پیر [illegible]
کیا ہوا اگر ہو گئے لاکھوں مرید　　اور کہتے ہیں انہیں وہ بایزید
وہ ہے شیطاں یہ شیاطین لعیں　　خلق کو کرتے ہیں حق سے بے یقیں
صدق کو دیں کذب سے اپنے چھپا　　یہ ہیں دونوں اس قدر کے بیحیا
اس سے شوکت دین کی ہوتی ہی کم　　کذب سے گر اس میں مارے کوئی دم

دربیان پیر صادق

جب تلک حاصل نہ ہو تجھ کو کمال　　خلق سے بیعت نہ لے اے خوشخصال
کس کو کہتے ہیں کمال اے نیکنام　　ماسوا حق کے محبت ہو حرام
نور وحدت کا ہو دل پر یہ اثر　　ماسوا حق کے نہ آوے کچھ نظر
جس کو دیکھے چشم دل سے ای حبیب　　نور وحدت سے وہیں ہو بانصیب
یا کہ دیوے در وحق جس کو عزیز　　ماسوا حق کے نہ ہو اس کو تمیز
جب تلک تجھ میں نہ ہو ایسا اثر　　تیری پیری مکر ہوگی سر بسر
دیکھ تو اس کو ذرا مرد خدا　　مولوئے روم نے یہ کیا لکھا
کار مرداں روشنی و گرمی است　　کار دوناں حیلہ و بے شرمی است
لیکن اس میں شرط یہ عالی گہر　　ہو شریعت کے موافق یہ شجر
جو خلاف شرع ہووے اے سعید　　جانیو اس کو تو بس دیو مرید
یا طریقت کے مخالف ہو اگر　　وہ نہیں ہادی ہے دیں کا سر بسر
پیر جی ہوں یا کہ عالم بے نظیر　　یہ نہیں پیری کے قابل اے فقیر
گوش دل سے سُن ذرا یہ گفتگو　　کام آوے گی خدا کے روبرو

Marfat.com

چوں نگہ ہوتا ہے صراطِ مستقیم　　راہ بدعت راہ شیطان الرجیم

دل کھپا اپنے حقہ آرزو کی　　گوش دل سے سن ذرا اس کو اچھی

اہل بدعت شیخ سنت چوں بود　　رہ ندیدہ کے ترا رہبر بود

رہبر راہ طریقت او بود　　کو با حکام شریعت می رود

دیکھ کیا لکھتے ہیں شمس العارفیں　　یعنی مولانا کے مرشد مرد دیں

باش ثابت در شریعت اے عزیز　　تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز

دربیان منفقہ متقشف

یا کہ جو پابند صورت ہو بشر　　وہ بتر اس سے ہے زاہد سر بسر

گر نہیں باطن تو ظاہر سب خراب　　دیکھ لے تو یہ حدیث باصواب

ظاہر و باطن ہو مثل جان و تن　　وہ ولی اللہ ہے بیشک جان من

ایک میں بھی ضعف گر ہو اے عزیز　　وہ نہیں پیری کے قابل بے تمیز

کیا لکھا عطار نے یہ اے حبیب　　پڑھ ذرا دل سے کہ تا ہو با نصیب

آنکہ باشد اہما صورت پرست　　دامن معنی کجا گیرد بدست

صد فسون و مکر دارد در درون　　مخلص و صادق نماید از برون

مولوی نے بھی لکھا کیا دلپذیر　　مثنوی میں اپنی دے کر یوں نظیر

جان بے معنی دریں تن بے خلاف　　ہست ہمچوں تیغ چوبیں در غلاف

طاعتش نغز است معنی نغز نے　　جوز ہا بسیار و در وے مغز نے

دانہ بے مغز کے گردد نہال
صورت بیجاں نباشد جز خیال

Marfat.com

دربیان مرید شدن با احتیاط تمام [illegible] صحیح [illegible] باطن

تو نہ پھنسنا دام میں اُن کے پسر	جھونٹی دیتے ہیں صفیر میں سر بسر
یہ نہیں ہیں مرغ قدسی بگمیاں	چھند ہیں یا بوم یہ اندر جہاں
قول سُن یہ عارفِ باللہ کا	نور دیکھا جس نے تھا اللہ کا
زانکہ صیاد آورد بانگِ صفیر	تا فریبد مرغ را آں مرغ گیر
بشنود آں مُرغ بانگِ جنس خویش	از ہوا آید بیابد دام پیش
تو نہ ہوان کا مقید ذی اسیر	یہ ہیں شیطاں شکل انساں سر بسر
کیا ہُوا اگر ریش کی اس نے بلند	ڈالی ہے اس نے ریا کی یہ کمند
پھانس لے اس سے سلیموں کو پسر	مولوی نے اس لئے دی یہ خبر
حرفِ درویشاں بدزد مرد دوں	تا بخواند بر سلیمے آں فسوں
اے بسا ابلیس آدم روئے ہست	پس بہر دستے نباید داد دست
جو ہُوا اُن کا مقید اے حبیب	نور وحدت سے ہُوا وہ بے نصیب
یہ کہا عطار نے لے باصفا	گوشِ دل سے سُن ذرا یہ برملا
ہر کہ باور کرد آں مکر و دروغ	ماند از نور ولایت بے فروغ
گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد	در بیابانِ ہلاکت زار مُرد
اشقیا از اولیا نشناختی	دین و دنیا را ازاں درباختی
رہزناں چوں رہنما پنداشتی	احمد و بوجہل چوں ہم داشتی
ساختی دجال را مہدی و پیر	خر ز عیسےٰ چوں ندانی اے فقیر
خود نہ پیرست او کہ شیطان رہ است	از طریق رہ رواں کے آگہ است
غول را کردی تصور رہنما	تا گشتی مُنکر اہل خدا

تو نہ جانے ہوا ان کے ان ہنر تیز — تاکہ پاوے نورانیاں سے تمیز

الغرض کہا انے جسے بھی ہے کمال — یوں لکھا ہے مولوی نے اے پسر

حق ذات پاک اللّٰہ الصمد — کہ بود بہ مار بد از یار بد

مار بد جانت ستاند اے سلیم — یار بد آرد سوے نار جحیم

زہر قاتل می شمر صحبت بعام — ست صحبت را اثر ہے تمام

جیسے قرب اولیا سے ہو اثر — ویسے قرب اشقیا سے ہو ضرر

دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ باخدا — یعنی حضرت مولوی اے باصفا

صحبت صالح ترا صالح کند — صحبتِ طالح ترا طالح کند

اس حدیث[۱] پاک پر کر تو نظر — تاکہ بد صحبت سے ہو نجھ کو ضرر

ان کی صحبت سے ہو حق سے بے نصیب — اُن کی صحبت سے ہو حق کا تو حبیب

۱ حدیث شریف الصُّحبۃُ تاثرۃ صحبت موثر ہوتی ہے

دربیان اقسام سالک

جستجو کر سالکوں کی اے پسر — تاکہ ہووے دین حق سے باخبر

چار ہیں اقسام سالک اے جواں — یاد رکھ اس بات کو اے نیکداں

پیشتر مجذوب سالک اے حبیب — سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب

حق نے بھیجا ہے اُسے بس زود تر — تاکرے مخلوق کو یہ باخبر

لیک مشکل سے میسر ہو یہ پیر — یہ لکھا عطّار نے سُن اے فقیر

اولیں مجذوب سالک آمدہ است — کوزا دل با خدا واصل شدہ است

حق فرستادش بسوے خلق زود — تاکہ خلقانِ جہاں را رہنمود

سالہا باید فلک بر سر رود — تاکہ پیرے اینچنیں پیدا شود

اُس کو پیدا کر اگر ہے باخبر — دیکھ دم میں کیا ہو پھر تجھ کو اثر

سالک مجذوب ثانی اے حبیب — مختلو[illegible] جذب [illegible] [illegible]
سالہا محنت کرے جب وہ جواں — [illegible] وہ قابل جذب کے [illegible]
یہ لکھا عطار نے اے ذی ہبر — چشم دل سے کر ذرا اس پر نظر
وان دوم را سالک مجذوب دان — کو سلوکے کردہ باشد ہر زمان
در ریاضت و عبادت سالہا — کرد سعی و گشتہ قابل جذب را
چوں دل او قابل انوار شد — جان پاکش قابل اسرار شد
شاہباز جذبہ او را در ربود — جان او شد محرم بزم شہود
تیسرا مجذوب مطلق اے پسر — نور حق کے ماسوا وہ بے خبر
دائما حیراں از عشق خدا — عقل و دانش سے وہ ہے اپنے جدا
وہ ہوا ہے عشق حق سے بے خبر — غیر کا پھر کیا بھلا ہو راہبر
یہ لکھا عطار نے اے ہوشمند — ہوشمندوں نے کیا اس کو پسند
پس سوم مجذوب مطلق مے شمر — کو ز تاب نور حق شد بے خبر
او ز مستی گشت از خود بے خبر — دیگراں را چوں بود او راہبر
او چو مست و بیخود و لا یعقل است — کردن تکلیف با وے باطل است
رہبری ناید ز مجذوباں یقیں — اتفاق کاملاں انیست و ایں
رہ ز مجذوباں مجو اے پر ہنر — اندریں رہ ہیچ نبود جز خطر
گرچہ آں مجذوب از حق آگہ است — تابع مجذوب بیشک گمرہ است
چارمیں بے جذب سالک اے حبیب — عشق حق سے وہ ہوا ہے بے نصیب
عقل مطلق سے وہ کرتا ہے طلب — اس لئے واصل نہیں وہ بے ادب
جو کہ تابع اس کا ہے اے مرد دیں — وہ ہے منکر عشق حق سے بالیقیں
درد حق سے کچھ نہ ہو اس کو خبر — بلکہ ہو اس راہ حق سے دور تر

چوں بگو ہوا بلہ بہتر انس ہماں
یہ ہے بدتر عام سے بھی بیگیاں

یوں کہا ہے انجم نے اے گل
تو کہ پیرو اس کا ہے وہ ہے غوی

چار میں سالک کہ او بے جذبہ ہست
کو سلوکے کرد از ہستی پرست

سالکِ بے جذب چوں واصل نشد
در طریقت لاجرم کامل نشد

سالکِ بے جذب خود آگاہ نیست
واقفِ ایں منزل و ایں راہ نیست

از رہ و منزل چو واقف نیست او
رہنمائی چوں کند آخر بگو

چوں نشد واصل نباشد رہنما
زو مجو چیزے چو ہست او پیشوا

اینچنیں گستاخ گر تابع شوی
رہ نیابی عاقبت گردی غوی

اس سے بچنا فرض ہے تجھ کو جواں
تا نہ ہو تو عشقِ حق سے بدگماں

کیونکہ یہ ہیں درِ حق سے بے نصیب
بے نصیبوں کو نہیں ملتا حبیب

در بیانِ اطاعتِ پیرِ کامل

گر تو چاہے وصلِ حق اے بیخبر
کاملوں کا خاکِ پا ہو سربسر

اس صفت کا گر ملے تجھ کو گدا
اُس کے اوپر جان و دل سے ہو فدا

بے ہوا آزاد اِن کا ہو غلام
جب ملے دین کا مزا تجھ کو تمام

جب تلک اُن کا نہ ہووے خاکِ پا
راز حق ہرگز نہ ہووے تجھ پہ وا

یہ لکھا عطار نے اے بے شعور
پڑھ کے کر دل سے تکبر اپنے دُور

منکہ دامن از جہاں برچیدہ ام
عشق اہل حق ز جاں بگزیدہ ام

منکہ دارم از ہمہ عالم فراغ
مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ

منکہ از سیرِ دو عالم رستہ ام
بر در اہل دلاں خاکِ درم

منکہ بر فرق سلاطیں افسرم
پیشِ ایشاں از گدایاں کمترم

Marfat.com

منکہ عرش و فرش بزمم زیر پا | ... خاک ایں ...
منکہ از آدم ز قید ہر چہ ہست | یعنی ایشاں گشتہ ...
منکہ از دنیا و عقبے فارغم | در سپہر وصل چوں مہ پارہ ام
روی سے مالم ز عجز و افتقار | دایما بر آستانِ ایں کبار
خوشہ چین خرمن اہل دلم | خاک راہ کاملانِ منزلم
ان کے ظاہر پر نہ کر ہرگز نظر | نور باطن ان سے حاصل کر پسر
یعنی ظاہر سے بری ہے انکی چال | پر نہیں واقف ہی تو اے خوش خصال
ان کے ظاہر میں اگر ہو کچھ خلل | تو نہ کرنا اُسپہ کچھ ہرگز عمل
دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ اے عزیز | یعنی حضرت مولوئے پُر تمیز
ملتِ عشق از ہمہ دینہا جداست | عاشقاں را ملت و مذہب جداست
وسوسہ بد دے جو شیطانِ لعیں | دل میں تیرے اس کا کچھ اے مرد دیں
خضر و موسے کا تو قصہ پڑھ عزیز | تا کہ ہو اسرار سے تجھ کو تمیز
تیری نیکی ہے بدی اُن کی حبیب | فرق یہ ہے یاد رکھ لے بد نصیب
دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا | پڑھ ذرا اس کو تو اے مرد خدا
طاعت عاماں گناہ خاصگاں | وصلتِ عامہ حجابِ خاصہ داں
عام را باشد نظر بر فعل و اسم | پیش خاصہ محو گردد وصف و اسم
عام را با شیشہ و نقش و نگار | خاص را با روشنی گردد قرار
گر نظر در شیشہ داری گم شوی | زانکہ از شیشہ ست اعداد دوئی
مولوی کی سُن نصیحت یہ پسر | اولیا کا جب ہو منظور نظر
خاک شو در پیش شیخ باصفا | تا ز خاک تو بروید کیمیا
ہیچ نکشد نفس را جز ظلِ پیر | دامن آں نفس کُش را سخت گیر

لہ قولہ تعالیٰ قال ہذا فراق بینی وبینک سانبئک بتاویل ما لم تستطع علیہ صبرا ۔ [illegible]

چوں بگیرد ہوائے آں توفیق ہوست ۔ در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست

دربیان صفت مجذوب سالک

اب تو سُن مجذوب سالک کا بیاں ۔ تا کہ تجھ پر نیک و بد سب ہو عیاں
یعنی وہ مجذوب سالک ذی سیر ۔ جس کی صحبت سے ہو جذب اول بسیر
بعد اس کے ہو سلوک ایسا جواں ۔ ماسوا حق کے ہو سب پر وہ نہاں
یاں تلک پوشیدہ ہووے ذی سیر ۔ قدسیوں کو بھی نہ ہو اصلا خبر
منتہی کا یہ ہے جذب اے نیک بخت ۔ یہ طریقہ سب طریقوں سے ہے سخت
حکم اس کو ہے کہ رہ سب سے بہم ۔ پر نہ ہووے عشق سے باہر قدم
یعنی ہو مخلوق میں جوں جان و تن ۔ جان ہو حق کی طرف پر جان من
جس کا یہ ہے حال اے عالی گہر ۔ صحبت بد سے نہیں اس کو ضرر
حق نے بھیجا اس لئے اس کو شتاب ۔ تا کہ ہووے خلق اس سے فیضیاب
جس کا ایسا ہو سلوک اے مرد دیں ۔ وہ گدا ہے عشق کا شہ بالیقیں
اس کی صحبت سے ہو جذب آ با خدا[۱] ۔ پر ارادت تیری صادق ہو ذرا
بے ارادت کے نہیں ہوتا اثر[۲] ۔ انبیا کی کر ہدایت پر نظر
یعنی ہو اخلاص مرشد سے تمام ۔ جب تجھے ہو جذب حق اے نیکنام

[۱] قولہ تعالیٰ انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء ۔ [۲] [illegible]

دربیان اقسام جذب

دو طرح کا جذب ہے اے نیک مرد ۔ جس کو یہ حاصل ہے وہ عالم میں فرد
ایک تو ہے خاص دیگر عام ہے ۔ خاص پر بس عام کا انجام ہے
عام کہتے ہیں اسے عالی گہر ۔ جس کو نسبت پیر سے ہو سر بسر

Marfat.com

خاص یہ ہے یاد رکھ عالی جناب ‌ ‌ نسبت احمد سے جو ہے [illegible] باب
نسبت پیر اُس کی ہے لیکن خلاف ‌ ‌ یہ ہی نسبت احمدی ہے بے خلاف
جس کو نسبت پیر کی ہو بوالفضول ‌ ‌ ہے وہ عین نسبت ذاتِ رسول
نسبتِ احمد احد کی ہے بسر ‌ ‌ عرض یہ جو ہے وہ اے بیخبر
مخزنِ نسبت ہے مرشد اے حبیب ‌ ‌ اس کو حاصل کر اگر ہے بانصیب
جس سے نسبت تجھ کو ہو اے نیکدل ‌ ‌ یاد رکھ وہ ہی ہے نسبت بیگماں
اِس مثل سُن فرا اے خوش خصال ‌ ‌ اس میں کچھ لکھتا ہوں اک عابد کا حال
اک گدا پڑھتا تھا صحرا میں صلوٰت ‌ ‌ وقت مغرب کے سنو اے نیکذات
زن وہاں آئی چلی اک اے سعید ‌ ‌ پار رکھا اُس نے مصلّے پر پلید
دیکھ یہ زاہد ہوا زن سے خفا ‌ ‌ اور کہا زن سے کہ سُن اے بیحیا
میں ادا کرتا تھا یاں پر فرض رب ‌ ‌ تو نے پار رکھا یہاں کیوں بے ادب
سُن کے زاہد سے زن نے کھینچ آہ ‌ ‌ یہ کہا کہتے ہو کیا ہادی راہ
فسق کی نیت سے جاتی تھی چلی ‌ ‌ تجھ کو دیکھا نے مصلّی اے تقی
فسق نے دل پر کیا تھا یہ اثر ‌ ‌ تن بدن کی کچھ نہ تھی مجھ کو خبر
حیف ہے صد حیف تجھ پر اے گدا ‌ ‌ تو نماز حق میں دیکھے جز خدا
سُن کے زن سے یہ نصیحت پُراثر ‌ ‌ گر پڑا زاہد زمیں پر بے خبر
بے خبر تھا پر یہ کہتا کردگار ‌ ‌ نورِ وحدت زن پہ کر دے آشکار
یہ ہے مرشد میں ہوں بس اس کا مرید ‌ ‌ تو دکھا اس کو خدا راہ سعید
یعنی ہاں اپنا عشق دے اس کو خدا ‌ ‌ دمبدم جس سے ہو تجھ پر یہ فدا
التجا زاہد کی حق نے کی قبول ‌ ‌ زن گئی افعالِ بد سب اپنے بھول
عارف حق وہ ہوئی ایسی عزیز ‌ ‌ ماسوا حق کے نہ تھا اُس کو تمیز

Marfat.com

جب ہوا زن کا یہ رتبہ اے پسر
دیکھ کر زاہد کو زن نے آہ بھر

یوں کہا اے خالقِ کون و مکاں
ظاہر و باطن ہے سب تجھ پر عیاں

اس کے باعث سے کیا مجھ کو قبول
کر قبول اس کو خدا بہرِ رسول

یہ ہوا زن کی دعا کا پھر اثر
ہو گیا زاہد بھی عارف باخبر

حق پسندی حق کو ہے از بس پسند
یاد رکھ اس بات کو اے ہوشمند

راست گوئی سے یہ رتبہ اے سلیم
زن کو حاصل ہو گیا از بس عظیم

حق پسندی سے نہ غافل ہو عزیز
مثل زاہد تا کہ ہو تو باتمیز

یہ پسندِ حق ہیں دونوں اے حبیب
جو کہ خالی ان سے ہیں وہ بے نصیب

خود پسندی شیوۂ شیطان ہے
کذب گوئی غارتِ ایمان ہے

یہ ہیں دونوں فعل بد ایسے پلید
کر دیا لاکھوں کو غارت اے سعید

تو نگہباں اس کا رہ ہر روز و شب
مثل شیطاں تا نہ ہو تو بے ادب

زن نمط بیخود ہو نسبت میں فنا
جب یہ تیری ہو نما اے باخدا

در بیان صلوات حضرت سفیان ثوریؒ

دیکھ سفیاں کو کہ پڑھتے تھے صلوٰت
شام کی مسجد میں سن اے نیک ذات

جب کہ پہنچے نستعین پر اے پسر
گر پڑے بیتاب ہو کر بے خبر

جب کہ فارغ وہ ہوئے عالیجناب
ان سے پوچھا ایک نے ای فیضیاب

کیوں گرے بیتاب تم اے باصفا
بھید اس کا دو ذرا مجھ کو بتا

پھر یہ سفیاں نے کہا اے بے خبر
رو برو حق کے نہ ٹوٹے کیوں جگر

وہاں کھڑا کہتا ہوں حق سے باادب
پس مدد مانگوں ہوں تجھ سے روز و شب

گر یہ فرماوے خدا اے کذب گو
پھر امیروں سے کرے کیوں جستجو

Marfat.com

کیونکہ تو پابند ہے تدبیر کا ‌‌ کیوں نہ تو شاکر رہا تقدیر کا
یہ تصوّر دل میں جب آیا پسر ‌‌ شرم اس کی سے گرا میں خاک پر
سن چکا غافل یہ اب تو گفتگو ‌‌ ترک کر حق کے سوا سب شے کو تو
جب حضورِ دل ہو حاصل اے پسر ‌‌ ورنہ کیا ہے نان و حلوا بے خبر
دیکھ تو یہ کیا لکھا ہے آشکار ‌‌ مولوئے روم نے اے نابکار
اے کہ ترکِ تن بود اصل نماز ‌‌ ترک خویش و ترک فرزندان و آز
می نیرزد آں نماز او دو جو ‌‌ آنکہ با اغیار دارد دل گرو
ہر گھڑیؔ ہر لحظہ حق سے رکھ نیاز ‌‌ جب ادا ہو پنجگانہ یہ نماز
دمبدم جس کو نہ ہو حق کا حضور ‌‌ پھر کہاں اس کی نماز اے ذی شعور
کیونکہ غفلت میں یہ کھویا روز و شب ‌‌ پھر خیال رب بھلا آتا ہے کب
اس لئے لازم ہے تجھ کو اے پسر ‌‌ حق سے کوئی دم نہ ہو تو بے خبر
دیکھ فرماتے ہیں یہ حضرت نبیؐ ‌‌ گوش دل سے سن ذرا تو اے اخی
چشم میری بند دل بیدار ہے ‌‌ یعنی دل یہ خواب میں ہشیار ہے
تیری بیداری ہے سونے سے بتر ‌‌ خواب کا کیا ذکر ہے اے بیخبر
اس حدیثِ مصطفےٰ سے اے نبول ‌‌ صاف ثابت ہے صلوٰۃ دائموں
یعنی جب یہ پنجگانہ ہو ادا ‌‌ پیشتر اس کو ادا کر با خدا
مولوئے روم نے اے بے خبر ‌‌ کیا لکھا ہے دیکھ تو یہ پُر اثر
صاحبِ ایماں ہماں باشد ہماں ‌‌ کو نباشد غافل از وے یک زماں
پس ترا باید کنی ہر دم سجود ‌‌ عارف از وے یک زماں غافل نبود
ہر سرے کو سجدہ سبحاں کرد ‌‌ حق مرا و را صاحب ایماں نکرد
جب تلک ایسی نہیں پڑھتا نماز ‌‌ پھر کہاں تیری نماز اے حیلہ ساز

لہ قولہ تعالیٰ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۔ ت یعنی میں وہ خدا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر اور میری نماز برپا رکھ ۔

در بیان مذمت خیال اُلفت ماسوائے حق

دل میں تیرے یہ مرض ایسا پلید — حشر تک چھوڑے نہ تجھ کو اے سعید
دل میں تیرے جسکی نسبت ہو کمال — حشر اُس کے ساتھ ہووے ذی خصال
یہ حدیث مصطفےٰ ہے اے جواں — حشر ہو نیت پہ تیرے بے گماں
مولوئے روم نے بھی اے پسر — کیا لکھا ہے دیکھ کر ہو باخبر
ہرچہ در دنیا خیالت آں بود — تا ابد راہ وصالت آں بود
جز خدا کچھ فکر مت رکھ اے پسر — یہ کریگی خوار تجھ کو سر بسر

حدیث شریف یحشر الناس علی نیاتہم

در بیان کشت آخرت

ت قیامت کے دن آدمی اپنی نیتوں پر اٹھایا جائیگا

دل ترا ہے کشت مرشد کاشتکار — جو وہ بووے وہی نکلے ہوشیار
عشق ہے اس کشت کا جوتا پسر — ہل ہے اس کا فکر حق اے ذی سیر
بیل ہیں اس کشت کے اے نیکداں — یعنی تنہائی و بیداری جواں
ہے بجائے چاہ چشم اشک ریز — ہے بجائے شاہ شاہِ رستخیز
ہے بجائے تخم نام ذوالجلال — کشت دل میں اس کو بوئے باکمال
ہیں بجائے پاسباں ظاہر عمل — گر نہ ہوں یہ کشت میں آوے خلل
جب یہ کامل تیری ہووے کشت زار — عجز کے آلے سے کاٹ اے ذی شعار
لا کے میداں میں تو رکھ خرمن پسر — دے ہوا اثبات کی پھر سر بسر
برق سے خرمن کو رکھنا تو بچا — برق یعنی شرک ہے اے باخدا
جب نکالے خوشہ سے دانہ عزیز — پھر نگہباں اس کا رہ اے باتمیز
کیونکہ دشمن اس کے ہیں لاکھوں جواں — بے نگہبانی نہ چھوڑیں بیگماں

Marfat.com

بند کر غلے کو اُس جا ہوشمند ۔ جس جگہ پہنچے نہ موشوں کا گزند
جب تلک ان کی نہیں کرتا دوا ۔ کشت تیرا سب خراب ہے با خدا
دیکھ کیا فرماتے ہیں یہ با صواب ۔ یعنی حضرت مولوی عالیجناب
اوّل اے جاں دفع شر موش کن ۔ بعد ازاں در جمع گندم جوش کن
جانتا ہے وہ مکاں اے بیخبر ۔ جس جگہ پہنچے نہ موشوں سے ضرر
یعنی وہ دل جو ہرِ جاں اے جواں ۔ واں نہیں موشوں کا ہرگز کچھ نشاں
موش کیا ہے جانتا ہے اے حبیب ۔ یعنی شیطانِ لعینِ بد نصیب
یہ پھرے ہر رگ میں تیرے مثل خوں ۔ پر نہیں دل میں گذر اے ذوفنوں
کیونکہ اس میں نور حق ہے آشکار ۔ ہو گریزاں دیکھ شیطاں نابکار

در بیانِ اوصافِ دل

دیکھ فرماتے ہیں عطار ولی ۔ گوش دل سے سُن ذرا اس کو اخی
دل چہ باشد غیر نفسِ ناطقہ ۔ آنکہ از حق تافت بر وے بارقہ
دل بمعنی جوہرِ روحانی است ۔ دل نہ از جسم ست و نہ جسمانی است
کس نداند قدر دل جز اہل دل ۔ نیست دل را نسبتے با آب و گل
اہل دل شو اہل دل شو اہل دل ۔ ور نہ ہمچوں خر فرومانی بگل
مقصد مقصود خلوت ایں دل است ۔ ہر چہ میخواہی ازیں دل حاصل است
ہر چہ عارف انداز دل خواندہ است ۔ از کتاب و درس دست افشاندہ است
اینچنیں دل را تو از عارف طلب ۔ دل مجو زیں مست جاہل بے ادب
بے تعلم حق دہد او را علوم ۔ علمہائے بر تر از درک و فہوم
دل یہ کیا ہے شاہد مقصود ہے ۔ دل یہ کیا ہے ساجد مسجود ہے

الحدیث قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ ؛ ایمان والوں کے دل اللہ تعالیٰ کے عرش ہیں

دل یہ کیا ہے مخزن الاسرار ہے ۔۔۔ دل یہ کیا ہے مطلع الانوار ہے

دل یہ کیا ہے مرآت اہل دلاں ۔۔۔ دیکھتے ہیں نورِ حق اس سے عیاں

دل یہ کیا ہے جامِ جم اے بے بصر ۔۔۔ نیک و بد آتا ہے اس سے نظر

دل کو فرمایا کہ ہے عرشِ خدا ۔۔۔ صاحبِ لولاک نے اے باخدا

دل ہوا ہے خاک از عشقِ خدا ۔۔۔ آئینہ رو لیتے ہیں اس سے جلا

دل نہیں ہے یہ بحرِ بیکنار ۔۔۔ دُرِ وحدت اس میں رکھتا ہے بیشمار

عرش و کرسی ہفت اقلیم دگر ۔۔۔ اس کے اندر دیکھ لے اے بیخبر

دل نہیں ہے لحم و شحم و گوشت پوست ۔۔۔ دل ہے وہ حاصل ہو جس سے بوئے دوست

دو صفت سے خاص ہے موصوفِ دل ۔۔۔ کیجیو اس جا تمیزِ اہلِ دل

یا کہ ناظر یا کہ وہ منظور ہے ۔۔۔ وہ نہیں دل جو کہ اس سے دُور ہے

کیا لکھوں اوصافِ دل اے مشتِ خاک ۔۔۔ گوشِ دل سے گر سُنے ہو سینہ چاک

یعنی فرماتے ہیں کیا وہ باخدا ۔۔۔ مثنوی میں مولوئے باصفا

دل گذر گاہِ جلیلِ اکبر است ۔۔۔ کعبہ بنگاہِ خلیلِ آزر است

دل بدست آور کہ حج اکبر است ۔۔۔ از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

سُن ذرا عطار کی یہ گفتگو ۔۔۔ تاکہ واقف اس سے ہو اے زشت خو

دل چو شد برباد غیر او حرام ۔۔۔ گر بدانی او بود بیت الحرام

در و حق ہے جانِ دل اے اہلِ دل ۔۔۔ پر نہیں واقف جو خود ہے آب و گل

در بیان دردِ حق کہ از کلام اللہ ثابت است

یوں کہو ہاتھوں کو تم کر کے دراز ۔۔۔ از طفیل مصطفیٰ اے کارساز

ایسی آتش کر مرے دل میں نہاں ۔۔۔ ہو اگر ظاہر جلے کون و مکاں

Marfat.com

آہ جب نکلے تو ہو سب پر اثر | کوہ تڑپے گر پڑے میری نظر
بیقراری سے مجھے بس ہو قرار | بلکہ زائد اس سے ہو پروردگار
سوز و درد خاص ہو افسردگی | زندگی عاشق کی ہو پژمردگی
اس قدر دے سوز دل پروردگار | چشم دل سے خوں بہے لیل و نہار
کیونکہ حاصل جس کو تیرا درد ہے | دو جہاں میں وہ بلاشک فرد ہے
باعثِ ایجاد عالم ہے یہ درد | سرفرازی بخشِ آدم ہے یہ درد
جس کا دل بادرد ہو عالی نسب | اُس سے ملتے ہیں فرشتے با ادب
جو کہ دل وابستہ ہی اُس کی کلید | درد ہے یہ درد ہے مرد سعید
جس کو دردِ حق نہ ہو عالی گہر | وہ نہیں ہرگز بشر اے باخبر
جو کہ ہے بے درد وہ حیوان ہے | گرچہ ظاہر شکل میں انسان ہے
درد ہے اخلاص حق از بس لطیف | تو نہیں واقف ہے اس سے اے کثیف
یہ سخن بادردِ سن عطار کے | عاشق صادق تھے وہ ستار کے
ذرۂ دردِ خدا حاصل ترا | بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا
ذرۂ عشق از ہمہ آفاق بہ | ذرۂ دردو از ہمہ عشّاق بہ
درد حاصل کن کہ درماں درد تست | درد و عالم وارو بے جاں درد تست
در گذر از زاہدی و سادگی | درد باید درد کار افتادگی
ہر کرا درد ست درمانش مباد | وانکہ درماں خواہد او جانش مباد
مولوی فرماتے ہیں اے بے خبر | اِس کلام آتشیں پر کر نظر
آتش است ایں بانگ نالے و نیست باد | ہر کہ ایں آتش ندارد نیست باد
درد سے انکار جس کو ہے وہ خر | بلکہ بدتر اس سے ہے وہ بدگہر
یہ کہا عطار نے کیا ہی عجب | دیکھ کو انسان کو ہو تاب و تب

Marfat.com

حق ہمیگوید کہ انساں فے اسفل ہمچو گاؤ ست وچو خر بل ہم اضل

رو باسفل دارد او چوں گاؤ و خر نیستش کارے بغیر از خواب و خور

بے نصیب از ہر کمال است آں گروہ غافل از ارباب حال است آں گروہ

مولوی کی سُن تو یہ طرز کلام دیکھ کیا ہوتا ہے ثابت نیکنام

بر محمدؐ چوں ابو بکر نکو + دید صدقش گفت ہذا صادقوا

چوں نبود از بوجہل اصحاب درد دید صد شق القمر باور نکرد

نقص تھا بوجہل میں یہ اے پسر اِس لئے دیں سے رہا وہ بیخبر

یعنی تھا بے درد وہ زشت و پلید کس طرح ہوتا بھلا پاک و سعید

سُن حقیقت درد کی اے جان من تا نہ ہو بادرد پر تو طعنہ زن

یہ کلام پاکؐ ربؐ دو جہاں گوش دل سے تم سنو اے مومناں

جبؐ کہ سُنتے ذکر حق ہیں مومنیں خوف حق ہوتا ہے دل پر جانشیں

یا کہ کرتے ذکر حق ہیں با حضور دل کو اُس سے ہوتا ہے از بس سرور

یعنی ہستی نیست ہوتی ہے عزیز ماسوا حق کے نہیں رکھتی تمیز

جانتا ہے نیستی کیا ہے پسر غیر حق یعنی نہ ہو دل پر اثر

دربیان سبب جذب اہل حال صادق

جس گھڑی ہو اس اثر کا کچھ ظہور نفس عاجز روح ہووے ذی شعور

لیک تن سے جاں کو نسبت ہے اپسر اس سبب سے وہ ہے عاجز سخت تر

ؐ قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُہُمْ۔ ت ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاوے تو ان کے دل ڈر جاویں ۔ ؐ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِہًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّہُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُہُمْ وَقُلُوْبُہُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ہُدَی اللّٰہِ یَہْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ہَادٍ ت اللہ نے عمدہ کتاب اُتاری ہے ایک وضع سے ملتی ہوئی اور مکرر جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے رونگٹے اُٹھتے ہیں اور پھر اُن کا چمڑا اور دل خدا کی یاد پر نرم ہوتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے اُس سے جس کو چاہے راہ دکھاوے اور جسکو خدا گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں +

یعنی جاں ہی پاک چاہے پاک کو | تن نجس ہے خاک چاہے خاک کو

تن کی خواہش ہے نہ چھوڑوں جا بے خاک | جاں کی خواہش ہے ملوں با اہل پاک

تن یہ کہتا ہے نہ جاؤں عرش پر | جاں یہ کہتی ہے ہوں کیوں فرش پر

جان اور تن میں نزاع و شور ہے | مقتضا ہر اک کا دائم اور ہے

روح[1] کہتی ہے کہ میں ہوں امر رب | میں مقید آب و گل کی ہونگی کب

تن یہ کہتا ہے کہ میں ہوں آب و خاک | تو کہاں اور میں کہاں اے اصل پاک

پر نہ چھوڑوں گا تجھے اے نیکنام | تجھ سے روشن ہے مرا خانہ تمام

قید تن سے جاں نہیں ہوتی رہا | تا کہ حاصل ہووے اُس کو مدعا

کھینچتا ہے اُس کو تن اپنی طرف | اس سبب سے جاں کو ہوتا ہے شغف

اس تخالف کی سبب سے عاشقیں | دست و پا کو مارتے ہیں بر زمیں

مولوی کا یہ کلام اے اہل دل | ہے اسی مضموں پہ بیشک مشتمل

روح می بُردت سوے چرخ بریں | سوے آب و گل شدے در اسفلیں

اس قدر ہیں دست و پا زن خاک پر | شور غل پڑ جاتا ہے افلاک پر

مولوی فرماتے ہیں اے کور و کر | مثنوی میں اس طرح پر کر نظر

جسم بر خاک است جاں بر لامکاں | لامکان فوق وہم سالکاں

لامکانے نہ کہ در وہم آیدت | ہر دمے در وے خیالی زایدت

از نیستاں تا مرا ببریدہ اند | از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند

درد سے تڑپیں جو انسان خاک پر | رشک سے رو ویں ملک افلاک پر

یہ کہا عطار نے سن اے حبیب | قدسیوں کو یہ نہیں رتبہ نصیب

قدسیاں را عشق ہست و درد نیست | درد را جز آدمی در خورد نیست

درد اس کو کہتے ہیں اہل عقول | ماسوا اس کے نہیں سن اے جہول

[1] قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي (الآیۃ) تو کہدے کہ روح یعنی جان میرے پروردگار کا حکم ہے ۔

Marfat.com

جاہلوں کے قول پر مت کر نظر	حاصل اس کو کر اگر ہے باخبر
سن امام اولیا عطار سے	مانگتے تھے یہ سند استاد سے
کفر کافر را و دیں دیندار را	ذرۂ دردِ دلِ عطار را
دیکھ فرماتے ہیں مولانائے روم	قدر کب جانے ہے اس کی چغد و بوم
اے خنک چشمی کہ آں گریان اوست	وے ہمایوں دل کہ آں بریان اوست

در بیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

ہو مگر جو شرعِ احمدؐ کا نثار	درد اُس کا راست ہے اے باوقار
جو خلافِ آں جنابِ پاک ہے	درد اُس کا بر سرِ خاک ہے
جو فدا[۱] اُن کا وہ مولا کا فدا	پڑھ اطاع اللہ فرمانِ خدا
جس نے کی اُن سے محبت اے حبیب	نور وحدت ہو گیا اس کے نصیب
جس زمیں پر نقش ہوں اُن کے قدم	اُس کو چومیں سب ملائک دمبدم
ہوئے جس جا پر لکھا حضرت کا نام	اولیا آنکھیں ملیں ہر صبح و شام
حبِ احمدؐ سے ہے بس وصلِ خدا	کیوں نہیں ہوتا دلا اُن پر فدا
مصقلہ ہے دل کا حبِ مصطفٰے	بے محبت کے نہ ہو دل پر جلا
جس کو حبِ مصطفٰے حاصل نہیں	بالیقیں وہ ہے لعیں وہ ہے لعیں
گرچہ وحدت کا کرے سو سو قرار	بے محبت کے نہیں ہوتا شمار
حب[۲] اُن کی شرطِ ایماں اے پسر	ہے یہ مضمونِ حدیثِ معتبر
من[۳] رآنی کو تو پڑھ دل سے عزیز	جب تجھے ہو شانِ احمد سے تمیز

۱ قولہ تعالیٰ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ت جو اطاعت کرے رسول کی وہ اطاعت کرے اللہ کا ۔

۲ حدیث شریف ۔ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ت تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو گا جب تک کہ میں محبوب نہ ہو جاؤں اسکو نزدیک اسکے والد و فرزند اور سب لوگوں سے مسلم اور بخاری نے روایت کی ۔

۳ من رآنی فقد رای الحق ت جس نے مجھ کو دیکھا اس نے حق کو دیکھا ۔

Marfat.com

پر نہ بے نسبت کے ہو اس سے شعور ‏ ‏ ‏ کیونکہ حائل ہیں ترے دل کے خطور

یہ خطور دل نہ جائیں اے حبیب ‏ ‏ ‏ جب تلک کامل نہ ہو نسبت نصیب

لیک نسبت تین ہیں اے نازنیں ‏ ‏ ‏ جس کو حاصل یہ ہیں وہ ہے مرد دیں

ایک بھی گر ترک تجھ سے ہو حبیب ‏ ‏ ‏ نور وحدت سے رہے تو بے نصیب

ان کو لاوے جب بجا جی جان سے ‏ ‏ ‏ پھر تو پاوے کچھ مزا ایمان سے

ماسوا اس کے نہیں ہوتا حصول ‏ ‏ ‏ جو کرے اس کے سوا وہ ہی فضول

چوب کو تھی دیکھ نسبت با رسولؐ ‏ ‏ ‏ ہجر سے رویا وہ مثل ذی العقول

تھا ستون چوب حنّانہ بنام ‏ ‏ ‏ اُس سے لگ کر بیٹھتے خیر الانام

ہجر سے حضرت کے رویا اس قدر ‏ ‏ ‏ جیسے روئے طفل بے مادر پدر

سسکیاں بھر بھر کے کہتا میں فدا ‏ ‏ ‏ یا نبی اللہ نہ ہو مجھ سے جدا

جب ستونِ چوب کو یہ درد ہو ‏ ‏ ‏ حیف ہے انساں اگر تو سرد ہو

چوب میں تاثیر ہے اب تک پسر ‏ ‏ ‏ مولوی کے قول پر کر تو نظر

بشنو از نے چوں حکایت میکند ‏ ‏ ‏ وز جدائیہا شکایت میکند

وائے بدتر چوب سے ہم ہیں پسر ‏ ‏ ‏ جنس اپنی سے نہیں رکھتے خبر

خاص نسبت ہے ہمیں اُس سے سلیم ‏ ‏ ‏ بحر وحدت کے جو ہیں دُرِ یتیم

باوجود اس کے نہیں ہم میں اثر ‏ ‏ ‏ جیسے رکھتی چوب ہی عالی گہُر

کیونکہ جب پوچھا نبی نے ای ستوں ‏ ‏ ‏ چاہتا ہے کیا بتا اے ذی فنوں

تب کہا اُس نے کہ ہوں سب سے جدا ‏ ‏ ‏ اور بقا ہوں یا بقائے مُصطفا

دیکھ ہمت چوب کی لے بے بصر ‏ ‏ ‏ ہو گئی طالب بقا کی سر بسر

گر نہیں نسبت تجھے با مُصطفا ‏ ‏ ‏ تو ہے بدتر چوب سے لے بیحیا

لیک اس میں نکتہ ہے باریک تر ‏ ‏ ‏ یاد رکھ اس بات کو عالی گہُر

Marfat.com

یعنی طاعت اور محبت اور ہے
گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی طور ہے

یا کہ قولی یا کہ فعلی اے پسر
بے محبت ذات کے سب بے اثر

یہ محبت کی ہیں صورت اے حبیب
جان سے لیکن یہ صورت بے نصیب

یہ ہیں دونوں پوست بے مغز اے فتا
گر نہیں نسبت تجھے با مصطفا

اس کو پیدا کر اگر ہے ذی شعور
جب تجھے ہو نور وحدت سے حضور

دیکھ حنانہ کو تھا عشقِ رسولؐ
ہجر سے رویا وہ مثلِ ذی العقول

دیکھ تھا یعقوب کو یوسف کے ساتھ
روتے روتے دھوئے بینائی سے ہاتھ

دیکھ تھا صدیق کو با مُصطفا
جان و مال اپنا کیا اُن پر فدا

دیکھ تھے عاشق عمر عالی وقار
کر دیا بیٹے کو سُنت پر نثار

دیکھ تھے عثمان با حلم و حیا
قتل تک وہ عشق احمد ہی رہا

دیکھ تھے حضرت علی والا گہر
جان جانے پر نہ کی کچھ بھی نظر

دیکھ تھے حضرت بلالِ ذی عقول
جان دی کی قدم بوسی حصول

گوش دل سے یہ حکایت سُن عجیب
تا کہ ہووے رو دل سے با نصیب

ایک صحابیٔ نبی والا تبار
نام تھا اُن کا بلال باوقار

عاشق احمد وہ والا شان تھے
جان و دل سے اُن پہ قربان تھے

کوئی دم حضرت سے گر ہوتے جدا
سر زمیں پر مارتے وہ جابجا

اِس قدر نسبت تھی اُن کو با رسولؐ
گوش دل سے سُن ذرا اے بو الفضول

بعد وصلِ رحمۃٌ للعالمیں
آئے زیارت کیلئے وہ پاک دیں

جب پڑی اُن کی مدینہ پر نظر
گر پڑے بیتاب دل سے آہ بھر

خاک میں غلطاں بگریہ درد و غم
یہ ندا کرتے تھے اے شاہِ اُمم

ہے تیری نعلیں میری نورِ عین
دیکھنے سے جن کے عشّاقوں کو چین

Marfat.com

دے دکھا مجھ کو ذرا میرے حبیب
آنکھ کو اُس سے ملوں میں بے نصیب

یعنی دو اپنی کفِ پا تم دکھا
تا کروں میں جان و دل اُس پر فدا

کہکے یہ پھر رو اُٹھا وہ بھر کے آہ
کس طرح حاصل ہو یہ اُمت پناہ

میری قسمت ہی کہاں ایسی بھلا
تیری نعلینوں پہ ہوں جاں سے فدا

گفتگو یہ کر کے با سمتِ مزار
بس وہاں سے ہوا با چشمِ زار

جب کہ پہنچا وہ مزارِ پاک پر
گر پڑا بیتاب ہو کر خاک پر

آب بن ماہی ہو جیسے بیقرار
اس طرح سے وہ تڑپا دلفگار

دیکھ کر یہ حال اصحابی تمام
گرد و پیش اُس کے ہوئے سب خاص و عام

کوئی کہتا اے بلالِ دردمند
صبر کر اس جا پہ تو اے ہوشمند

کوئی کہتا اے بلال پُر اثر
حال سے اپنے ذرا لے تو خبر

کوئی کہتا اے بلال ذی شعور
کیا چلا تو بھی پیمبر کے حضور

تب لگا کہنے یہ وہ اندوہگیں
کچھ نہ پوچھو حال اے اہل یقیں

کیونکہ جل جاویں زمین و آسماں
گر کروں میں سوز دل کا کچھ بیاں

تین دن تک وہ رہا با وجد حال
پھر گیا مسجد کو واں سے با کمال

پیشتر تھا وہ موذّن نامدار
بانگ پر جس کے ملک تھے جاں نثار

جب گیا مسجد میں یاروں نے کہا
بانگ اب پھر دیجئے بہر خدا

وہ زمانہ پاک جس میں تھے رسول
آج پھر ہم کو سرِ نو ہو حصول

کہکے سب یہ رو اُٹھے اے مصطفا
وصل اپنا دیجئے بہر خدا

زندگی ایسی ہے اب تم بن خراب
تاریوں کو بھی نہ ہوگا یہ عذاب

جب سے تم پوشیدہ ہو شمسِ جمال
ماہ کی مانند اپنا ہے زوال

کوئی پرساں ہی نہیں اس درد کا
کوئی پرساں ہی نہیں اس وجد کا

Marfat.com

گفتگو کرتے تھے جب یہ ہمد گر
شق ہوتے تھے جگر اُن کے بپر

یہ شکایت جاں سے کرتے تھے بلال
دوست بن آتی ہے کب خوش قیل و قال

جاں سے کہتے کیوں رہی تو بیخبر
چشم ایماں کا گیا نور البصر

یہ کیا تو نے غضب اے بے نصیب
کس طرح یاں پر رہی تو بے حبیب

کیا کروں میں حکم حضرت کا نہیں
ورنہ کرتا ذبح میں تجھ کو وہیں +

تو نے کی مجھ سے دغا کیا بے وفا
حشر میں پاویگی تو اُس کی سزا

نور احمد پر فنا ہوتی اگر
زندہ ہوتی بالبقا اے بے خبر

سخت حیراں ہو گیا پھر اے الہ
تو دکھا اُس کو جو ہے اُمت پناہ

کیجیو تو عفو کی مجھ پر نظر
روسیہ مجھ سا نہیں کوئی بشر

یا الٰہ العالمیں مَیں ہوں غلام
جاں یہ نکلے میری یا خیر الانام

جب کہا یہ عاشقِ معبود نے
رُو دکھایا شاہدِ مقصود نے

غیب سے آئی ندا سُن اے بلال
یہ مقامِ قرب ہے مت کر ملال

کوئی دم باقی ہے تیرے فصل کا
ورنہیں ہے یہ زمانہ وصل کا

الغرض دی بانگ با درد و حزن
رو پڑے سارے وہاں کے مرد و زن

پڑھ کے لا کو یوں کہا پروردگار
تجھ سوا کوئی نہیں ہے کردگار

پھر کیا اِلّا کا ظاہر جب بیاں
نورِ وحدت ہو گیا سب پر عیاں

جب کہ پہنچے نام احمد پاک پر
شمع ساں جلکر گرے پھر خاک پر

دیکھ کر تھرّا گیا عرش بریں
عاشقِ صادق گرا جب بر زمیں

عرش کے ساکن یہ دیتے تھے ندا
قالوا انّا تم پڑھو سب بر ملا

دیکھ کر یہ حال اصحابِ کبار
گر پڑے فرشِ زمیں پر بیقرار

یوں لگے کرنے دعا اے ذوالجلال
در رہِ ہم کو کر عطا استقلالِ بلال

Marfat.com

اب لکھ عاجز وہاں کا سوز و درد — رقص میں آوے کہیں زاہد نہ سرد
درد سے انکار جس نے ہے کیا — وہ ہے شیطاں شکل انساں بیجیا

دربیان درد و سوز خلیفۂ برحق آنحضرت صلعم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ ...

سوز دل صدیقؓ کا سن اے پسر — تاکہ ہووے درد دل سے باخبر
اس قدر تھا درد و سوز و اضطراب — دل سے آتی تھی سدا بوئے کباب
زاہدانِ خشک پر مت کر نظر — درد دل حاصل تو کر اے باخبر

دربیان درد و سوز خلیفۂ برحق حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ

دیکھ کیا با درد تھے حضرت علیؓ — یہ لکھا عطار نے سن اے اخی
مصطفیٰ جائے فرود آمد براہ — گفت آب آرید لشکر را ز چاہ
رفت مردے باز آید با شتاب — گفت پرخون است چاہ و نیست آب
مصطفیٰ چوں ایں سخن از وے شنید — آں زماں انگشت با دنداں گزید
گفت پندارم ز درد کار خویش — مرتضےٰ با چاہ گفت اسرار خویش
چاہ چوں بشنود زاں تابش نبود — لاجرم پرخوں شدہ آبش نبود

دربیان سوز و درد خلیفۂ برحق حضرت عمر رضی اللہ عنہ

درد سے موصوف تھے ایسے عمرؓ — سن کو واقع گر پڑے وہ آہ بھر
خشیتِ حق کا ہوا ایسا اثر — اک مہینے تک رہے وہ بے خبر
تھا یہی ابنِ عمرؓ کا حال زار — پڑھ کے یوم گر پڑے وہ آما
اک صحابی تھے زرارہ باوقار — پڑھ کے قرآں ہوگئے حق پر نثار

Marfat.com

ہے یہ نخعی کی روایت جانِ من
قریۂ کوفہ میں تھی اک پیرزن

وہ کھڑی پڑھتی تھی واں حق کی صلوٰت
عشق حق سے وہ ستودہ نیکذات

پڑھ چکی جب وہ نماز کبریا
عجز سے میں نے سلام اُس کو کیا

مجھ سے پوچھا تجھ کو قرآں یاد ہے
پڑھ ذرا اُس سے مرا دل شاد ہے

جب سُنایا میں نے قرآن مجید
آہ بھر کر گر پڑی ہو کر شہید

اِس نمط کے دیکھ اصحاب رسول ؐ
جا کے احیا میں تو اے مرد فضول

اُس میں ہے تفصیل سے سب اُنکا حال
دیکھ کر اُس میں نہ کر کچھ قیل و قال

تو نہیں قائل ہے اس کا نابکار
رو برو حق کے تو ہو گا شرمسار

کیونکہ یہ ہے معجزہ قرآن کا
ہو شکستہ سُن کے دل انسان کا

بلکہ تاثیراتِ قرآں بایقیں
سُن کے بیخود ہوتے کفارِ لعیں

منحرف اِس کا جو ہے شیطان ہے
کیونکہ منکر عظمتِ رحمان ہے

بلکہ بدتر کافروں سے وہ لعیں
سخت دل اُن سے زیادہ بایقیں

وہ نہیں مومن حقیقت میں پسر
عظمتِ حق سے جو خالی ہو بشر

انما ہے مومنوں کی شان میں
آیا بہرِ حضر ہے قرآن میں

عاجزا کر تو دعا بہرِ خدا
تا کہ حاصل درد ہو تجھ کو ذرا

جستجو کر دیکھ کیا ہے سوز و ساز
یہ کھلے ہے راز کب بے اہل راز

حکایت حضرت موسےٰ و درویش عاشق

ایک دن موسےٰ نے حق سے کی دعا
خاص بندے اپنے دے مجھ کو دکھا

تب ندا آئی کہ موسےٰ کر سفر
جا فلانے کوہ پر کر تو نظر

جب گئے موسےٰ تو دیکھا ایک مرد
تن برہنہ کوہ پر آلودہ گرد

Marfat.com

تھا زبانِ دل پہ اُس کے ذکر ہُو +   شور تھا ہو کا وہاں ہر سو بسو +
جب کہ موسےٰ نے کیا اُسکو سلام   کچھ نہ پایا ہُو سوا اُس سے کلام
پھر کہا موسےٰ نے اے مستِ خدا   ہُو سے ہے دیدار تیرا مُدّعا
یا کہ اس میں راز ہے کچھ اے جواں   راستی سے کر ذرا ہم پر عیاں
ہم کریں تیرے لئے حق سے دعا   تا کہ حاصل ہووے تیرا مُدّعا
نام حق سُن عاشقِ حیران نے   جاں سے دھوئے ہاتھ اُس ہیجان نے
آہ بھر کر گر پڑا وہ خاک پر   رُوح نے پرواز کی افلاک پر
دیکھ کر یہ عاشقِ صادق کا حال   پھر کیا موسےٰ نے حق سے یہ سوال
ایسا عاشق اور بھی ہے اے خدا   نام سُن تجھ پر کرے جاں کو فدا
حکم آیا ہیں بہت اے باوقار   نام پر کر دیں وہ میرے جاں نثار
جو کہ ہیں دیدار کے مشتاق تر   درد اُن کی ہے غذا اے باخبر
درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے   درد کیا ہے وصل کا انجام ہے
یا الٰہی درد کر مجھ کو عطا   جیسے رکھتا درد یہ تیرا گدا
کیونکہ جسکے دل میں ہو اس کا اثر   اُس سے بھاگیں سب جہنم پُر شرر

حکایت حضرت خلیل الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ حکایت گوشِ دل سے سُن پسر   جب تجھے ہو درد حق سے کچھ اثر
جب خلیلؑ اللہ کے عاشق ہوئے   عشق بازی میں بڑے صادق ہوئے
آگ میں نمرود نے پھینکا اُنہیں   آتشِ سوزاں میں پھر رکھا اُنہیں
آگ پر جس دم معلّق تھے خلیلؑ   آئے اُن کے پاس اُس دم جبرئیلؑ
یوں کہا اُن سے کہ کچھ فرمائیے   آپ کو حاجت جو ہو بتلائیے

Marfat.com

ہم کریں رب سے تمہارے پھر دعا / تاکہ تم کو نار سے لے وہ بچا
یوں دیا پھر عاشق حق نے جواب / حضرت جبریل سے کرکے خطاب
میرے دل میں شعلہ زن وہ نار ہے / آتش نمرود کیا مردار ہے
ایک دم اُس کا اگر پھونکو کبھی / عرش سے تا فرش جلجاوے سبھی
ماسوا حق کے نہیں رکھتا اُمید / رب میرا سب جانتا ہے دل کا بھید
آخرش کو جب وہ پہنچے نار پر / جا کے بیٹھے تختِ گلزار پر

قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم

در صفت درد

[illegible]

درد کیا ہے مایۂ پیغمبراں / درد کیا ہے ہادئ صاحبدلاں
درد کیا ہے رہبرِ ایمان ہے / درد کیا ہے قاتلِ شیطان ہے
درد کیا ہے ہے سلیمانِ جہاں / سب پری دیووں کا شہ ہے بیگماں
درد کیا ہے قاصدِ دلدار ہے / درد کیا ہے رازدارِ یار ہے
درد کیا ہے مردوں کی شان ہے / درد کیا ہے عاشقوں کی جان ہے
درد کیا ہے بحرِ وحدت کا ہے دُر / آسمانِ معرفت کا ہے یہ خور
درد کیا ہے نورِ ایماں اے عزیز / اس کو حاصل کر اگر ہے باتمیز
درد کا کیا وصف ہو مجھ سے بیاں / ہے کہاں ایسی بھلا اپنی زباں
یہ لکھا عطار نے عالی سخن / گوشِ دل سے سُن ذرا اے جانِ من
ہر کجا ایں آتش آید کارگر / ز آتشِ دوزخ کجا ماند اثر
درد حاصل کر اگر ہے ہوشمند / معرفت کے بام کا ہے یہ کمند
زاہدوں کے قال پر مت کر خیال / اِن کو پکڑا نفس نے باصد ضلال
اِن کے دل پر زنگ ہے ایسی عزیز / حق و باطل کا نہیں ان کو تمیز

دیکھ تو بل دان کو قرآن میں | حق نے فرمایا ہے ان کی شان میں

[illegible]

دربیان مذمت زاہد خشک

[illegible]

دیکھ زاہد یہ حدیث مصطفا | سخت دل ہیں دور از قرب خدا
زاہدا انصاف سے دیکھو اگر | مکر ہیں دعوے تمہارے سربسر
کیونکہ تم اخلاص سے از بس ہو دور | جان و دل سے بلکہ ہو اس سے نفور
تم فقط اک نقشۂ تصویر ہو | سادہ دل ہو اور بڑے بے پیر ہو
درد کی لذت سے ہو نا آشنا | سچ ہے خر کو زعفراں کی قدر کیا
کیا ہوا اگر ریش کی تو نے دراز | خود پسندی سے نہیں آتا ہے باز
کیا ہوا اگر عابد و زاہد ہے تو | پر نہیں اخلاص دل اے زشت خو
کیا ہوا اگر صاحب تدریس ہے | دل پہ قادر گر ترے ابلیس ہے
کیا ہوا اگر حافظ قرآن ہے | خلق میں تیری بڑی کچھ شان ہے
کیا ہوا اگر حج کر حاجی ہوا | شہر کا یا مفتی و قاضی ہوا
کیا ہوا اگر تو ہے عالی خانداں | مثل شیطاں فخر کیا اے بدگماں
کیا ہوا اگر تو ہوا پیر و مرید | اور کہتے ہیں تجھے سب بایزید
گر مطیع نفس ہے اے بے خبر | سب یہ حاصل تیرا غارت سربسر
نفس نے اعمیٰ کیا تجھ کو نہاں | ضد حق تجھ پر کیا اس نے عیاں
جو شکستہ دل ہیں یاں بہر رسول | ان پہ خندہ زن ہے کیوں اے بوالفضول
یہ نہ سمجھا دل میں تو اے بے بصر | درد سے خالی نہیں کوئی بشر
سن لے سعدی کا کلام پر اثر | ہو وے قدر درد سے تو باخبر
ہے یہ عالم سربسر ہستی و شور | لیک کے دیکھیں جو ہوویں چشم کور

درد سے خالی نہیں کوئی یہاں
ایک نسبت میں تفاوت بے گماں

یعنی نسبت جس کی ہو جس سے پسر
درد اُس کو اُس سے ہے ای بے خبر

یہ حکایت گوش دل سے سن حبیب
فہم حق سے تا کہ ہو تو با نصیب

حکایت

ایک دن الفت سے مجنوں کا پدر
لے کے مجنوں کو گیا لیلیٰ کے گھر

والدِ لیلیٰ سے اُس نے یوں کہا
قیس کو زندانِ غم سے کر رہا

یعنی اپنا قیس کو داماد کر
اُس کے دل کو رنج سے آزاد کر

ماسوا اِس کے نہیں کچھ تجھ سے کام
رحم کر اِس طفل پر اے نیکنام

پھر دیا اُس کے پدر نے یہ جواب
یہ نہیں ہے رائے تیری با صواب

رحم کا باعث ہے جو کرتا نہیں
ورنہ میں مجنوں سے کچھ ڈرتا نہیں

جو لکھا تقدیر میں اس کی ضرور
ہوتا ہے مجنون ہو یا ذی شعور

گر نہیں تم کو یقیں اے اہل دیں
دیکھ لو تم آپ از عین الیقیں

باپ نے دی پھر ندا ہو کر اُداس
آؤ نور العین ایک دم میرے پاس

جب اُٹھی لیلیٰ تو دامن پر نظر
جا پڑی مجنوں کی اُس دم بے خبر

گر پڑا بیتاب ہو کر وہ حزیں
مارتا تھا وہ پڑا سر بر زمیں

پھر کیا لیلیٰ کے والد نے کلام
دیکھ لے مجنوں کو تو اے نیکنام

دیکھ کر دامانِ لیلیٰ ہے یہ حال
اُس کو گر دیکھے تو جینا ہے محال

اس لئے رکھا ہے اُس کو اِس سے دُور
تا نہ جاوے جان سے یہ بے شعور

ہو یہ پُر تاثیر جب دامانِ زن
نام احمد سے تو کیوں ہے خندہ زن

ایسی نسبت کر تو پیدا اے اخی
جیسے مجنوں کو تھی لیلیٰ سے دلی

یا کہ ہووے جیسی نسبت با پسر
یا کہ نسبت جیسی ہو با سیم و زر

Marfat.com

یا کہ نسبت عیسی ہے تجھ کو بزن ہے نبیؐ سے سچ بتا اے سگ دہن
نسبت احمدؐ سے خالی تو دنی اس لئے کرتا ہے تو خندہ زنی
آپ اپنے عیب پر کرتا ہے ناز اس قدر اندھا ہے تو اے حیلہ ساز
آپ نسبت سے ہے خالی اے دنی صاحب نسبت پہ کیوں خندہ زنی
زنگ دل کا یہ سبب ہے اے حزوں عقل تیری ہو گئی ایسی زبوں
جس کے دل میں یہ مرض ہو یا عزیز حق و باطل کا نہیں اس کو تمیز
کر دوا اس کی شتاب اے بے شعور جب تجھے ہو نام احمدؐ سے سرور

در بیان طالب کاذب

یعنی نسبت کر تو حاصل خوش خصال تا نہ ہو شرمندہ پیش ذوالجلال
کیونکہ یہ محشر میں پوچھے گا خدا مجھ سے نسبت تجھ کو یا یا مصطفا
یا کہ تھی میرے ولی سے اے حبیب یا کہ ان تینوں سے تھی تم بے نصیب
سن کے پھر بولیں کہ اے پروردگار عشق سے تیرے تھے ہم سب دلفگار
کوئی بولے اے الہ العالمین نسبت احمدؐ تھی مجھ کو بالیقیں
کوئی بولے اے خدائے دادگر ڈھونڈتا پھرتا تھا مرشد دربدر
کر چکیں جب سب کی سب یہ گفتگو حکم ہو مجنوں کو لاؤ روبرو
جب کہ ہو واں عاشق لیلی کھڑا حق کہے اُن کو کہ دیکھو تو بھلا
کون ہے کس کا ہے عاشق یہ جواں جانتے ہو اس کو تم اے عاشقاں
سب کہیں مجنوں ہے اے حق بالیقیں عاشق لیلی ہے یہ مرد حزیں
عشق لیلی کا ہے اس پر یہ اثر جان و تن سے کچھ نہیں اس کو خبر
صورت لیلی کا از بس ہے عشیق بحر غم میں اب تلک ہے یہ غریق

Marfat.com

گریہ و زاری و آہِ دل فگار / یہ غذا ہے اس کی اے پروردگار

سُن کے فرماوے خدائے ذوالجلال / عاشقِ لیلیٰ کا دیکھا تم نے حال

کوئی تم میں سے بھی ہے ایسا بھلا / غور کر دیکھو تو تم اے بے حیا

خشک تم سب کا ہے ایسا کب بدن / جیسے مجنوں کا ہے دیکھو بہرن

کھینچتا لاکھوں بلائیں یہ غریب / واسطے لیلیٰ کے دیکھو یہ عجیب

کب تمہارا دل تھا ایسا بیقرار / جیسے مجنوں عشق سے تھا اشکبار

کب کیا میرے لئے کپڑوں کو چاک / کب ہوئے میرے لئے تم دردناک

کب ہوئے میرے لئے بیخواب و خور / کب پھرے تم خوار و خستہ دربدر

کب ہوئے میرے لئے تم چشم نم / کب پھرے روتے ہوئے با درد و غم

کب ہوئے میرے لئے اندوہگیں / جیسے فرقت سے پسر کے یایقیں

میری خاطر کب کیا ہستی کو خوار / مفت میں عاشق بنے تم نابکار

ترک تم نے کب کیا مال و منال / کب ملایا خاک میں جاہ و جلال

واسطے روٹی کے در در تم پھرے / سگ نمط پھر پھر کے آخر تم مرے

مثل روٹی کے نہ تھا میرا خیال / نسبتِ حق کا یہی ہوتا ہے حال

تم نے جو سیکھا تو سیکھا نام کو / یا کہ سیکھا نفس کے آرام کو

گر پڑھا تم نے تو علم بے عمل / بیشک و لاریب تم تھے سب دغل

کیونکہ نیت میں خلل ہو جب پدید / پھر عمل ہو کس طرح تم سے سعید

اِس خلل کی کچھ نہ کی تم نے دوا / وقت ضائع مفت میں تم نے کیا

کیا نہ بھیجے ہم نے تھے واں لبیب / نبض باطن دیکھنے والے طبیب

دیکھ لو لفظِ حسن قرآن میں / ہم نے بھیجا ہے اُنہوں کی شان میں

بن گئے ظاہر میں تم از بس سعید / پر نہ دیکھا دل کو کیوں ہے یہ پلید

٩ قولہ تعالیٰ وحسن اولٰئک رفیقاً [illegible]

Marfat.com

عیب پوشیدہ کیا تاویل سے
یا کہ پوشیدہ کیا تقلیل سے

نیک سمجھے سارے اپنی چال کو
چلنا سیدھا جانا الٹی چال کو

اس لئے سیکھا تھا تم نے قیل و قال
نقص پوشیدہ ہو ظاہر ہو کمال

یہ نہ سمجھے دل میں تم اے نابکار
ظاہر و باطن سے واقف کردگار

کیا نہ پہنچی تھی نبی کی یہ حدیث
اس سے ظاہر ہے کہ تم ہو سب خبیث

یعنی جس کے دل میں ہووے کچھ خلل
ظاہر اُس کا سب ہے ناقص اے دغل

کیا نہ دی تھی ہم نے قرآں سے خبر
ہے سلیم القلب پر میری نظر

کیا نہ کی یہ اولیا نے گفتگو
دل مصفا تم کرو اے زشت خو

وہ یہ کہتے تھے جو تم سے روز و شب
پر نہ سنتے دل سے تم اے بے ادب

بلکہ دشمن جانتے اُن کو تمام
اور غیبت اُن کی تم کرتے مدام

کوئی کہتا یہ ہیں ساحر بالضرر
چاہیے رہنا انہوں سے سب کو دور

کوئی کہتا حال اُن کا ہے ریا
یہ نہیں واقف ہے از راہ خدا

کوئی کہتا کچھ نہیں مجنون ہے
کیا ہوا اگر تابع مسنون ہے

کوئی کہتا یہ خلاف دیں ہیں سب
کیا ہوا اگر کچھ ہیں دیں سے با ادب

اس طرح کی سب خرافاتیں تمام
اُن کی نسبت کہتے تھے اے بدلجام

سن کے یہ ارشاد حق اے جان من
گر پڑیں بیتاب واں سب مرد و زن

اس لئے لازم ہے تجھ کو اے گدا
مثل مجنوں ہو خدا پر تو فدا

لہ قولہ تعالیٰ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۔ حدیث ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب *

در بیان محترز شدن طالب حق ز صحبت بیدردان

بے محبت کے نہ جا نزدیک تو
یہ محبت کے ہیں دشمن زشت خو

یہ نہیں تاثیر الفت کی مقر
بلکہ جانیں عین الفت کو مضر

Marfat.com

اے کہ واقف ہے سبیلِ وصلِ محبوب ہے
یعنی الفت ہے نہ جو محجوب ہے

کیا محبت یعنی ہے کانِ نمک
جو گرا اس میں ہوا جانِ نمک

ہو اگر تو خارِ اُلفت سے ہو گُل
ہو اگر سرکہ تو الفت سے ہو مُل

مولوی لکھتے ہیں کیا شیریں سخن
دُور ہونے سے ہو تلخی از دہن

از محبت نار نوری مے شود
از محبت دیو حوری مے شود

اس کو حاصل کرکے چل تو یہ طریق
جب تو ہووے بحرِ الفت میں غریق

یعنی پڑھ تو یہ حدیثِ مُصطفا
وصلِ حق تجھ کو ہو جب اے باخدا

یعنی[۱] دل سے من عرف پر کر عمل
جب یہ جاویں تیرے دل سے سب خلل

دربیانِ امراضِ باطن کہ چہار اند و مہلک طالبِ حق اند

چار ہیں امراضِ باطن بس عظیم
پیشتر اُن کی دوا کر اے سلیم

اولا ہے کبر[۲] دیگر ہے ریا
سخت یہ چاروں میں دونوں اے فتا

تیسرے ہے بخل[۳] چوتھے حرص[۴] و آز
ان سے پیدا اور ہوں اے بانیاز

یہ شریعت میں ہیں چاروں بس حرام
نزد حق یہ مثلِ خر اے نیک نام

مرتکب اس کا اگر ہے پارسا
وہ نہیں ہے پارسا نزد خدا

کیونکہ یہ ہے کبر وصفِ ذوالجلال
غیر کو لازم ہے کب اے خوش خصال

بلکہ یہ ہے ہمسری ظاہر پسر
لیک ظاہر بیں نہیں اس سے خبر

دیکھ کیا لکھتے ہیں مولانائے روم
واقفِ ہر رمز دانائے علوم

کمتر از کم شو اگر داری خبر
ایں طریقِ کاملان است اے پسر

[۱] حدیثِ شریف مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۔ ت جس نے اپنے کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو جانا +
[۲] حدیث شریف لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ ۔ ت جنت میں داخل ہوگا وہ شخص کہ اُس کے دل میں ایک ذرہ بھر غرور ہو +

Marfat.com

در بیان دواے امراض مذکورہ یعنی تکبر وغیرہ

گوش دل سے سُن حدیثِ مصطفا ہے یہی امراض باطن کی دوا
یعنی کر تو اصل پر اپنے خیال تا کہ ہووے دُور کبر اے خوش خصال
کیا ہے وہ پیدا ہے جس سے تو دنی دیکھ وہ ہے قطرۂ آبِ منی
صُلب والد سے رحم میں تو گیا مضغہ خوں واں بنا تو بے حیا
واں غذا ہے حیض و خوں کی روز و شب پرورش جس سے ہوا تو بے ادب
بول کے مخرج سے آیا پھر نکل اصل تیری دیکھ یہ ہے ای دغل
باوجود اس اصل کے تو دمبدم نفس پر کرتا ہے اپنے کیوں ستم
یہ تو تیری ابتدا کا تھا بیاں انتہا سُن لے ذرا او بدگماں
یعنی دنیا سے تو جاوے جب گذر دفن ہوگا قبر میں گھر چھوڑ کر
یہ ندا ہو آسماں سے آشکار قبر میں تنہا چلا اے نابکار
وہ کہاں ہے سیم و زر اے بےشعور جس سے دنیا میں تو کرتا تھا غرور
وہ کہاں فرزند و زن تیرے بشر جن کی خاطر ہم سے تھا تو بے خبر
تجھ کو چھوڑا سب نے تو بھی سب کو چھوڑ کیوں چلا تنہا سبھوں سے دل کو توڑ
سُن کے یہ آواز اُڑ جاوینگے ہوش قبر جب تجھ سے کہے کیوں ہے خموش
کیا تو لایا روشنی میرے لئے کیا بچھاؤں فرش میں تیرے لئے
کون یہاں لایا ہے تو اپنا رفیق جو کہ ہووے حال پر تیرے شفیق
کیونکہ یہ تاریک تر ہے تیرا گھر سانپ بچھو کا یہاں از بس خطر
یہاں بلائیں سخت ہیں لاکھوں ہزار کس کی طاقت جو کرے ان کا شمار
کہکے یہ پھر قبر خود کھاویگی جوش تو تو کیا اُڑ جائیں گردوں کے بھی ہوش

Marfat.com

بعد اس کے پھر سڑے تیرا بدن — بوے بد ایسی ہو ظاہر جان من
یعنی آوے قبر کو جس بو سے عار — اصل تیری دیکھ یہ ہے نابکار
پھر کریگی قبر حق سے یوں دعا — تنگ تر ہوں اس کی بو سے اے خدا
حکم یہ دیگا وہ رب العالمیں — دے حرارت سے جلا اس کو زمیں
سُن کے یہ حکم خدا اے بے نصیب — یاد آوینگے تجھے دیں کے طبیب
کیونکہ وہ کہتے تھے ہم سے روز و شب — اس کو کرتے آج ہوتا مخلص رب
ہو کے عاجز قبر سے لے نازنیں — یوں کہے ہوں جنس تیری بالیقیں
رحم کر مجھ پر ذرا بہرِ خدا — گو کہ مدت سے ہوں میں تجھ سے جدا
ہو مخاطب پھر کہے اس سے زمیں — تو نہیں ہے جنس میری بالیقیں
کیا ہے نسبت مجھ سے تجھ سے ابتر — مَیں مُصفا تجھ میں بو ہے سربسر
جانتا تھا اصل گر تو خاک کو — خاک میں آیا تو کیوں ناپاک ہو
ہے تنفر تجھ سے سب کو اس گھڑی — ایسی نکلی تن سے تیرے بُو سڑی
وہاں نہ سمجھا آپ کو تو خاکسار — یہاں کے سمجھے کچھ نہ ہو اے نابکار
یعنی کرتا من عرف پر گر عمل — اصل میں تیرے نہ ہوتا کچھ خلل
واں تو تیری فہم تھی افلاک پر — کب تو سُنتا تھا نصیحت خاک پر
دوستی گر خاک سے کرتا پسر — آج ہوتا یہاں پہ تو شمس و قمر
یعنی ملتا خاکساروں سے عزیز — اصل سے ہوتی تجھے جب کچھ تمیز
یہ دعا کرتے تھے دیکھو مُصطفا — یعنی مسکینوں میں رکھ مجھ کو خدا
وہ تو شاہِ انبیا اے بے خبر — لیک یہ تجھ کو ہدایت ہے پسر
یعنی مسکینوں سے ہونا ہمنشیں — تا نہ بھولے اصل کو اے نازنیں
خاک[لہ] ہو تو خاک ہونے سے عزیز — جب تجھے ہو اصل سے اپنے تمیز

لہ حدیث شریف [illegible] ن [illegible]

دیکھ تو یہ اصل جس پر یہ غرور — فوق ہے شیطاں سے تجھ کو با غرور
جو نہیں ہے خاکسار اے خوبرو — دیو ہے انساں نہیں وہ زشت خو
خاکساری شعشۂ رحمان ہے — بس تکبر ظلمتِ شیطان ہے
خاکساری مخزن الاسرار ہے — خاکساری مطلع الانوار ہے
خاکساری بیخ ایماں اے جواں — کبر بیخ کفر ہے اے نیک داں
خاکساری سے ہو پیدا وہ کمال — جس سے تو دیکھے جمال ذوالجلال
خاکساری کا ہے کیا رتبہ عجیب — پھول وحدت اس سے نکلے اے حبیب
دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ با ادب — یعنی حضرت مولوی جامی نسب
در بہاراں کے شود سرسبز سنگ — خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
خاکساری سے ہو مقبول خدا — ہو تکبر سے تو مغضوب و فنا
دیکھ فرماتے ہیں وہ شیخوں کے شاہ — گوش دل سے سن ذرا اے روسیاہ
گشت آدم مقبل از مستغفری — دیو ملعون گشت از مستکبری
عاجز از ختم اب کبر و منی — تیری کب سنتے ہیں دیو دنی

دربیان اسباب کبر کہ شش اند و معالجہ آں

چھ سبب ہیں کبر کے اے باخدا — شرح ان کی گوشِ دل سے سن ذرا
مال و علم و زہد و تقویٰ و نسب — حسن و قوت کبر کے ہیں یہ سبب
یہ تو سب گل لیک اس میں کبر خار — خار کو کر دور گل سے ذی شعار
سن مفصل مال دنیا کا بیاں — نیک و بد اس کا ہوتا تجھ پر عیاں
یہ ہے دنیا خبث اور زشت و پلید — یعنی ہے یہ فضلہ خوان یزید
کیا ہے دنیا مار افعی اے پسر — زہر سے اس کے نہیں بچتا بشر

بلکہ بدتر مار سے ہے اے سعید — جان ایماں کو ڈسے ہے یہ پلید
لیک افسوں اس کا جس کو یاد ہو — مال دنیا سے فقط وہ شاد ہو
ورنہ اس نے کر دیئے لاکھوں شریر — یعنی غارت مثل فرعون اے پسر
ہوگیا شداد نمرودِ لعیں — حق سے منکر اس کے باعث بالیقیں
اس لئے حضرت نے دی سب کو خبر — یعنی یہ دنیا ہے ملعوں سر بسر
جو کہ اس کے بیچ میں ہے اے فتا — وہ بھی ہے ملعون دیں میں برملا
دیکھ تو یہ مولوی نے اے پسر — کیا لکھا ہے دین سے ہو باخبر
اہل دنیا کافرانِ مطلق اند — روز و شب در جق جق و در بق بق اند
اہل دنیا چہ کہین و چہ مہیں — لعنۃ اللہِ علیہم اجمعیں
سب خطاؤں کی یہ ہے اک ابجاں — یہ حدیث مصطفےٰ ہے بیگماں
گر کیا کچھ فخر اس پر اے پسر — تو ہے بدتر خر سے احمق سر بسر
کیونکہ ملعوں جس کو فرما دیں نبی — فخر اس پر تو کرے دیوِ دنی
اس کا طالب سگ بفرمانِ رسول — میرا کہنا کب تجھے ہوگا قبول
عجز کر جتنا کہ تجھ سے ہو سکے — کبر کھو جتنا کہ اس کو کھو سکے
دیکھ تو یہ مولوی شیریں سخن — جا بجا لکھتے ہیں کیا اے سگ دہن
کمتر از کم شو اگر داری خبر — ایں طریقِ کاملاں است اے پسر

الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ

دربیانِ حقیقتِ دنیا و بے ثباتیٔ آں

الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

کیا ہے دنیا یعنی ہے باغِ خزاں — تو ہے بلبل کی نمط اے بدگماں
خندۂ گل کی طرح اس کو ثبات — بلکہ کمتر اس سے بھی اے نیکذات
اس کے طالب مثل بلبل نالہ زن — قبر سے کتے اٹھینگے یہ سخن

[illegible]

گر دلت آگہ زمعنی آمدہ است ۔ کار و نیت ترک دنیا آمدہ است
ترک دنیا گیر اے فخرِ جہاں ۔ تا کہ پاوے فخر سے اپنے نشاں
جب تلک ہے یہ نہیں دیں کا اثر ۔ مولوی کے قول پر کر تو نظر
ترک دنیا کن کہ تا دینت بود ۔ آں بدہ از دست تا اینت بود
اس کی عزّت عین ذلت ایجواں ۔ اس کی ذلت عین عزت بیگماں
دوست اس کا دشمن اپنی جان کا ۔ بلکہ دشمن جان اور ایمان کا
ترک میں اس کے ہی راحت ہے اے پسر ۔ اِس کی اُلفت میں بلا ہے سر بسر
مولوی نے کیا لکھا ہے یہ سخن ۔ دیکھ تو بہتر ہے از دُرِ عدن
حاصل دنیا ہمیں درد سر است ۔ ہر کہ غافل شد ازیں گاؤ و خر است
ہیچ گنجے بے دد و بے دام نیست ۔ جز بخلوت گاہ حق آرام نیست
ترک دنیا کن کہ تا سلطاں شوی ۔ ورنہ ہمچوں چرخ سرگرداں شوی
ترک دنیا ہے طریقِ مصطفا ۔ اِس سے غافل کیوں ہو تو اے بیحیا
جس سے رغبت نفس کو اے بددہن ۔ وہ ادا کی جان سے تو نے سُنن
ہووے جس سنّت سے دنیا میں خلل ۔ یا مشقت کچھ ہو اُس میں اے غُل
یا کہ جانیں اُس سے سب تجھ کو حقیر ۔ یا کہ جانیں اُس سے سب تجھ کو فقیر
گر کہے تجھ سے کوئی کر یہ سُنن ۔ دشمنِ جاں اُس کا ہوا سگ دہن
جس[لہ] نے جانا دل سے سنت کو بُرا ۔ وہ ہوا حضرت کی اُمت سے جدا
ترک کر دنیا کو تا ہوں یہ ادا ۔ مولوی نے دیکھ تو یہ کیا لکھا
ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں ۔ ایں خیال است و محال است و جنوں
جس قدر بھیجے ہیں حق نے انبیا ۔ سب نے فرمایا ہے دنیا کو بُرا
باوجود اس کے تو لے زشت و پلید ۔ جانتا ہے دل سے دنیا کو سعید

[لہ] مشکوٰۃ شریف مَنْ تَرَكَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ف جس نے میری سنت چھوڑی وہ مجھ سے نہیں ۔

مار اس پر عاشقانہ پشتِ پا — گر تجھے ہے دل سے حبِ مصطفےٰ
قبرِ عاشق سے اُٹھے گی یہ ندا — مولوی نے مثنوی میں ہے لکھا
ترکِ دنیا ہست سنت مصطفا — عاشقاں کردند ایں سنت ادا
اے برادر ترکِ دنیا پیشہ کن — روز و شب ذکرِ خدا اندیشہ کن
جانتا ہے کیا ہے دنیا اے پسر — جو کہ تجھ سے کردے حق کو دور تر
الذی کو دیکھ لے قرآن میں — اہلِ دنیا کی لکھا ہے شان میں
سو ہنر گر دل میں رکھتا ہو عزیز — سب سے دنیا تجھ کو کردے بے تمیز
نقشِ دل کر مولوی کا یہ سخن — جب تو ہو دنیا سے واقف جانِ من
چیست دنیا و لباسِ دنیوی — از خدا غافل شدن اے مولوی

در بیانِ فضیلت ذکر کردن و ذکر کنندہ و مذمت اہلِ غفلت

علم پڑھ کر حق سے غافل جو بشر — وہ سگِ دنیا ہے دوں ہے اے پسر
کیونکہ شیطاں ساتھ اُس کے بالیقیں — جو کہ غافل حق سے ہو لے مردِ دیں
دیکھ لے سرّی کو تو اے بے خبر — یہ حدیثِ مصطفےٰ ہے معتبر
جب تلک اس کی نہیں کرتا دوا — سب ہیں ناقص علم تیرے اے فتا
علم سے یہ ہے غرض اے بے بصر — شر سے اس کے تا ہو انساں باخبر
جو کہ اُس کے شر سے غافل اے جواں — گر ہو عالم پر وہ جاہل بیگماں
پڑھ تو من شر[لہ] کو اے مردِ سلیم — دیکھ فرماتا ہے یہ ربِ علیم
یعنی ہے خناس تیری گھات میں — اور چھپا رہتا ہے تیری ذات میں
دے خیالِ بد یہ دل میں بے شمار — نیکیاں ہوں دور جس سے ذی شعار
دل جو خالی یادِ حق سے اے جواں — خانۂ شیطاں ہے وہ دل بیگماں

[لہ] قولہ تعالیٰ من شر الوسواس الخناس [illegible]

Marfat.com

پُرحذر رہو غافلوں سے اے پسر — دشمنِ ذاکر ہیں یہ سب سربسر
صُحبتِ غافل تجھے غافل کرے — صحبتِ شاغل تجھے شاغل کرے
جو ہے غافل وہ ہے مُردہ اے جواں — جو ہے شاغل وہ ہے زندہ بیگماں
وہ مرا ہے دستِ شیطاں سے حرام — یہ ہے زندہ نامِ حق سے اے کرام
یادِ حق سے گر ہے غافل اے جواں — زندگی ہے موت تیری بیگماں
بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی — کیونکہ حاصل اس سے ہے شرمندگی
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر — غفلت اپنی یاد سے آزاد کر
اک نفس گر یاد سے جاوے جو ول — ہے بتر سو موت سے وہ بیگماں
دیکھ فرماتے ہیں ذاکر مولوی + — مثنوی میں اس طرح پر اے اخی
غفلت از وے یک زماں صد مرگ دان — زندگی یادِ دوست نزدِ عارفاں
لیک جو ہیں کور و کر اور خودپسند — وہ ہیں غافل ذکرِ حق سے ہوشمند
ورنہ ذاکر ہیں زمین و آسماں — دمبدم ہیں ذکر سے یہ تر زباں
لیک سنتے ہیں انہوں سے اہلِ دل — وہ نہیں سنتے جو خود ہیں آب و گل
دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ اہلِ شوق — ذکر سے حاصل ہے جن کے دل کو ذوق
خی چہ باشد یادِ آں یزدانِ پاک — کے بداند قدر او این مشتِ خاک
ایں جہان و آں جہاں فانی بود — غیرِ یادش جملہ نادانی بود
سب عباداتوں سے بہتر ذکرِ حق — یہ حدیثِ مصطفےٰ سے پڑھ سبق
دیکھ کیا لکھتے ہیں وہ اے نیکنام — جو کہ گذرے دیں میں عالی مقام
یادِ او سرمایۂ ایماں بود — ہر گدا از یادِ او سلطاں بود
چیست سلطانی و درویشی بدان — یادِ آں جانِ آفرینِ انس و جاں
یادِ او گر مونسِ جانت بود — ہر دو عالم زیرِ فرمانت بود

دربیان مذمتِ کسانیکہ اہل ذکر را بحقارت بینند

دی فضیلت حق نے ذاکر کو تمام / یہ حدیثِ مصطفیٰ ہے نیک نام
جو حقارت سے کرے اِن پر نظر / وہ ہے شیطاں شکل انساں سربسر
کیونکہ دشمن ذاکروں کا وہ لعیں / یہ بھی ہے اُس کا برادر بالیقیں
گر نہیں اُس کا برادر یہ بشر / دشمنِ ذاکر ہے کیوں پھر یہ بتر
طالبا ہرگز نہ کر اس پر نظر / مدح و ذم دونوں ہیں اِن کے پر ضرر
مدح تیری خود کرے وہ ذوالجلال / انبیا بھی سب کریں اے خوش خصال
اولیا سب کرتے ہیں یہ التجا / مولوی یہ دل سے دیتے ہیں ندا
ہر کسے کو مائلِ یادِ خداست / خاکِ راہش طوطیائے چشمِ ماست
انبیا کرتے ہیں غبطہ اے پسر / رتبۂ ذاکر سے سُن تو یہ خبر
جستجو کرتے ہیں ان کی سب ملک / ذاکروں کا بر زمین و بر فلک
ہمنشیں ان کا نہیں ہوتا شقی / پر شقی ہے ان کا منکر اے تقی
مولوی فرماتے ہیں دونوں کا حال / گوشِ دل سے سُن ذرا اے باکمال
ہان وہاں ترکِ حسد کن با شہاں / ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں
ہر کہ با اوشاں نشیند یک دمے / روزِ فردا او کجا دارد غمے
عمرہا خواہانِ این دولت شدند / سالہا مشتاقِ این صحبت شدند
صحبتِ نیکاں اگر باشد نصیب / دولتِ جاوید یابی اے حبیب
صحبتِ شاں خاک را اکسیر کرد / لطفِ شاں در دلہا تاثیر کرد
سبز می سازند چوبِ خشک را / بوی می بخشند رنگِ مشک را
جملہ اشراف اند در ذات و صفات / طالبِ ذات اند یا ہم عینِ ذات

قولہ تعالیٰ [illegible]

ذاکران[1] حق کا یہ ہے مرتبا | معصیت نیکی سے سب بدلے ہے خدا
خود خدا کرتا ہے ذکر ذاکراں | جس طرح کرتے ہیں ذاکر اے جواں
ذاکروں کے ساتھ رب ذوالجلال | یہ ہے رتبہ دیکھ تو اے باکمال
شمس کی ہے روشنی اس خاک پر | ذاکروں کی روشنی افلاک پر
ذکر حق سے یہ فضیلت اے پسر | مولوی کے قول پر کر تو نظر
بس بزرگی ہاست اندر یاد او | یاد او کن یاد او کن یاد او
تطمئن[2] کو پڑھ ذرا دل سے جواں | یہ حقیقت ذاکروں کی بیگماں
رنج راحت ذکر سے ہوا اے پسر | ماسوا اس کے ہے دنیا سر بسر
لفظ کرمنا[3] کو پڑھ اے خوبرو | کیوں بنا جاتا ہے خود تو زشت خو
تو تو وہ شہباز ہے سدرہ نشیں | آشیانہ ہے ترا عرش بریں
دیتے ہیں تجھ کو صفیریں بر فلک | ڈھونڈتے پھرتے ہیں تجھ کو سب ملک
خاک کے تو دام میں ایسا پھنسا | دیکھ کر شیطاں بہت تجھ پر ہنسا
کیا ہوا وہ رتبہ اے ابن البشر | جس سے تھی مخلوق سب زیر و زبر
تیرے تھے فرماں میں سب یہ خاص عام | کیوں بنا آ کر کے تو ان کا غلام
غیرت انساں نہیں تجھ میں ذرا | دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا
اسپ ہمت سوئے آخر تاختی | آدم مسجود را نشناختی
باپ سے تیرے فرشتے سرنگوں | ناخلف ہوتا ہے تو کیوں اے حروں
تو نہیں ہے آب و آتش اے جواں | تو نہیں ہے باد و خاک اے نیکداں

[1] قولہ تعالےٰ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون ۔ ترجمہ پس یاد کرو مجھ کو میں یاد کروں گا تم کو اور میرا شکر کرو اور کفران نعمت مت کرو۔

[2] قولہ تعالےٰ الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۔ ترجمہ جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی یاد سے دل ان کے ٹھکانے ہوتے ہیں خبردار ہو کہ اللہ کی یاد سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔

[3] قولہ تعالےٰ ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰہم فی البر والبحر ورزقنٰہم من الطیبٰت وفضلنٰہم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا ۔ ترجمہ ہم نے بزرگی دی بنی آدم کو اور اٹھایا انکو خشکی اور تری میں اور ان کو رزق دیا پاکیزہ چیزوں سے اور اکثر مخلوقات پر انکو فضیلت

Marfat.com

تو ہے بس اک امرِ حق اے ذی سیر — لیک عنصر کے ہے باعث بے خبر
خود کو بھولا خاک جانا ذات کو — کر دیا دن سے مبدّل رات کو
دیکھ تو ہی ہے گدا تو ہی ہے شاہ — دیکھ تو ہی سرخ اور تو ہی سیاہ
دیکھ تو فرعوں تو ہی منصور ہے — تو ہی مغضوب اور تو ہی مغفور ہے
تو ہی دشمن تو ہی اپنا دوست ہے — تو ہی اپنا مغز تو ہی پوست ہے
خود تو عاشق خود تو ہی محبوب ہے — خود ہی ظاہر خود تو ہی محجوب ہے
تو کبیر و تو صغیر و تو امیر — تو ہی دانا تو ہی ناداں تو فقیر
ایک ہے تو ایک ہے تو ایک ہے — پر نرالا تیرا ہر جا بھیک ہے
بھیک کے باعث سے خود تو اے عزیز — اصل سے اپنے ہوا تو بے تمیز
خود سے غافل غیر سے مسرور ہے — لاکھوں فرسنگ آپ سے تو دور ہے
جس کو جانے ہے وہ ہے خاکِ پلید — اُس سے نسبت کچھ نہیں تجھ کو سعید
وہ سراسر خاک ہے خاکِ کثیف — تو سراسر نور ہے نورِ لطیف
مولوی نے یہ لکھا با زور و شور — اُن کے دامِ خاک کو تو دل سے توڑ
قطرۂ نورے سراپا نور باش — بگذر از غم دائما مسرور باش
اصل تیری دیکھ یہ عالی نژاد — جا بجا فرماتا ہے ربّ العباد
میں[۱] نے انساں کو بنایا ہات سے — روح پھونکی اُس میں اپنی ذات سے
اُس کے ساجد ہیں ملک سب خاص و عام — فخر کس کو ایسا ہے اے نیک نام
خاک کا ایسا کہاں رتبہ بھلا — ہوں ملائک جس کے ساجد اے فتا

۱؎ قولہ تعالیٰ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ ترجمہ پھر جب ٹھیک بناؤں اسکو اور پھونکوں اس میں اپنی جان تو گر پڑو اسکے آگے سجدہ میں پھر سجدہ کیا سب فرشتوں نے اکٹھا مگر ابلیس نے غرور کیا اور منکروں میں ہو گیا فرمایا اے ابلیس تجھ کو کس نے روکا جو سجدہ کرے اس چیز کو جو میں نے اپنے ہاتھ سے بنائی یہ تو نے غرور کیا ح

یا تو بڑے درجے والوں میں ہے کہا شیطان نے میں اچھا ہوں اس سے مجھ کو تو نے بنایا آگ سے اور اسکو بنایا مٹی سے فرمایا تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک +

گر نہیں یہ نورِ حق نورِ الٰہ
منکر اُس کا پھر ہے کیوں وہ روسیاہ

بھید اس کا جس نے پایا اے حبیب
نورِ وحدت سے ہوا وہ با نصیب

دیکھ فرماتا ہے وہ ربِّ عظیم
از زبانِ مصطفےٰ سُن اے سلیم

بھید اس کا حق ہے یہ ہے رازِ حق
پڑھ کسی عارف سے جا کر یہ سبق

جو نظر آتا ہے تجھ کو اے پسر
تو ہی ہے لیکن ہے اعمیٰ سر بسر

خود سے جب تو بیخبر ہے اے سعید
حق کا کیا جانے تو پھر قرب و بعید

[illegible]

دربیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسا کا سُن سخن
جب تو واقف حق سے ہوا جانِ من

تو بمعنی جانِ جُملہ عالمے
ہر دو عالم خود توئی بنگر دمے

تو بمعنی برتری از انس و جاں
ہر چہ بینی خود توئی بنگر بداں

در حقیقت خود توئی اُمّ الکتاب
خود ز خود آیاتِ حق را باز یاب

صورتِ نقشِ الٰہی خود توئی
عارفِ مرشد کما ہی خود توئی

از کمالِ قدرتش ہیں بیشکلے
گو دو عالم را نماید در یکے

نقش آدم را رقم تو عے زند
گو دو عالم را ازو پنہاں کند

لیک اتنا یاد رکھ عالی گہر
فہم انساں اس میں قاصر سر بسر

روح کو کر تن سے اپنے تو جُدا
جب تجھے ہو فہم اس کا اے فتا

گر کوئی دیدہ کرے اس کا بیاں
راست ہے اس کا بیاں اے نیکداں

ہووے تقلیدی بیاں جس کا پسر
وہ ہے رہزن راہ حق کا سر بسر

کیونکہ یاں ہے دیدنی ناگفتنی
گفتنی ہے کفر ایماں دیدنی

دیدنی سے جو ہو منکر مردِ دیں
وہ طریقت سے ہے اعمیٰ بالیقیں

Marfat.com

جو کہ بے دیکھے کرے اس کا بیاں — وہ شریعت سے ہے ناداں بیگماں
جب شریعت ہاتھ سے جاوے نکل — پھر کہاں حاصل طریقت اے دغل
بوجھ اس کو جا کسی بینا سے بس — گر ہے دل میں بوجھنے کی کچھ ہوس
دیکھ فرماتے ہیں یہ شیخ جہاں — یعنی قطبوں کے جو مرشد بیگماں
گر ہمے خواہی کہ یابی این نشاں — سر بنہ بر خاک پائے کاملاں
یہ ہوا تیری حقیقت کا بیاں — لیک حق اس سے منزہ بیگماں
کیونکہ اُس کی ذات ہے زبس لطیف — وہ ہے خالق یہ ہے مخلوق کثیف
لیک اس کو جس نے بوجھا اے پسر — وہ ہوا عارف خدا کا سر بسر
کیونکہ اس کو حق سے ہے اک واسطہ — پر نہ حاصل ہو تجھے بے رابطہ
قرب حق جس کو ملا اس سے ملا — جو جدا اس سے وہ حق سے ہے جدا
اس حدیث مصطفےٰ پر کر نظر — بھید اس کا جب کھلے اے بیخبر
جس نے بوجھا آپ کو اے نیکلاں — اُس نے بوجھا حق کو بیشک بیگماں
جب تلک خود کو نہ بوجھے اے فتا — لاکھوں بُت دل میں ہوں تیرے برملا
یہ تو کرتب گر کرے اے ذی شعور — تو دلے خالی ہو کے خود ہو خود سے دُور
جب ہوا تو دُور کیا باقی رہا — کر نظر اس قول پر اے باخدا
تیغ لا در قتل غیر حق براند — در نگر کہ بعد لا آخر چہ ماند
عشق و عاشق را تسلم درکش تمام — تا ہمہ معشوق ماند والسلام

خاتمہ مثنوی بدعائے مقبول

اے خدائے دو جہاں بہر رسول — مومنوں کو مثنوی ہو یہ قبول
کر چکا اب مثنوی عاجز تمام — طالبو دل سے پڑھو اس کو مدام

Marfat.com

دُعا عاجز کی حق نے کی قبول	از طفیلِ آل و اصحابِ رسول
یعنی اِس کو جو پڑھے بہرِ خدا	در دِل حاصل ہو اُس کو مطلقا

تمت

فائدہ۔ مصنف قدس اللہ سرہٗ العزیز نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ تو کچھ بیان کرتا کہ طالبوں کو اس راہ کے اُس سے فائدے حاصل ہوں پس بموجب اس حکم کے مصنف نے یہ مثنوی تصنیف کی اور اس سے اس کی قبولیت کا یقین کامل ہوا *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیاتِ من تصنیف جناب حضرت قبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس اللہ سرہٗ

غزل

وہ ہیں شاہ دو عالم جو غلامانِ محمد ہیں	وہ بہتر ہیں شہیدوں سے جو قربانِ محمد ہیں
اُنہیں سے انبیا کو رشک صدیقوں کو حسرت ہے	جو تھامیں صرف ہاتھوں سے وہ دامانِ محمد ہیں
اُتر کر عرش سے آئیں فرشتے جو مقرب ہیں	برائے پای بوس اُن کے جو دربانِ محمد ہیں
خدا کے ماسوا جو ہے صفت اوصاف احمد ہیں	یہی کلمے کہو دل سے کہ شایانِ محمد ہیں
نہ بھائیں پھول جنت کے جو بہتر ہیں اُنہیں عاجز	جو دیکھیں آنکھ سے خارِ گلستانِ محمد ہیں

غزل

دیکھو تو ذرا رتبہ والائے محمد	سرتاج ہے ہر دین کف پائے محمد
کیا فخر زمیں کو کہ نہیں عرش بریں کو	لوٹیں ہیں سدا خاک میں شیدائے محمد
تعظیم کریں حور و ملک جن و بشر سب	جس دل کو میسر ہو تولائے محمد
صد کوہکن و قیس ہوئے رشک سے اُن کے	رکھتے ہیں فقرا دل میں جو سودائے محمد
عاجز مہ و خورشید ہوں محجوب فلک پر	نعلین کفِ پائے جو دکھلائے محمد

غزل

زمیں پر جو غلام شاہ دیں ہے	وہی فرماں دہ عرش بریں ہے
زبانِ جزو کل پر یہ صدا ہے	کہ احمد رحمۃ للعالمیں ہے
یہاں جو عاشق احمد ہے بیشک	وہی معشوق رب العالمیں ہے

Marfat.com

ملائک کبل آتے ہیں اُس جا ... جہاں پر ذکرِ ختم المرسلیں ہے
جو مومن ہے اُسے ہے اُن سے اُلفت ... نہیں اُس کو جو مردودِ لعیں ہے
ہوا جو خاکِ پائے آلؓ و اصحابؓ ... وہ بیشک ہمسرِ روح الامیں ہے
درِ احمد کا عاجز جو گدا ہے ... شہنشاہوں کا شہ وہ بالیقیں ہے

غزل

ہمیں یار سے وصل کی آرزو ہے ... شب و روز دل کو یہی جستجو ہے
ہر اک گُل میں اس کا نشاں پایا ہم نے ... اسی کی یہ رنگت اسی کی یہ بُو ہے
نہیں بھاتی ہیں مجھ کو باتیں کسی کی ... سُنی جب سے اُس یار کی گفتگو ہے
ہماری یہ ہستی ہے تیرا ہے پردہ ... اگر نیست یہ ہو تو پھر تو ہی تُو ہے
یہ ہے رازِ مخفی نہ کہنا تو عاجز ... نہ یہ ہے نہ وہ ہے نہ مَیں ہوں نہ تُو ہے

غزل

یار کی شان پر فدا ہیں ہم ... کبھی واصل کبھی جدا ہیں ہم
ہم سے اکسیر کو ہے نسبت کیا ... آلِ احمد کے خاکِ پا ہیں ہم
عشق میں یار کے جو ہو بیخود ... اُسی بیخود کے آشنا ہیں ہم
اپنی ہستی فنا جو اُس میں ہو ... حق کی سوگند پھر بقا ہیں ہم
زاہدو ہم سے دیکھیو بچنا ... کیونکہ رندوں کے پیشوا ہیں ہم
چشمِ دل کھول کر ہمیں دیکھو ... کہیں شہ ہیں کہیں گدا ہیں ہم
اس قدر محو ہو گئے عاجز ... یہ نہیں جانتے کہ کیا ہیں ہم

غزل

اگر دل خوابِ غفلت سے ذرا بیدار ہو جاوے ... کرے جس پر نظر وہ صاحبِ اسرار ہو جاوے
کرے ہے مے کشوں سے سرکشی کس واسطے زاہد ... توجّہ گر کریں تجھ پر ابھی مے خوار ہو جاوے
وہ بلبل ہیں نہیں ہم کو تمنا گُل سے ملنے کی ... نظر گر خار پر ڈالیں تو وہ گلزار ہو جاوے
مَلوں آنکھ میں گر خاکِ پا اُس شاہِ خوباں کی ... جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہو جاوے
اگر پاویں نہ جنت میں صنم دل شاد کیونکر ہو ... ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے
عبث مفلس ہے عاجز دیکھ جا دندانِ جاناں کو ... ابھی یہ چشم تیری دیکھ گوہر بار ہو جاوے

فرد

ہم نہیں کم ظرف ایسے جو بکیں دیوانہ وار
خُم کے خُم پی جاتے ہیں رہتے ہیں لیکن ہوشیار

Marfat.com

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہٗ بر مطلع قدسی

شبِ معراج میں آتی تھی فلک سے یہ ندا … دیکھو آتا ہے زمیں سے عجب اِک نورِ خدا
شعلۂ نور ہے ایسا کہ نہ دیکھا نہ سُنا … جس نے دیکھا وہیں طور نمط ہو کے جَلا
حُسنِ معنی میں وہ ایسا ہے کہ حاشا کلّا … حُسنِ یوسف بھی جیا سے نہیں دیکھے ہے ذرا
در و دیوار سے پڑھتے ہیں یہ ہو ہو کے فدا … جس طرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہے صدا

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دھوم ہوئی آتا ہے وہ شاہنشاہ … جس کے خدّام ملائک ہیں زہے شوکت و جاہ
دیکھیو حُسنِ خداداد پہ کرنا نہ نگاہ … ورنہ جلجاؤ گے جس طرح سے جلتی ہے گیاہ
کیونکہ یہ نور ہے وہ جس کو کہیں نورِ الٰہ … مقتبس جس کا ہے ہر ایک نبی شام و پگاہ
لبِ جاں بخش پہ پڑتے ہی نگہ کے ناگاہ … ہو کے بیتاب یہ عیسیٰ نے کہا کھینچ کے آہ

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حوریں بھی رقص کناں کہتی تھیں اے شاہِ اُمم … دید تیری نہیں ہے دید خدا سے کچھ کم
وہی جلوہ ہے وہی نور وہی فیض اتم … ہے منوّر یہ تیرے نور سے سارا عالم
آپ تشریف جو لایا کریں یاں پر پیہم … فرش آنکھوں کا بچھایا کریں ہم سب باہم
اُس پہ ٹہلایا کریں آپ کو اور چومیں قدم … روبرو آپ کے اس کو پڑھیں باشوقِ اتم

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہیں آدم کہیں حوّا کہیں تھے اسرائیل … مئے وحدت کی لگاتے تھے کہیں خضر سبیل
کہیں کرتی تھیں قدمبوسی کو حوریں تعجیل … کہیں پڑھتے تھے کھڑے صلِّ علیٰ اسمٰعیل
کہیں یوسفؑ کہیں ادریسؑ کہیں عزرائیل … کہیں مشتاق کھڑے دید کے روتے تھے خلیل
وجد میں آکے لگے کہنے وہاں جبرائیل … صور میں پھونکدو اس بیت کو لے اسرافیل

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی … دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ سے ہو کے جدا جب وہ چلے بہرِ وصال — نور وحدت سے صدا آئی کہ آمیرے جمال
انبیا سُن کے یہ کہنے لگے اے ظلِ جلال — عقدہ یہ ہم پہ کھُلا جز تیرے سب وہم و خیال
فخر سِرّی و اَنَا سے تو مشرف بہ کمال — غور کر دیکھا نہیں کوئی ترا مثل و مثال
عاجزا غیر سے کر اس میں تو بحث و جدال — روز و شب دل سے پڑھا کر اِسے بے قیل و قال

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

بھجن ہائے من تصنیف جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

بھجن ۱

جاگ رے مورکھ سووت کاہے — دیکھ تو جگ میں ہووت کاہے
لاکھ بار کہو سمجھایو دھیان ہیں تیرے ایک نہ آیو — مُنہ پھاڑے دھرتی تو ہی میٹھی اَورن کو تو روٹ وکاہے
تین تلوک اور صاحب میں تو ڈھونڈی ہے مو میں تو میں — اندھرا مو کہ دیکھت ناہیں تو میں بولت کا ہے
نحن اقرب مالک بولا من عرف نے یا کو کھولا — بیگ سے یا کو بوجھ رے مستا ناحق جنم تو کھووت کاہے

۲

اچپا جاپ جپے جو بھائی — ہر کا درشن بیگ وہ پائی
پہلے دھیان تو کُٹی باندھے ونگ کنول میں جت سے سادھے — جیسے تکت بلائی مو سے ایسے تاک لگائی
انگُشتی کی چندا او میں چاند سورج یہ دو ڈوبیں — سُندر مورت سدگیان کی انہد ساتھ سُنائی
انہد ٹی گیان ہٹ جاوے سو ہنگ پورن جب بھر جاوے — یاسے آگے کہا کہی مستا ایک ہی ایک لکھائی

۳

یہ دنیا ہے رنگ برنگی یا سے بچ کر چلنا رے

جو تو عاشق صادق مستا سب پر لعنت کرنا رے — لاکھ طرح سے تیری ہوویں تو مت ان کا ہونا رے

دیگر ۴

گھٹ ہی میں پایا ٹھاکر دوارا — پاتھر پوجت کاہ رے گنوارا
کاشی متھرا بندرابن ڈھونڈھی ڈھونڈھی ملک یہ سارا — جب مگ کر نہ جھانکی گھٹ کی کھولے نا کرشن پیارا
کنول مندر کا بیوک بن کے پانچوں پنڈن سے جا مل تو — مارے کنس کو جب بس کر نہ تبھی ملیگو کرشن ہمارا
لاکھ بار ہم سونچا جانچا گرنتھ پران میں بھی یا بانچا — مارکے سب بیوک مستا جب پوج بھ مورکھ ہارا

۵

کاہے کو سادھو کا ہو سے لڑنے — من کے بیری سے کیوں نا بھڑنے

Marfat.com

یہ بیری تیرو جنم سے پہلے
پل چھن کو یہ تیرا بیلیو
ہجرا نتر کو مارے مستا

نیک چوک میں تو کو گھرنے
پاپ چھپے سے یا کے ماٹی میں ٹھرنے
سور بیر کو یا کو مرنے ۶

کاہے کا بہمن برہمہ نچینا سادہ سنت کا ساتھ نہ کینا

بہمن وہ جو ہر گن گاوے ہر کا ہر میں کھوج لگاوے
سوت ڈار بہمن بن بیٹھا دیکھ سوت پھر من میں اینٹھا
ماس کھائے سو بہمن ہوئے مدھوا پئے ہرپائے

آپ مٹے اور جگ کو میٹے وہ بہمن نت جینا
مال مستا اوروں کا چھینا اپنا کبھو نہ دینا
یا کو سانچ جو جانے نہ مستا بہمن ناہیں جان کمینا ۷

ہم کو لِلت نہیں موہن نگری

کیسی کروں اب کہو موری سجنی بیتی جات موری بیاسگری
مست سکھی جیوں جل بن مچھری

پیا ملن کی ہوت شگن ہیں کاگا بولے نس دن نگری
بیگ خبر لو یہ ستم ہمری ۸

گرو سے ملکر آپ سے چھوٹے ہر سے ملکر گرو سے
برہا چیت دیس کا راجا راج دوئی میں آن براجا
پریم کی بازی جب ہم جیتے نام نرنجن کی پولائی

لاکھ اوپا سے یاں تک پہنچے جب ہو پریت میں چھوٹے
گیان کی فوج تو پکڑ صیانسی ہیں تین دو مارے لوٹے
چرن گورو سے جا جگ دنیا پھر تا جگ سے پھوٹے ۹

نا ہم ہندو نا ہم ترکا نا ہم بالک نا ہم پرکھا
پیم کا باج تو پریم کا تانا باجات بنا کیوں اُتو بڑھ کا

سب میں ہم ہیں سب ہم میں ہیں جو جانے سو پورے گر کا
پاپ دھرم سے مستا چھوٹا دیکھت ہے یہ ہر میں ہر کا ۱۰

اُٹھو جیتو سادھو بھائی کال موندھ پر دیکھ پھرائی
جگ سے روٹھے پیت ہوت ہے آپ سے روٹھے ہوت لڑائی

پیٹ کے پاپی مُنہ کے بھگتا لعنت یہ تیری بھگتائی
مستا کو مٹھا اب سادھو سانچ کہو تو ہوت لڑائی ۱۱

در سلوک طریق نقشبندیہ

ہر ہر کرے اور گرو کو دیکھے اُس کو ملتا پیارا ہے

نام نرنجن کا مدھ پیوے دھیان کر مدھ وارا ہے
الکھ لکھا اور سب کو میٹے اُس نے گیان سنتوارا ہے
کیا ہے اچرج دیکھو سادھو بوند میں سمند سمایا ہے

پاک رسول کا عاشق ہووے وہی سُکھ ستوارا ہے
پٹ بھیتر کے چت کے کھولے پھر کیا صاحب نیارا ہے
جو کوئی اس کو پی جائے مستا وہی گرو ہمارا ہے ۱۲

در سلوک طریق چشتیہ

کیا ہی مزا ہے دیکھو سادھو انہد باجا بجتا ہے

اس انہد میں الکھوں باجے اس کو کوئی نہ سُنتا ہے

اس انہد کو جو کوئی سُن لے رحمت سے شاہ بنتا ہے

Marfat.com

پہلے دل میں چینداؤ بھے جگمگ جگمگ کرتا ہے سب ہے مستا دل کے اندر گر سے سیکھو اس کا منتر	۱۳	اُس کے اندر ہے ایک مورت برلا کوئی لکھتا ہے بنا گرو یہ گیان نہ آوے نگر اسر کو دُھنتا ہے
موہن میرا ہے نیرے پر دیکھن میں نہیں آوے رے		
ہر آوے ہم جاویں سادھو ہم آویں ہر جاوے رے	۱۴	مستا ایسے اوگن گون میں دیکھیں کہاں سے پاوے رے
سوچ سمجھ پگ دھرنا یہ کھیل کٹھن ہے چلنا		
یا باٹی بٹمار بہت ہیں لوٹت ہیں پل چھن ماں جو تو مایا وہاں سے لایا واہی کو رکھ لینا مستا پریم کا پینڈا نیارا راجا پرجا راجا	۱۵	ست گور بانکا ساتھی کر لے واسنگ ہو کر رہنا چاتر بیری پا چھلنے لاگا سنبھل سنبھل کر لڑنا یا کو مارے واکو چھوڑے پھر کاہے کا ڈرنا
کاہے کو بھٹکت پھرے گھٹ بھیتر کھوج لگے		
گھومت پھرے ہرنا پے ناحق جنم گنوئے من میں نورے اٹ لگی ہے ان ہاتن ہٹ جئے من میں اپنے سوچ سمجھ لے جوت میں جوت ملئے	۱۶	اپنو درپن مانجے نہ مورکھ ہر کو درس کب پئے جو ہاٹی صاحب من بھاوے وہی ہاٹ لگئے جو میٹے آپ کو مستا وہی وہ رہ جیئے
ہوے فقیر اپیلے مائی جب تو پاوے پریم کی باٹی چرن گرو کو رکھ کر جی دیکھ پڑھی پھر گیان کی پاٹی	۱۷	جب لگ ہاٹی ہونا سادھو کیھو کھٹو ناو دئی کی ٹاٹی گر بھید دکھاوے سر بچ مستا بیری لوٹے یہ ہو گھاٹی
جو رام رٹھ جانے نہیں برہمن ہوا تو کیا ہوا		
پوتھی بغل میں داب کر کہتا پھرے ہے گا کتھا جوگی گسائیں سیوڑے کپڑے رنگے ہیں گیروے سیلی واہی ڈال کے بن بیٹھے ہیں نگے شاہ جی ٹھاکر دوارے جا بیٹھے پوجیں سبھی ہیں مورتیں جو پاٹ پوجا کرتے ہیں اور نام پایا گرو کا چلے میں بیٹھے جا بیٹھے اور من پھرے ہے سب کہیں بھنگیں شرابیں پوتے چلمیں اڑا دیں چرس کی ٹوپی بانکی ہے سیاہ اڑتے ہیں سب جا جا بیٹھے پڑھ کر کتابیں بہت سی کہتا پھرے ہے اور کو مسجد میں جا کر زاہداں سجدہ کریں ہیں دمبدم		اپنی کتھا جانے نہیں پنڈت ہوا تو کیا ہوا من کو تو رنگتے ہی نہیں کپڑے رنگے تو کیا ہوا دل کا کفر توڑا نہیں جو شاہ ہوئے تو کیا ہوا ہر میں تو ہر جانا نہیں پوجا کیا تو کیا ہوا اُس گر سے تو محرم نہیں جو گر ہوئے تو کیا ہوا پر دل تو چلے میں نہیں جو تن ہوا تو کیا ہوا پر وہ نشہ پیا نہیں بھنگڑ ہوا تو کیا ہوا گھٹ کا تو ٹھگ مارا نہیں بانکا ہوا تو کیا ہوا حق الیقیں جانا نہیں عالم ہوا تو کیا ہوا اور دل تو جھکتا ہی نہیں جو سر جھکا تو کیا ہوا

Marfat.com

قاضی عدالت بیٹھ کر کرتا عدل ہے اَور کا بندہ ہے کر تو بندگی جب تک تری ہے زندگی یہ مست بورا ہے بُرا کہتا ہی ہے ہر گھڑی		اپنا عدل کرتا نہیں عادل ہوُا تو کیا ہوُا گر بندگی کرتا نہیں بندہ ہوُا تو کیا ہوُا اور آپ اندھا ہو رہا جو گھ کیا تو کیا ہوُا
برج میں آج شام ہوری کھیلے	١٨	سب سکھیں سنگ ہنس ہنس بولے
کنج محل میں بیٹھو سانورا سب سکھیں کو ٹیرے کنجن میں لگو آپ سانورا بیری کیور کھوارا چیت سُرت کی گٹھری بنائی مایا دھری وا ایں بھاری		جو سکھیاں واکی ڈھینگ پہنچیں اُن پر رنگ کو ہیلے جوں جوں پک میں دھرن سجنی مار کیو وہ پاچھی ڈولے دھیان جتن کو جنہ راد یو برلی سکھی واکو کھولے
کاہے کو ہر کو بھولئے جو سنوا تو ہر گُن گاوے جنم جنم سُکھ پئے مور اکھا جو مانے نہ مستا	١٩	ہر کو بھلائے دوکھ پئے آپ کو میٹ جگت کو میٹے جبھی ہر ملجئے پھر پاچھے پچھتئے
ابھو سوچ کہاں سے آوے یا سے پاچھے پھر کہاں اپنی اگت جب بوجھے سادھو پر جار انجاوے	٢٠	آو جنم سے پہلے سدھ کر سدھ انت ددھ جاوے کرم لکھا نہیں میٹے رے مستا مانس کھا پا تھر ملجاوے
سادھو دیکھ اپنی ماہیں گُر بچھیا سے دلن بھایہ آیا ایک ہی ایک بہت ہم گایا	٢١	گھٹ میں پڑی کا کے پرچھائیں آنکھ کھلی جب دیکھا مستا وہ ہی وہ ہی سائیں
سوچ تو مورکھ اپنے من میں کرنی ہے سو بیگ سے کر لے پھر نہ بنیگی کچھ دوا ویں مر تو مستا مرن سے پہلے	٢٢	تاک لگی کال کی تن میں مات پتا اور کٹم سنگاتی پھینکدیں سب تو گُون میں نا تر بیری مارے چھن میں
سادھ کیوں تو رب کا نام بسارے	٢٣	رب کے بسارے سو رن میں باجی ہارے
جا کے گدھ پر توپ دھیان دھر گیان کا گولا ڈارے فوج پاپ اور توپ بھول کی گربھ کا گولا بھر کے کام کرودھ اُٹھا کر بیڑا گیان کو مارن آئے دو فوں دل میں جدھ پڑا ہے رہا سور ٹلا ہے		پریت کی رنجک دیکر سادھو تک تک بیری کو مارے مایا اگن سے دیکے فلیتہ بیری گدھ کو اُجارے بان بُدھ کا لیکر مستا ان دونن کو مارے ایسے سور کی بل جا مستا دل بیری کو تارے
پیم کنول پر وہ سکھی جاوے کنول کنوا اور چیت نہاری پریم کا جل واہی میں جاری بیج سانس کی بھئی پرانی سنکھ سُندر اتت انترا پھوٹا	٢٤	پران کی بیج جو پھلے بنا دے گیان گگر یا بیگ سے بھر لے پھر پاچھے پچھتا وے دو جی در جن گھاٹ کو رو کے جل کیسے بھر نا رے

Marfat.com

سبد گرو کی اڈدی بناوے رب نام گاگریا		بیج شریعت سے جل سینچو ست سکھی بھرلاوے
ستگرو صاحب دیکھ ہمارا کام کرودھ لوبھ کی ناڈی کھیل گئی ویراسب باٹی تن ہو حجرہ من ہو بھگتا دھیان گرو رکھوارا ہو رہے گروکھیا بن کچھ نا ہووے ناحق ہو رکھ جنم یوں کھووے	۲۵	بھنک بھنک تیں جنم کو ہارا جب لگ بسیں اُن کے ساو ھو کیسے ویکھی پالن ہارا جگ میں نیٹھے ہر کو ویکھے جب ہو سادھ پیارا جو مرا آکے گرُکے مستادہ ہی رام تہارا
مُنہ کی کہی دھرتی گرے جیا کی چڑھے اکاس	دوہرہ	بھیتر بھیتر جو رہے سو ہے پکا داس
تن سو کھو پنجرہ بھیو من بھیو سودا سار	دوہرہ	تبی بیٹھی تاک ہیں گرو بچا دن ہار
گیان کے پنکھ دھیان کے بازو ست گرو دئے لگائے	دوہرہ	سوا چڑھو اکاس پر بلّی رہی لجائے
گر گیانی سوا بھیو گرُ کی لچھیا پائے	دوہرہ	ایسے گرُ کے چرن سے مستا دھیان لگائے
ہر ہر کرے اور سب کو تیا گے	دوہرہ	بیری داکو دیکھ کے بھاگے

پدر اگنی شیام کلیان

ایک جو اہم کھیل چلے تن من دھن سب ہار چلے جی		تن وا دیا پریم دی باڑی گیان کو تیر نکال چلے جی
کہت ہیں مستا یاتن بھیتر چت سرت سوار چلے جی		
لاکھ کتاب اور پوتھی باچنج	دوہرہ	کہنی جھوٹی کرنی سانچ
دھیان گیان سے کچھ نا ہوئے	دوہرہ	جب لگ آپ کو تو نا کھوئے
تن سو کھو تو نبا بھیو رگیں بھئیں سب تار	دوہرہ	روم روم سُر دیت ہے سولے نام تہار
مکھ سے رب رب من تراسو وے یا سے مکت نہ ہووے		
پہلے پریت سے منکو جگاوے ہر نسا پھر ہر گن گاوے من میلا تن تیرا اُجلا پاپی مورکھ کیا تو بھولا ہر دے میں جو تیرے بستا مالک پل چھن وا کو لکھتا		آپ مٹے اور جگ کو میٹے ہر درشن تب ہووے بیگ سے من کو باجھے رے سُوکھ ناہیں باچھے دیکھ تو رووے یا کو دھیان جو راکھے نہ مستا پاپ کیا دھرم کو کھووے

تمام شد

رباعی تاریخ از تصنیف مولٰنا سید حسین شاہ صاحب بخاری خلیفۂ حضرت مخدوم مرحوم کہ مزار شریف واقع قصبۂ اتروَلی کندہ است

این زندۂ جاوید کہ اندر لحد است — از نورِ یقیں ہادیٔ دیں تا ابد است
سالِ سفر و اسم شریفش گویم — مستِ احدیٔ جناب عبد الصمد است

قطعہ تاریخ طبع زاد سید فضل حق صاحب ساکن اتروَلی خلیفہ و مرید خاص حضرت ممدوح کہ ہم بر مزار شریف کندہ است

آشنائے بحرِ عرفاں مخزنِ فضل و کرم — حضرتِ عبد الصمد کشّافِ اسرارِ قدم
ہادیٔ راہِ طریقت آفتابِ معرفت — مظہرِ نورِ حقیقت مصدرِ فیضِ اتم
جوہرِ تیغِ شجاعت مجمعِ حلم و حیا — معدنِ جود و سخاوت صاحبِ سیف و قلم
نقشبند و صاحبِ ارشاد در ہر سلسلہ — داشت نسبت با جناب نامدار محترم
روزِ یکشنبہ بتاریخِ سوم وقتِ زوال — در محرم شد ازیں دارِ فنا سوئے ارم
در فراقِ صورتِ آں قدوۂ اہلِ وفا — بود طالب ہر یکے در رنج و اندوہ و الم
بہرِ تاریخش سرِ ہاتف فرو گردید و گفت — کعبۂ اہلِ طریقت قبلۂ اہلِ کرم

تمت بالخیر